100 yrs old

ان من الشعر لحکمۃ

تعویذ جادو طلسم اعجاز آتشکدہ عشق صنمخانہ حسن طراز ترانہ جان نواز بلبل ہندوستان مغرب خاقان زمن استاد سلطان دکن جناب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

گلزار داغ

بکمال صحت وصفا وطور دلکش آئین خوشنما بحفظ جملہ حقوق طبع وتالیف وانتخاب وغیرہ بائیس[illegible] مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں

١٢٩٧

محمد [illegible] کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

روی سامری فن دیکھے اعجاز رقم میرا
عصای موسوی ہی حمد خالق مین قلم میرا

بوی گل ہی ہر نفس یاد الٰہی مین
قیامت تک بھر گئی دم نسیم صبحدم میرا

سلامت منزل مقصود تک اللہ پہونچادے
مجھے آنکھین دکھاتا ہی ہر اک نقش قدم میرا

یہ دود شمع دل راتون کو لیتا ہی تجلی کی
خجل کرتا ہی زلف حور کو بھی پیچ و خم میرا

کہین سمع دائیان عشق کو تفریح ہوتی ہی
چھانا [illegible] ہی باغ فردوس و ارم میرا

الٰہی کعبۂ تسلیم مین یون باریابی ہو
بڑھے لبیک کہکر بیشتر سب سے قدم میرا

مجھے آباد کرتا ہی مجھے برباد کرتا ہی
دایا دین و دنیا مین کرم تیرا ستم میرا

تری بندہ نوازی ہفت کشور بخش دیتی ہے
جو تو میرا جہان میرا عرب میرا عجم میرا

فنا فی اللہ ہو کر پاؤن عمر جاودان ایسی
مسیح و خضر کی ہستی سے بڑھکر ہو [illegible]

تمنا جبسے یہ دولت آدمی کو تو نے بخشی ہی
نہین پھولا سماتا خاطر غمگین مین غ[illegible]

الٰہی نقش ہو کلمہ رسول اللہ کا دل پر
چلے کونین مین نام محمد سے د[illegible]

بیا
سہ
جما
نہ ہو
کیسکو
نہ جلتے

اللہ شو
سر سبز کشت
اللہ رے
حسرت جبر آ
شیطان بھ
معراج مصطفے
ادنیٰ شجاعت احمد
بے ناتوان عشق
صبر جمیل تھا کہ ستم پر ستم سہا

...ردان

...ردن کا

...ارون کا

...رون کا

...تارون کا

...ن رون کا

...ہی انگارون کا

...بیمارون کا

...خریدارون کا

...ے کی دیوارون کا

...وم کی سوفارون کا

۱۱

...و خدا کو نہین دیکھا

...بلہ نما کو نہین دیکھا

...ی روز جزا کو نہین دیکھا

...ے اس گھر مین قضا کو نہین دیکھا

روتے ہوے یون اہل عزا کو نہین دیکھا

آتنا تو بتاوے مجھے اے ناصح مشفق
دیکھا ہے کہ اوس ماہ لقا کو نہین دیکھا

ایسی نظر شوخ مین تمکین نہین دیکھی
اسطرح تغافل مین حیا کو نہین دیکھا

اغیار کے نالے تو بہت تمنے سنے ہین
مظلوم کی تاثیر دعا کو نہین دیکھا

یہ اوسکو رہی خاک نشینون سے کدورت
اپنے بہی تو نقش کف پا کو نہین دیکھا

افسوس کہ فرصت مین کبھی غور سے تمنے
افسانۂ ارباب وفا کو نہین دیکھا

٦ جب داغ کو ڈھونڈھا کسی تنہا نہین پایا
گھر مین کبھی اوس مرد خدا کو نہین دیکھا ١٦

ہو گئے پر خون دل عشاق ہو کر زیر پا
کیا لگا رکھا ہی ظالم نے خنجر زیر پا

مانع رفتار ہو گیا اوسکو پتھر زیر پا
جسنے لاکھون کے روند ڈالے کاسۂ سر زیر پا

دامن دل کیا بچے اوسکے خرام ناز سے
چاک ہو جائے اگر دامان محشر زیر پا

[illegible] پیدا ہی اک زمانہ پایمال
پیس ڈالون تجکو اے چرخ ستمگر زیر پا

آرزو و منت سے کی تھی خرام ناز کی
دیدیا اوسنے مجھے دل کو مسلکر زیر پا

مثل ماہی تیرتا جاتا ہون راہ شوق مین
چشم گریان کی بدولت ہی سمندر زیر پا

پایمالی سے نشان قبر کے آیا نہ چین
رکھ لیا ظالم نے میرا نام لکھکر زیر پا

بزم دشمن مین لگی ایسی مرے تلوونسے آگ
فرش گل کو مینے سمجھا فرش اخگر زیر پا

مین وہ ہون نقش قدم جس سے پگھلتے ہین پہاڑ
موم ہو جاتا ہی جو آتا ہے پتھر زیر پا

عاشقونسے ہوتی ہین معشوق سرکش پایمال
رکھتی ہی قمری سر سرو و صنوبر زیر پا

قوت رفتار جب اوس فتنہ گر کو مل گئی
آگیا روز ازل میرا مقدر زیر پا

توڑ کر اے محتسب میخانے سے باہر پھینک
آنہ جاوین ریزۂ مینا و ساغر زیر پا

کیا تماشا ہی جب آیا ہی وہ سمن بر گرے خشک
اوسنے پل دئے میں میرے دیدۂ تر زیر پا

دونون دشمن مین لشکر کے آسمان ہو یا زمین
فتنہ کربلا ہی سر ہے تو ستمگر زیر پا

خوف ہی اوسکو نہ دامنگیر ہو وقت ذبح
ہاتھ بسمل کا دبا لیتا ہے اکثر زیر پا

۷
وہ صراط عشق پر ای داغ ہو ثابت قدم
مشق کی ہو جسنے رکھکر تیغ و خنجر زیر پا
۱۲

آج راہی جہان سی داغ ہوا
خانۂ عشق بے چراغ ہوا

کیا نشان وفا بھی ای ظالم
دل گم گشتہ کا سراغ ہوا

الیسی کیا بو سما گئی تمکو
ہمسے جو اسقدر دماغ ہوا

نہ مٹا نقش غیر جی سے ترے
یہ بھی میرے ہی دل کا داغ ہوا

دل پر خون گمرہی جام طلسم
کبھی خالی نہ یہ ایاغ ہوا

کیا اثر ہے کہ غنچۂ تصویر
اوسکے ہنسنے سے باغ باغ ہوا

صبح وہ داغ دے گئے مجکو
دن کو روشن مرا چراغ ہوا

عمر جاوید تو خضر کو ملے
عیش جاوید سے فراغ ہوا

ہر زہ گرد ہمیں ٹھوکر نہیں مری
جا کے دامان کوہ در اغ ہوا

آسمان گر گیا نظر سے مرے
عرش پر جب مرا دماغ ہوا

حال فردوس سن لیا زاہد
وہ بھی کیا بے نظیر باغ ہوا

۸
بعد استاد ذوق کے کیا کیا
شہرت افزا کلام داغ ہوا
۱۱

ثبات بحر جہان مین اپنا فقط مثال حباب دیکھا
نہ جوش دیکھا نہ شور دیکھا نہ موج دیکھی

ہماری آنکھوں نے بھی تماشا عجب عجب انتخاب دیکھا
برائی دیکھی بھلائی دیکھی عذاب دیکھا ثواب دیکھا

نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب آیا
خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا

سر رہ میں جس سے جان مجروح اوسکو گردش میں ہی ہر پر خون
کہ چرخ زن مثل دور گردون مدام جام شراب دیکھا

نظر میں ہے تیری کبریائی سما گئی تیری خود نمائی
اگرچہ دیکھی بہت خدائی مگر نہ تیرا جواب دیکھا

پڑے ہوئے تھے ہزاروں پردے کلیم دیکھوں تو جب بھی تھے
ہم اوسکی آنکھوں کے صدقے جسنے وہ جلوہ یوں بیحجاب دیکھا

جو راہ میں تیری آ کے بیٹھے وہ فکر دیر و حرم سے چھوٹے
کہ تیرے کوچے کو ساکنوں نے بہشت میں بھی عذاب دیکھا

یہ دل تو اے عشق گھر ہے تیرا کہ جسکو تونے بگاڑ ڈالا
مکاں سے تا لامکاں جو دیکھا تجھی کو خانہ خراب دیکھا

سرور عیش و نشاط کیسے بدل گئی رنگ ہی جہاں کے
سنا نہ تھا کان نے جو ہمنے وہ آنکھ سے انقلاب دیکھا

جو تجھکو پایا تو کچھ نہ پایا یہ خاکدان ہمنے خاک پایا
جو تجھکو دیکھا تو کچھ نہ دیکھا تمام عالم خراب دیکھا

۵ شراب غفلت سے داغ عشق تہی دکھائی غفلت نے کیا تماشے ۱۳
کہ سوتے سوتے جو چونک اوٹھے مگر کوئی تمنے خواب دیکھا

آخر کو عشق کفر سے ایمان ہو گیا
میں بت پرستیوں سے مسلمان ہو گیا

کیوں صرف نگاہ مری جان ہو گیا
اک تیر اور میں ترے قربان ہو گیا

کیا جانے چپ ہوں کیوں ہی تصویر کو دیکھ کر
آئینہ میں نہیں ہوں کہ حیران ہو گیا

قاتل شروک ہاتھ کہ رکتی ہے میری جان
ہے خنجر تو اور دم کا نگہبان ہو گیا

مے تو حلال ہے جو پیو ڈر سے بادہ نوش
میں توبہ کرکے اور پشیمان ہو گیا

رندان بے ریا کی ہے صحبت کسی نصیب
زاہد بھی ہم میں بیٹھ کے انسان ہو گیا

اس غنچے میں سمائی ہے وحشت کہ رنگ و بو
دل کتنی تنگیوں پہ بیابان ہو گیا

گر دل پھٹا ہے مجھسے ترا سہل ہے علاج
یا یہ بھی چاک جیب مری جان ہو گیا

حسرت کسی طرف ہی تمنا کسی طرف
حاصل ہوی مزے تری خنجر کی غیر کو
کیا حال دل کہین کہ دم عرض مدعا
امید ہی کہ بہر عیادت وہ آئینگے

مجموعہ ابتو دل کا پریشان ہوگیا
سر پر ہمارے مفت کا احسان ہوگیا
تیر اعتاب حلق کا دربان ہوگیا
آزار میری جان کو ارمان ہوگیا

۱۰
لو اب تو سنو کہ وہ داغ صنم پرست
مسجد مین آج جا کے مسلمان ہوگیا
۹

اوس بزم مین شریک تو جا پانجائیگا
دل لیکے اوسکی بزم مین جا پانجائیگا
ای حشر امتیاز کہ ہم ہین شہید ناز
دل کیا ملاؤگے کہ ہمین ہوگیا یقین
جو دل دکھا رہا ہی مزہ ہر گھڑی مجھے
دشمن کے آگے سر نہ جھکیگا کسیطرح
فتنہ نہین ہون جسکو اوٹھا یا گری فلک
زلفین نہین کہ شانے سے آراستہ کیا

مین جاؤنگا اگر مرا ایسا پانجائیگا
یہ مدعی بغل مین چھپا پانجائیگا
مردون کی طرح ہمکو اوٹھا پانجائیگا
تمسے ہی خاک مین بھی ملا پانجائیگا
آنکھونسے سو برس بھی دکھا پانجائیگا
یہ آسمان زمین سے ملا پانجائیگا
مجھسے گری ہوی کو اوٹھا پانجائیگا
بگڑا ہوا مزاج بنا پانجائیگا

۱۱
ای داغ تجھ[illegible]ی خواہش ہی غیر کی
اتنا یہ غم کھلا[illegible]ٹھا پانجائیگا
۹

یون وہ پیغام سے تو آئیگا
شب ہجران سی موت بہتر ہی
یون نہ آئیگا ہاتھ گردہ صنم

غیر کے نام سے تو آئیگا
خواب آرام سے تو آئیگا
ترک اسلام سے تو آئیگا

لے ہی تو آئینگے اوسی ہمدم
میری ہی نام سے تو آئیگا

مرغ دل سے امید ہے یہ اب
چھٹ گیا دام سے تو آئیگا

ساقیا مجھسے بادہ کش کو سرور
ایک ہی جام سے تو آئیگا

چھپ رہینگے حیا سے وہ کبتک
غصہ الزام سے تو آئیگا

دل کا آنا ہی کام سے جانا
جائے گا کام سے تو آئیگا

۱۳

کبھی اپنا بھی روز خوش ای داغ
دور ایام سے تو آئے گا

۱۳

کرو انصاف دنیا میں اگر آفت کے مارونکا
ہی خوف آسمان پھٹا تمھارے دلفگارونکا

ستم وہ چشم کافر سے ترے چلنا اشارونکا
غضب وہ دل پکڑ کر بیٹھ جانا بیقرارونکا

خدا جانے ہوئی ہیں قتل کیا کیا حسرتیں دل میں
پھپھولونسی مری سینے پہ عالم ہی مزارونکا

تمھیں چاہا اگر چاہا خطا الفت ہے ہمکو
تمھیں دیکھا اگر دیکھا گنہ امیدوارونکا

بتونسے عفو جرم عشق بھی چاہیں تو کہتے ہیں
خدا تو ہم نہیں بخشیں گنہ تقصیروارونکا

دکھاتا ہے فلک یہ خندۂ دندان نما اپنا
وگرنہ اس شب فرقت میں یہ جلوہ ستارونکا

نگہ ٹپکے ہی دیتی ہے تو دل پھینکے ہی دیتے ہیں
تمھارے گھر ٹھکانا کونسا ہم بے سہارونکا

بری اہل یقین ہمسی جفا کو جو وفا سمجھیں
بھلے ہیں بدگمان ہم دل ہی اور بی اعتبارونکا

ترا اک وعدۂ دیدار اور وہ بھی قیامت پر
برا ہو صبر اتنا ہائے دل امیدوارونکا

قسم ہے تجھکو زاہد کیا کرے گر آنکھ سے دیکھے
چھلکنا ساغر مے کا چھکنا بادہ خوارونکا

سنو افسانۂ فرہاد دیکھو قصۂ مجنون
غرض کیا تمکو پوچھو حال ہم حسرت کے مارونکا

کبھی بیٹھے کبھی اٹھے کبھی لوٹے کبھی تڑپے
تماشا دیکھ کر قاتل ہے تیری بیقرارونکا

۱۲ نہ فرصت ہے نہ راحت ہے غزل ہے داغ کیونکر ہو ۹
مگر کیا کیجیے مجبور ہے جو ارشاد یارون کا

ہائے مہمان کہان یہ غم جانان ہوگا
خانۂ دل تو کوئی روز مین ویران ہوگا

ہو کے ظاہر تو کیا عشق نے اک حشر بپا
حسرت اوس لیے کہ جس دل مین پنہان ہوگا

منحصر دل ہی پہ رکھتا نہ محبت تیری
مین نہ سمجھا تھا یہ کمبخت پشیمان ہوگا

گو سنا ہون جو نصیبونکو تو کہتا ہے وہ شوخ
پھر محبت نہ کریگا اگر انسان ہوگا

جسقدر آج ستاتا ہے ستالے ہمکو
روز محشر بھی تو کل اے شب ہجران ہوگا

دم مری آنکھون مین اٹکا ہے کہ دیکھون تو سہی
کیا مسیحا سے مرے درد کا درمان ہوگا

زندگی عشق مین مشکل ہے تو مر جائینگے
اب سے وہ کام کرینگے کہ جو آسان ہوگا

اب کہان لخت جگر سینے مین اے دیدۂ تر
اور ہوگا تو سر گوشۂ دامان ہوگا

۱۴ آپکے سر کی قسم داغ کو پروا بھی نہین ۱۲
آپکے ملنے کا ہوگا جسے ارمان ہوگا

کیا لہو اس سخت جان کا عشق مین سم ہو گیا
چاٹتے ہی خنجر خونخوار بیدم ہو گیا

روتے روتے چشم تر کو دل کا ماتم ہو گیا
[illegible]ز کا مہمان اپنے گھر کا محرم ہو گیا

دیکھ تو کیا تشنگی سے میرا عالم ہو گیا
[illegible]طرۂ مے ساقیا کیا جان آدم ہو گیا

جان کر جاتی ہے اچھی ہو گئے سب داغ زخم
شعلہ پنبہ ہو گیا ناسور مرہم ہو گیا

حسن مین انداز کے آتے ہی نخوت آگئی
زلف مین پڑتے ہی بل ابرو بھی پر خم ہو گیا

ہمرہ نسیم صبح کیا کیا عطر افشان مشک بیز
رات کسکا طرۂ طرار برہم ہو گیا

بنگئی فرقت مین جو کچھ اپنے جی پر بنگئی
ہو گیا جو کچھ ہمارے دل کا عالم ہو گیا

عشق کیا شے ہے وہ یہ شے ہے کہ دلمین شوق وصل
خون ہوکر آگیا غم بنگیا ماتم ہوگیا

بجھ گیا گلرو کے آگے شمع و گل کا چراغ
بلبلون مین شور پروانون مین ماتم ہوگیا

کیون تغافل ہمسے ہے چشم عداوت ہی سہی
کیا نگاہ ناز مین اب قہر بھی کم ہوگیا

۱۵ — ۹

رات بھر کہتے رہے تم داغ اونسے دلکا حال
ایک شب مین اسقدر اخلاص باہم ہوگیا

کی ترک مے تو مائل پندار ہوگیا
مین توبہ کرکے اور گنہگار ہوگیا

اوسکی طرف سے دل نہ پھریگا کہ ناصحو
اب ہوگیا یہ جسکا طرفدار ہوگیا

کسکی چاہ کیجیے کسکی آرزو
اک دل ہزار غم مین گرفتار ہوگیا

محشر مین کون ہوگا کرم کا ترے گواہ
گر غیر بھی ہمارا طرفدار ہوگیا

وہ فتنہ جسکا حشر پر اوٹھنا ہی منحصر
ہر بار تیری چال سے بیدار ہوگیا

اک حرف آرزو پہ وہ مجھسے خفا ہوے
اتنی سی بات کہکے گنہگار ہوگیا

اے دل مری خیال مین تیرا ہی مدعا
تو اے رقیب کب سے مرا یار ہوگیا

جسکی بغل مین شب کو وہ ہو اوسکو دیکھیے
جسوقت آنکھ کھلگئی دیدار ہوگیا

۱۶ — ۱۱

اے داغ کیا بتائین محبت مین کیا ہوا
بیٹھے بٹھائے جان کو آزار ہوگیا

نالہ ہر اک بشر کے جگر سے نکل گیا
جو ہی نکل گیا وہ جدھر سے نکل گیا

عالم مین ایک تو نظر آیا نظر فریب
عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا

اللہ رے اوسکا حسن ترقی بلا کی ہے
ہر موے زلف موے کمر سے نکل گیا

تاثیر سرزمین سے بنا فتنہ غبار
جو ملکے تیری راہگذر سے نکل گیا

کچھ ہوگا مجکو نالۂ شبگیر سے حصول
کچھ مدعا دعاے سحر سے نکل گیا

کاہیدگی نے پھینک دیا دور اسقدر
کوسون مین آپ اپنی نظر سے نکل گیا

نکلا جدہر وہ شوخ ہوا شور دیکھنا
دل کو جھپٹ کے کوئی ادہر سے نکل گیا

بل بے گداز عشق کہ پیکان دلنشین
اک اشک بنکے دیدۂ تر سے نکل گیا

جس دل پہ وہ نگاہ پڑی دل کے پار تھی
نیمچہ ہزار سپر سے نکل گیا

اللہ رے جوش گریہ کہ اس صبر و ضبط پر
دریا ہمارے دیدۂ تر سے نکل گیا

۱۷ وہ داغ بیوفا تو نہ ہو آج دھوم ہے
کوئی غلام آپ کے گھر سے نکل گیا ۹

سو حسرتین تو آئین گیا ایک دل اگر
ملنا تھا جو مجھے مری قسمت کا مل گیا

مین مر گیا جو وہ لب جان بخش ہلگیا
یارب قم مسیح مین کیا زہر مل گیا

اوسنے لیا جو آئنہ مین بوسہ اپنا آپ
اللہ رے نازکی لب گلفام چھل گیا

اللہ رے جامہ زیبی جانانہ بیان
پہنا جو تو نے رنگ وہی رنگ کھل گیا

جنت اسی کا نام اگر ہے تو بس سلام
محفل مین تیری جو کوئی آیا خجل گیا

ہوتی ہی صبح کاش مرتا شب وصال
افسوس ہے کہ یار بصد منفعل گیا

مین تفتہ جان ہون آگ تو سیماب ہے وہ شوخ
یہ دل بڑا غضب ہے جو تو متصل گیا

تونے تو اپنے واسطے کی تھی دعاے وصل
اولٹا اثر ہوا وہ رقیبون سے مل گیا

۱۸ ہستی مین ہین عدم کے مزے عاشقونکو داغ
قالب مین جان آتے ہی پہلو سے مل گیا ۱۱

جو سر مین لطف کا سودا تھا سب نکال دیا
بلا ہون مین بھی کہ آئی بلا کو ٹال دیا

یقین ہے ٹھوکرین کھاکے کچھ سنبھل جائے
کہ اوسکی راہ مین ہمنے تو دل کو ڈال دیا

جہان مین آئے تھے کیا رنج ہی اوٹھانیکو
الٰہی تو نے ہمین کس بلا مین ڈال دیا

خدا کریم ہے یون تو مگر ہے اتنا شک
کہ میرے عشق سے پہلے تجھے جمال دیا

تمہین کہو کہ کہان تھی یہ وضع یہ ترکیب
ہماری عشق نے سانچے مین تمکو ڈھال دیا

بتون کے دین مین ہے لوٹنا ثواب ایسا
کہ جیسے راہ خدا مفلسونکو مال دیا

پیام وصل ہے کیون اب رقیب کے ہاتھون
نکالنا تھا مجھے آپ نے نکال دیا

بتائین لفظ تمنا کے تمکو معنی کیا
تمہارے کان مین اک حرف ہمنے ڈال دیا

سر عدالت محشر جواب کیا دو گے
جو دادخواہون نے تمپر کوئی سوال دیا

نہین عدو تو خیال عدو ہے خلوت مین
کسی بہانے سے اسکو نہ تمنے ٹال دیا

۱۹ ہمین خدا نے بہت رنج و غم دیا اے داغ
بتونکے دل مین تھوڑا سا رحم ڈال دیا ۱۳

ستم ہی کرنا جفا ہی کرنا نگاہ الفت کبھی نہ کرنا
تمہین قسم ہے ہمارے سر کی ہمارے حق مین کمی نہ کرنا

ہماری میت پہ تم جو آنا تو چار آنسو بہا کے جانا
ذرا رہے پاس آبرو بھی کہین ہماری ہنسی نہ کرنا

کہان کا آنا کہان کا جانا وہ جانتے ہی نہین یہ رسمین
وہان ہے وعدے کی بھی یہ صورت کبھی تو کرنا کبھی نہ کرنا

لیے تو چلتے ہین حضرت دل تمہین بھی اس انجمن مین لیکن
ہمارے پہلو مین بیٹھکر تم ہمین سے پہلو تہی نہ کرنا

نہین ہی کچہ قتل انکا آسان یہ سخت جان ہین بری بلا کے
قضا کو پہلے شریک کرنا یہ کام اپنی خوشی نہ کرنا
ہلاک انداز وصل کرنا کہ پردہ رہجائے کچہ ہمارا
غم جدائی مین خاک کرکے کہین عدو کی خوشی نہ کرنا
مری تو ہی بات زہر اونکو وہ اونکے مطلب ہی کی نہ کیون ہو
کہ اونسے جو التجا سے اپنا غضب ہی اونکو وہی نہ کرنا
ہوا اگر شوق آئنے سے تو رخ رہے راستی کی جانب
مثال عارض صفائی رکہنا برنگ کاکل کجی نہ کرنا
وہ ہی ہمارا طریق الفت کہ دشمنونسے بہی ملکے چلنا
یہ ایک شیوہ ترا ستمگر کہ دوست سے دوستی نکرنا
ہم ایک رستہ گلی کا اوسکی دکہا کر دلکو ہوی پشیمان
یہ حضرت خضر کو جتا دو کسی کی تم رہبری نہ کرنا
بیان درد فراق کیسا کہ ہی وہان اپنی یہ حقیقت
جو بات کرنی تو نالہ کرنا نہین تو وہ بہی کبہی نہ کرنا
مدار ہی ناصحو تمہین پر تمام اب اوسکی منصفی کا
ذرا تو کہنا خدا لگی بہی فقط سخن پروری نہ کرنا
٢٠
بری ہی ای داغ راہ الفت خدا نہ لیجا ئے ایسی رستے
جو اپنی تم خیر چاہتے ہو تو بہول کر دل لگی نہ کرنا
٩
نجانا جان کا ایسا کسی نے جلد کہو جانا
تمہارا دو قدم چلنا یہان پامال ہو جانا

اگر بن کیا بات تجھسے فتنہ گر ایک کھیل ہی تجھکو
ہمین آگاہ تھے اس آپکی دل لگی کے در سے
بلا سے جانتا یہ رحم دل وہ خوش تو ہو جاتے
رہے ہو جسطرح دلمین ہو نظر و نمین تو یہی
بظاہر دوئی پر اصل مین وحدت ہی حد ہی
عدو ہر بنش زبان کی آپ سنتے ہین وہ کہتا ہی
اوٹھائی غیر نے جو ناز بیجا اوسکو وہ جانے

اولجھہ پڑنا بگڑنا رنج کرنا غصہ ہو جانا
بظاہر صاف باطن آپکو عالم نے گو جانا
برا ہو دل کا کیا جانا کہ اونکو تمنے کیا جانا
کہا انکی ایسی گھبراہٹ ہی ٹھہرو دم تو لو جانا
نجانا ایک تو نے ہائے غافل وہ کو دو جانا
وہ جب آتا اوسے کانٹے ہمارے حق مین بو جانا
مجھے بھی تمنے وہ سمجھا مجھے تمنے دو جانا

21

بہت باغ جہان مین سیر کی ای داغ کیا کہیے
ندیکھا ہمنے جو دیکھا نہ جانا ہمنے جو جانا

19

ہوا ہی جبسے شہرہ اوس عدوی دین و ایمانکا
مزہ ہر ایک کو تازہ ملا ہی عشق جانانکا
نہین معلوم اک مدت سے قاصد حال کچھ اونکا
مری تقدیر کی برگشتگی سب مین ہی ٹھہری
اوگا ہی سبزہ کیسا حوض سنگ گرد ای ساقی
ہوا رونے سے دل خالی کہان اتنک باقی ہی
اوڑایا جبسے تونے چٹکیوں مین اوسکو ای قاتل
خوشامد اسقدر کی ہوگیا بدنام عالم مین
جنون مین خامہ فرسائی سے توڑی ہین قلم اتنے
یہ کیا ہی آج غیروں سے مری تعریف ہوتی ہی

کوئی دل چھین کر دیکھے عقیدہ ہر مسلمان کا
نگہ کو دید کا لب کو فغان کا دل کو ارمان کا
مزاج اچھا تو ہی یاد شن بخیر اوس آفت جان کا
حسینون نے لیے ایک حسن ہی برگشتہ مژگان کا
خضر آئے ہون چشمہ سمجھکر آب حیوان کا
خزینہ شوق وار ہا نکا دفینہ یاس و حرمان کا
یہ زخم دل بھی ہنسکر منہ چڑاتا ہی نمکدان کا
زمانہ جانتا ہی مجھکو یہ عاشق ہے دربان کا
ہمارا گھر نہین ہی اک نمونہ ہی نیستان کا
یہ کیا ہی خود بیان ہوتا ہی اپنے جور پنہان کا

کوئی یہ بستر راحت چھو کر کیوں جا ہی ای قاتل
دل بیتاب گہوارہ بنا ہی تیر کی پیکان کا

بنایا ہے وہ ظالم تودہ تیر ستم ہے ہے
کہاں اڑ جائی لیکر قبر کو مردہ مسلمان کا

تمہارا گھر تمہارا گھر نہیں مہمان ہو گویا
کہیں ہی دخل دشمن کا کہیں قبضہ ہی دربان کا

فلک پردہ بنا اہل زمین کی پردہ پوشی کو
مگر اس دشمن جانی نے کسیکا عیب کب ڈہانکا

سرشک تلخ کی تلخی گوارا ہی تو ہمکو ہے
زمین پیتی نہیں آنسو ہماری چشم گریان کا

بناکر اپنا دیوانہ الگ بچکر چلے جانا
تری دامن سی لپٹا ہی ہمین لکہ گریبان کا

کسیکی شرم آلودہ نگاہ ہو نہیں شوخی ہے
ادہر دیکھا ادہر دیکھا ادہر تاکا ادہر جہانکا

غش آجاتا ہی اسکو آنکھ سی جب آنکھ ملتی ہی
نگہبان اور پیدا کیجیے اپنے نگہبان کا

۲۱

تری آتش بیانی داغ روشن ہے زمانے پر
پگھل جاتا ہی مثل شمع دل ہر ایک سخندان کا

۲۲

بنا کسدن ترے مجنون مین رشتہ رگ جان کا
جنون تیری ہی سر پہرا رہا تار گریبان کا

بتو تم دست قدرت مین کہلونا دل انسان کا
کہ ہر ناخن نگینہ بنگیا مہر سلیمان کا

بنا دی بخیہ گر پردہ قبا ہی جسم جانان کا
ٹہکانے سی لگا دی کوئی ٹکڑا اس بیابان کا

فلک نے خوب خدمت لی ہماری دیدہ تر سی
کہ ہر آنسو نے منہ دہویا شب مہتاب ہجران کا

کیا ہی ایک دست آرزو نے وار دو جانب
زلیخا کے جگر تک چاک ہی یوسف کے دامان کا

وہ چشم آبلہ بھی دید کی قابل ہی ای وحشت
نظر مین جسکی پہلی چبھ گیا کانٹا بیابان کا

مریض جان بلب دیکھی ہین پر ایسی نہین دیکھی
خدا حافظ نہین ہوتا تری بیمار ہجران کا

دل آشفتہ ذکر زلف سی کیا کیا الجھتا ہی
سنا جاتا نہین قصہ پریشانی سی پریشان کا

سر محفل مجہی تم بچکو ظالم پردہ کرتا تہا
پہر اوس پر یہ قیامت غیر کر دامن سی منہ ڈہانکا

اثر دیکھو زبان بخیہ گر کے ہو گئے ٹکڑے
لیا تھا نام بھولے سے مرے چاک گریبان کا

فرشتونکو بچانا یا الٰہی ایسے تیرون سے
کہ رخ ہے آسمان کی سمت اوس برگشتہ مژگان کا

وہ ناکام تمنا ہون جو اپنا قتل مین ہو جان
اثر ہو جائے آب تیغ مین بھی آب حیوان کا

بہت آنکھین ہین فرش راہ چلنا دیکھکر ظالم
کف نازک مین کانٹا چبھ نجائے کوئی مژگان کا

رہی ہونٹونکے ہمارے دل ہی دلمین گفتگو جب تک
مزا آتا رہا کیا کیا شکایتہائے پنہان کا

عدم مین آگیا مجکو فرشتہ مین یہ سمجھا تھا
بلانے کو مرے آیا ہے کوئی آدمی ان کا

مکین سے ہر مکانکی زیب ہے گو قید خانہ ہو
نصیبا کھل گیا تھا حضرت یوسف سے زندان کا

گرہ کیسی لگی تھی کھل پڑے کس راہ مین فتنے
نظر آتا ہے خالی آج گوشہ تیرے دا

ہوئی ہین دیدہ مشتاق سے گستاخیان کیا کیا
بھلے کو رخ نتھا میری طرف اونکی نگہبان کا

کہے دیتا ہون جو لذت ملی ہے ہر ادا سے محشر
نہ آئے تذکرہ مجھسے کسیکے عشق پنہان کا

کھلا ہے جوہر آئینہ کیا کیا صورت غنچہ
لیا ہے جبسے بوسہ تو نے اپنے روئے خندان کا

۲۳ ہمارے داغ عصیان داغ کیا کیا رنگ لائینگے
گمان گذریگا دوزخ پر بھی جنت کے گلستان کا ۱۷

جو ہو سکتا ہے اس سے وہ کسی سے ہو نہین سکتا
مگر دیکھو تو پھر کچھ آدمی سے ہو نہین سکتا

محبت مین کرے کیا کچھ کسی سے ہو نہین سکتا
مرا مرنا بھی تو میری خوشی سے ہو نہین سکتا

الگ کرنا رقیبونکا الٰہی تجکو آسان ہے
مجھے مشکل کہ میری بیکسی سے ہو نہین سکتا

کیا ہے وعدہ فردا انھون نے دیکھیے کیا ہو
یہان صبر و تحمل آج ہی سے ہو نہین سکتا

یہ مشتاق شہادت کسجگہ جائین کسے ڈھونڈھین
کہ تیرا کام قاتل جب تجھی سے ہو نہین سکتا

لگا کر تیغ قصہ پاک کیجے داد خواہونکا
کسی کا فیصلہ گر منصفی سے ہو نہین سکتا

کوئی پتہ پردون کو دوست ہی تیرا
کسیکا ہو رہے یہ ہر کسی سے ہو نہین سکتا

نا ما ہو گے کیا وہان جب ین یہ صورتے
ادا اک حرف وعدہ نازکی سے ہو نہین سکتا

نہ کیجے گو کہ تمالِ دل گمر رنگ آشنا ہین ہم
یہ ظاہر آپکی کیا خامشی سے ہو نہین سکتا

کیا جو ہمنے ظالم کیا کریگا غیر منہ کیا ہی
کرے تو صبر ایسا آدمی سے ہو نہین سکتا

چمن مین ناز بلبل نے کیا جب اپنی نالے پر
چٹک کر غنچہ بولا کیا کسی سے ہو نہین سکتا

نہین گر تجھ پہ قابو دل ہی پر کچھ زور ہو اپنا
کرون کیا یہ بھی تو ناطاقتی سے ہو نہین سکتا

نہ رونا ہی طریقے کا نہ ہنسنا ہی سلیقے کا
پریشانی مین کوئی کام جی سے ہو نہین سکتا

ہوا ہون اسقدر محجوب عرض مدعا کرکے
کہ ابتو عذر بھی شرمندگی سے ہو نہین سکتا

غضب مین جان ہی کیا کیجے بدلہ رنج فرقت کا
بدی سے کر نہین سکتے خوشی سے ہو نہین سکتا

نہ جو اضطراب شوق سے عاشق کو حاصل ہے
وہ تسلیم و رضا و بندگی سے ہو نہین سکتا

۲۳

خدا جانے [illegible] ہی ای داغ کیا دشمن سے اندیشہ
ہمارا کچھ کسیکی دشمنی سے ہو نہین سکتا

۲۴

کب سے شب فراق ہون مشتاق دید کا
خورشید ہو گیا ہی مجھے چاند عید کا

ساقی عرق پلا مجھے اگلی کشید کا
سمجھا مہ صیام کو مین چاند عید کا

خالی ہی شیشہ تو مجھے ویڈال محتسب
ملجائے کوئی جوڑ دل نا امید کا

واعظ کی بات کے تو ہزارون جواب تھے
پر کیا کرین کہ منہ ہی کلام مجید کا

کیا قتل حسرتین ہوئین دلمین کہ بیکسی
لے لیکے نام روتی ہی اک اک شہید کا

روز الست ہمسے بڑی چال رہ گئی
پھر ایسا دن ملیگا نہ گفت و شنید کا

ٹوٹا ہی قفل میکدہ ای مے کشو نوید
رہنے دو محتسب کو محافظ کلید کا

وہ بت کرے خدائی کی باتین خدا کی شان
جو حرف پڑھ سکے نہ کلام مجید کا

زاہد کمال پیر مغان تجھسے کیا کہون
مرشد وہان خطاب ہی ادنی مرید کا

اس دل کا کوئی نقش وفا مین نہین جواب
بیٹھا ہوا ہی سکہ ترے زر خرید کا

کھینچی اونھون نے لاش مری جب سمجھ لیا
حورونکو انتظار ہی میرے شہید کا

لایا ہی میرے قتل کا محضر پیام بر
یان انتظار تھا مجھے خط کی رسید کا

دل میرا آپکا نہین ملنے کا فرق ہی
یہ نگ عقیق کا وہ نگینہ حدید کا

پھر سہو ہو گئین تری وعدہ خلافیان
پھر اعتبار ہی مجھے عہد جدید کا

کیا رنگ خون بھی کاٹ دیا تیغ یار نے
پانی ہوا ہے آج لہو ہر شہید کا

بلبل کی داستان سُنی گوش گل نے کب
افسان ہی کو لطف ہی گفت و شنید کا

ای شیخ فیض پیر خرابات دیکھنا
جو حال پیر کا ہے وہی ہی مرید کا

قاصد مرے سوال کا کوئی نہین جواب
کاغذ بدل گیا ہو خط کی رسید کا

ہم ایک کھیلے سنتے ہین منہ سے ترے برا
لپکا پڑا ہوا ہے یہ گفت و شنید کا

حوران خلد بولتے ہین بڑھکے بولیان
نیلام ہو رہا ہے تمہارے شہید کا

رکھنا وہ روک روک کی لڑتی نگاہ کو
رہنا وہ تھام تھام کے دل محو دید کا

چلنا ہمارے ساتھ ذرا ای شب فراق
دوزخ مین محیط ہو نہ عذاب شدید کا

۲۵
ای داغ کیون نہ مجکو شفاعت کی ہو امید
مین ہون محب حسین کا دشمن یزید کا
۹

حلقۂ زنجیر سے کم دور پیمانہ نہ تھا
قید خانہ تھا ہمین بے یار میخانہ نہ تھا

اسقدر خانہ خرابی ای دل خانہ خراب
خاک اوڑانیکے لیے اپنا یہ کاشانہ نہ تھا

کچھ تو ہی آرام اوس کوچے مین جو ہم جا رہے
ورنہ کیا رہنے کو اپنے اپنا کاشانہ نہ تھا

یہ کشش ہی حسن جانانکی کہ اوسکی بزم مین
شمع کے نزدیک شکوہ کوئی پروانہ نہ تھا

اوسپہ تو کرتا عمل تو دیکھتا کیفیتین
قطرۂ مئی زاہدا تسبیح کا دانہ نہ تھا

تمسے کیا شکوہ کہ دل بھی دشمن جان ہو گیا
یہ تو اپنا دوست ہی تھا کوئی بیگانہ نہ تھا

کیون نہ کرتے ہجر مین ہم دل سی باتین صبح تک
کان رکھکر کوئی سنتا یہ وہ افسانہ نہ تھا

تم اگر ہوتے تو لاتے شکوہ ای ناصح اونھین
ہمنشین تمسا کوئی ہشیار و فرزانہ نہ تھا

۲۶

تم تو اوسکو بیچ مین سو سو طرح لائے مگر
مفت دیتا دل تمھین داغ ایسا دیوانہ نہ تھا

۹

زندہ عیسیٰ کا نام کرنا تھا
اسطرف بھی خرام کرنا تھا

وای غفلت کہ اب کیا ہمنے
جو ہمین پہلے کام کرنا تھا

نہ میسر ہوئی کہین خلوت
کچھ ہمین بھی کلام کرنا تھا

آجا کبھی [illegible] اگر نہ تھی
[illegible]

[illegible] دل کی اب پریشانی
پیشتر انتظام کرنا تھا

کیون کسی کی نگاہ نے تیری
کام میرا تمام کرنا تھا

تھی نہ تاب ستم تو حضرت دل
عاشقی کو سلام کرنا تھا

دشمنو نکو امان نہ دینی تھی
گو تمھین قتل عام کرنا تھا

کیون کیا غیر پر ستم تو نے
یہ ہمین پر تمام کرنا تھا

۲۷

داغ مہمان سرای دنیا مین
اور چندے قیام کرنا تھا

۹

بلا سے اضطراب جو درد ہی بنکر ٹھہر رہنا
کسی صورت سے تم رہنا مرے دلمین مگر رہنا

اوٹھانا ظلم عادت ہی مری الفت نہین کی
کبھی تو اس بھلاوے مین نہ ای بیداد گر رہنا

بُرائی اور بھلائی جبکہ تیری ہاتھ ہی اپنی
تو چھوڑا ہمنے راضی آج سے تقدیر پر رہنا

گذاری ہمنے ساری رات یہ کہکر دوا آئے
ذرا ای چشم تر تھمنا ذرا ای دل جگر رہنا

لگاؤ تو ذرا ای حضرت ناصح کہین دلکو
مرا ذمہ محبت سے نہ ڈرنا بیخطر رہنا

ہماری سخت جانی بسکہ ٹھہری کھیل ہی ٹھہرا
قسم ہی تمکو گردن پر چھری تم پھیرکر رہنا

تجھے وہ جانکر بیخود کہینگے غیر سے دلکی
خبردار ای دل اوسکی بزم مین تو بیخبر رہنا

گیا تھا کہکے آتا ہون قاصد کو تو شامت آئی
دل بیتاب وان جاکر کہین تو بھی نہ مر رہنا

۲۹ ڈرو اللہ سے ای داغ دیکھو ہوش مین آؤ
بتونکی یاد مین غافل خدا سے اسقدر رہنا ۶

ترے خرام سے برپا ہی شور وشر کیسا
اوٹھا یہ فتنہ قیامت سے بیشتر کیسا

تری تو برش تیغ نظر کا کیا کہنا
ہمین تو دیکھ کہ رکھتے ہین ہم جگر کیسا

سنبھل سنبھل کے بگڑتا ہی کچھ دل بیتاب
الٰہی آج یہ صدمہ ہے جان پر کیسا

شفق کھلی ہی زمین پر بھی اشک خون سی مرے
یہ رنگ تو نے دکھایا ہے چشم تر ک...

یقین تھا کہ بس مرگ جبین آئیگا
قرار اس دل بیتاب ...

نکل سکی نہ مرے منہ سے آہ بھی پوری
اثر کی کسکو توقع ...

ہم اپنے دل کی حقیقت تمھین سے پوچھتے ہین
اب اسکا حال ...

وہ پا شکستہ ہون گم کردہ راہ خانہ خراب
کہ وحشت ...

کمال عشق ہی اسے ...

غم کو مین عشق مین غمخوار دل و جان سمجھا
رنج کو راحت اور آزار کو درمان سمجھا

اور بھی آگ سوا عشق کی بھڑکی تہِ خاک
مین صبا کو جو تری جنبشِ داماں سمجھا

منع مجکو ہی کیا رات کو مجھسے ہی کہا
مین گدا بنکے گیا در پہ وہ دربان سمجھا

چاہتا ہون کہ نکل جائے کہین سینے سے
دلکو مین ہجر مین تیرے کوئی ارمان سمجھا

کچھ تو تھی بات کہ ناصح کی نمانی کچھ بات
کچھ تو سمجھا جو نہ کچھ یہ دل نادان سمجھا

سہل ہونا مری مشکل کا بہت مشکل ہے
کام دشوار وہ نکلا جسے آسان سمجھا

جا نکر چاک کیے مینے وہ دیوانہ ہون
جیب کو جیب گریبان کو گریبان سمجھا

وصل کا وعدہ اشارے سے کہین ہوتا ہے
مین ترے سر کی قسم کچھ نہ مری جان سمجھا

۳۰ نہین جانیکا یہان سے کہین ہرگز اے داغ
کوچۂ یار کو مین روضۂ رضوان سمجھا ۹

ہے مجکو خبر رات کو جو تیرے قرین تھا
مین گرچہ نہ تھا پاس مرا دل تو وہین تھا

زاہد مری تقدیر مین وہ دشمن دین تھا
مجبور ہون اللہ کو منظور یونہین تھا

اللہ ری تری بیخبری بلبے تغافل
اب بھی تو نہ آیا کہ دم بازپسین تھا

[illegible]ناک ہوئین آج مرے دل کی امیدین
کل تک تو تری ذات سے کیا کیا نہ یقین تھا

[illegible] ہی جگہ درد کا مسکن
یہ وہ ہی مکان ہے کبھی تو جسمین مکین تھا

[illegible] ہی پیغام ہمارا
ڈھونڈھے کوئی قاصد کو ابھی تک تو یہین تھا

[illegible]ن دیکھی [illegible]
ہشیار وہی تھا جو ترے زیر نگین تھا

[illegible]
مردونکو جلانا تو کچھ اعجاز نہین تھا

انسان ہی تہا داغ گو [illegible]

نہ آیا نامہ بر اب تک گیا تھا کہکے اب آیا
الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا

رہا مقتل میں بھی محروم آب تیغ قاتل سے
یہ ناکامی کہ میں دریا پہ جا کر تشنہ لب آیا

غضب ہے جبنہ دل آگے کہین انجان بنکر وہ
کہاں آیا کدھر آیا یہ کیون آیا یہ کب آیا

شروع عشق مین گستاخ تھے اب ہین خجستہ گو
سلیقہ بات کرنے کا نہ جب آیا نہ اب آیا

نوشتہ میرا سمجھی تو دل بے مدعا میرا
مگر اس عالم اسباب مین مین بے سبب آیا

بسر کیونکر کرینگے خلد مین ہم واعظ نادان
ہمارے جد امجد کو نہ وان رہنے کا ڈھب آیا

وہ ارمان حسرتین جسکی اگر نکلا تو کب آیا
وہ جلوہ خواہشین جسکی نظر آیا تو کب آیا

ابھی اپنی جفا کو کھیل ہی سمجھا ہے تو ظالم
کہ جینے پر نہ آیا میرے مرنے پر عجب آیا

۳۲

گیا جب داغ مقتل مین کہا خوش ہو کے قاتل نے
مرا آفت نصیب آیا مرا ایذا طلب آیا

۹

چال زلفِ سیاہ نے مارا
تیر کافر نگاہ نے مارا

کھا گیا مغز ناصح نادان
مجھکو اس خیر خواہ نے مارا

ضبط کر درد عشق کو اے دل
اس تری آہ آہ نے مارا

تہ خنجر بھی ضبط عشق رہا
دم نہ اس بیگناہ نے مارا

پھر گیا روز حشر دل مجھسے
مجھکو ملکہ گواہ نے مارا

خوش ہے کافر بھی اوسکی رحمت پر
ہائے اس اشتباہ نے مارا

مر گئے ہم تو وضعداری مین
دوستی کی نباہ نے مارا

چرخ سے عمر خضر مانگی تھی
جان سے کینہ خواہ نے مارا

۳۳

دیکھا اے داغ اہل دنیا کو
ہوس عز و جاہ نے مارا

۱۱

ای اہل بزم چشم مروت کو کیا ہوا
کیوں دیکھتے نہیں مری صورت کو کیا ہوا

تلوار بے تکان اوٹھاؤ نہ ہاتھہ مین
خلقت کہیگی ناز و نزاکت کو کیا ہوا

یان فرط غمسے دل پہ بنی وان وہ تمکنت
پوچھا نہ جھوٹے منہ بھی طبیعت کو کیا ہوا

بسمل نہ رکھہ ہلاک ہی کر ہمکو ای فلک
راحت اگر نہین تو جراحت کو کیا ہوا

بے جستجو ملیگا نہ ای دل سراغ دوست
تو کچھہ تو قصد کر تری ہمت کو کیا ہوا

یہ داد خواہ کیسے تماشے دکھائینگے
تم دیکھنا کہ روز قیامت کو کیا ہوا

منظور ذکر غیر سے تھا امتحان دل
دیکھیں تو آپ اپنی طبیعت کو کیا ہوا

جاتا ہی کوے یار مین ای دل خلاف عقل
آتی ہوئی بلا و مصیبت کو کیا ہوا

موہوم کر دیے جو دہان و میان دوست
کیا جانے وہم صانع قدرت کو کیا ہوا

افسوس خاک مین نہ ملی کوئی آرزو
کیا جانے اب وہ دل کی کدورت کو کیا ہوا

۳۲

ٹھنڈا پڑا ہی داغ دل داغدار عشق
اس آفتاب حشر کی وحدت کو کیا ہوا

۹

جو عاشقی مین خاک ہوا کیمیا ہوا
کہتا تھا آج خاک مین کوئی ملا ہوا

گر میکدے مین عید منائی تو کیا ہوا
ایسا ہے شیخ تیرا دوگانہ قضا ہوا

ای عشق رخصت ای ہوس آرزو سلام
اپنا مقام آج سے دار البقا ہوا

کوچے مین اوسکے ہمتو قیامت اوٹھائینگے
انصاف اپنا یا نہ ہوا آج یا ہوا

پٹتا ہی آسمان کو بلا کی طرح سے آج
یہ نالہ رسا تری زلف رسا ہوا

لیتا ہون بوسہ لے خط سبز کے مزے
ہی زہر ان دنون مرے منہ کو لگا ہوا

کھدو سمجھہ کے جائین وہ کوے رقیب مین
اک رشک آشنا کا ہی مزہ پڑا ہوا

ہم اب سے لینگے بوسۂ گل تیری سامنے | کیا ایسا لعل ہے ترے لب مین لگا ہوا

۳۵

ای داغ بے قصور ہوے قتل عشق مین
کوئی برائی ہمنے نہین کی بھلا ہوا

۱۳

دلمین تو کفر تیرے تجھپر غضب خدا کا | ای داغ سوے کعبہ پھر مانگنا دعا کا
وان غصہ ہی کہ ہمسے شکوہ کیا جفا کا | یان دل کہان ٹھکانے نام آگیا وفا کا
اب خاک مین ملا کر آتا ہی کون ہم تک | آئے نہ آئے کوئی جھوکا کبھی صبا کا
ہمپر ہی کیون یہ غصہ ترے ہین ای اجل ہم | دشمن پہ ہو جو ہرگز قائل نہین قضا کا
گر ذوق سیر ہی کچھ تو دیکھ میرے دلکو | یہ بھی ہی اک نمونہ جام جہان نما کا
کاہے فلک پہ پھینکا کاہے زمین پہ ٹپکا | مشت غبار اپنا بازیچہ ہی صبا کا
یہ تا در اجابت پہونچے تو خاک پہونچے | تاثیر نے گھٹایا رتبہ مری دعا کا
جس راہ سے وہ گذرے ڈالی بنا ہی محشر | فتنہ بنا نگہبان ہر چشم نقش پا کا
ہی سرنوشت میری کیا اشک بیسر و پا | تا حشر بھی نہ پایا اک حرف مدعا کا
اس پردے نے تمھارا نام اور بھی نکالا | یہ بھی کوئی حیا ہے جو نام ہو حیا کا
ہاتھون کے بل چلی ہم کانٹون پہ سوے صحرا | ہر خار اک عصا تھا اپنے شکستہ پا کا
دست ہوس بڑھا کر کیون مرتبہ گھٹایا | سمجھی نہ یہ زلیخا دامن ہی پارسا کا

۳۶

کم ہوگا داغ سا بھی مکار اب جہان مین
اوس بت پہ شیفتہ ہو اور نام لے خدا کا

۱۱

سرخی اب نے کیا ہی خون اس نخچیر کا | تیز ہی مژگان سی بھی سوفار اوس تیر کا
عقدہ کھلتا ہی نہین اس عاشق دلگیر کا | بنگئی دلکی گرہ جو پیچ تھا تقدیر کا

حسرتین معشوق کی غم آسمان پیر کا / لیگیا دنیا سے مین جو تہا مری تقدیر کا
اونکی خاموشی مین تو عالم ہوا اک تصویر کا / اور جب کی بات لچھا بندہ گیا تقریر کا
تفرقہ پرداز تھی کیا آنکھ اوس صیاد کی / مجھ مین اور دلمین کہ مرلا ہی سو سو تیر کا
دیکھ تو قاتل کہ جوش گریہ بسمل نے کیا / ایک کر ڈالا لہو پانی تری شمشیر کا
آنکھ کے ملتے ہی باہم چھا گئین حیرانیان / آئینے کی شکل یان عالم وہان تصویر کا
ہے تو یون زندان پہ میانگی تو اضع ختم ہے / حلقہ حلقہ پاؤن پڑتا ہی مری زنجیر کا
ہاے وہ دن ہو کہ تو دل تھام کر مجھسے کہے / آہ ظالم تیرا نالہ بھی ہی کس تاثیر کا
گہ شمار خار صحرا گہ وظیفہ نام قیس / سبحہ کا دانہ ہی ہر دانہ مری زنجیر کا

۳۷ — عشق اوس رعنا جوان کا داغ کرتا ہی ستم / نام ہی بدنام ناحق آسمان پیر کا — ۲۹

غضب کیا ترے وعدہ پہ اعتبار کیا / تمام رات قیامت کا انتظار کیا
کسی طرح جو نہ اوس بت نے اعتبار کیا / مری وفا نے مجھے خوب شرمسار کیا
ہنسا ہنسا کے شب وصل اشکبار کیا / تسلیان مجھے دیدیکے بیقرار کیا
یہ کسنے جلوہ ہمارے سر مزار کیا / کہ دل سے شور اوٹھا ہاے بیقرار کیا
سنا ہی تیغ کو قاتل نے آبدار کیا / اگر یہ سچ ہی تو بے شبہہ ہمپہ وار کیا
نہ آئے راہ پہ وہ عجز بے شمار کیا / شب وصال بھی مینے تو انتظار کیا
تجھے تو وعدہ دیدار ہمسے کرنا تھا / یہ کیا کیا کہ جہان کو امیدوار کیا
یہ دل کو تاب کہان ہی کہ ہو آل اندیش / اونہون نے وعدہ کیا اسنے اعتبار کیا
کہان کا صبر کہ دم پر ہی بنگئی ظالم / بہ تنگ آئے تو حال دل آشکار کیا

تڑپ پھر ای دل ناداں کہ غیر کہتے ہین
اخیر کچھ نہ بنی صبر اختیار کیا

ملی جو یار کی شوخی سے اسکی بیچینی
تمام رات دل مضطرب کو پیار کیا

بھلا بھلا کے جتاتا ہی اونکو راز نہان
چھپا چھپا کے محبت جو آشکار کیا

نہ او سکے دل سے مٹایا کہ صاف ہو جاتا
صبا نے خاک پریشان ہمارا غبار کیا

ہم ایسے محو نظارہ نہ تھے جو ہوش آتا
مگر تمھارے تغافل نے ہوشیار کیا

ہمارے سینے مین کچھ رہ گئی تھی آتش ہجر
شب وصال بھی اوسکو نہ ہمکنار کیا

رقیب و شیوۂ الفت خدا کی قدرت ہی
وہ اور عشق بھلا تمنے اعتبار کیا

زبان خار سے نکلی صداے بسم اللہ
جنون کو جب سر شوریدہ پر سوار کیا

تری نگہ کے تصور مین ہمنے ای قاتل
لگا لگا کے گلے سے چھری کو پیار کیا

غضب تھی کثرت محفل کہ مینے دھوکے مین
ہزار بار رقیبون کو ہمکنار کیا

ہوا ہے کوئی مگر اسکا چاہنے والا
کہ آسمان نے ترا شیوہ اختیار کیا

نہ پوچھ دل کی حقیقت مگر یہ کہتے ہین
وہ بیقرار رہے جسنے بیقرار کیا

جب اونکو طرز ستم آگئے تو ہوش آیا
برا ہو دل کا برے وقت ہوشیار کیا

فسانہ شب غم اونکو اک کہانی تھی
کچھ اعتبار کیا کچھ نہ اعتبار کیا

اسیر اپنے دل آشفتہ رنگ لاکے رہی
تمام طرۂ طرار تار تار کیا

کچھ آگے داور محشر سے ہی امید مجھے
کچھ آپنے مرے کہنے کا اعتبار کیا

کسیکے عشق نہان مین یہ بدگمانی تھی
کہ ڈرتے ڈرتے خدا پر بھی آشکار کیا

فلک سے طور قیامت کے بن نہ پڑتے تھے
اخیر اب تجھے آشوب روزگار کیا

وہ بات کر جو کبھی آسمان سے ہو نہ سکے
ستم کیا تو بڑا تو نے افتخار کیا

۳۰ بنے گا مہر قیامت بھی ایک خال سیاہ
جو چہرہ داغ سیہ رو نے آشکار کیا ۱۳

باقی جہان مین قیس نہ فرہاد رہ گیا
افسانہ عاشقون کا فقط یاد رہ گیا

یہ سخت جان تو قتل سے ناشاد رہ گیا
خنجر چلا تو بازوے جلاد رہ گیا

پابندیون نے عشق کی بیکس رکھا مجھے
مین سو اسیریون مین بھی آزاد رہ گیا

چشم صنم نے یون تو بگاڑے ہزار گھر
اک کعبہ چند روز کو آباد رہ گیا

محشر مین جاے شکوہ کیا شکر یار کا
جو بھولنا تھا مجھکو وہی یاد رہ گیا

اونکی تو بن پڑی کہ لگی جان مفت ہاتھ
تیری گرہ مین کیا دل ناشاد رہ گیا

پُر نور ہو رہے گا یہ ظلمت کدہ اگر
دل مین بتون کا شوق خداداد رہ گیا

یون آنکھ اونکی کر کے اشارہ پلٹ گئی
گویا کہ لب سے ہو کے کچھ ارشاد رہ گیا

ناصح کا جی چلا تھا ہماری طرح مگر
الفت کی دیکھ دیکھ کے افتاد رہ گیا

ہین تیرے دلمین سبکے ٹھکانے برے بھلے
مین خانمان خراب ہی برباد رہ گیا

وہ دن گئے کہ تھی مری سینہ مین کچھ خراش
اب دل کہان ہے دل کا نشان یاد رہ گیا

صورت کو تیری دیکھکے کھنچتی ہے جان خلق
دل اپنا تھام تھام کے بہزاد رہ گیا

۳۹ اے داغ دل ہی دلمین گھلے ضبط عشق سے
افسوس شوق نالہ و فریاد رہ گیا ۹

جوڑ کے شہباز نظر پر گرا
ٹوٹ کے ہر خستہ جگر پر گرا

نالۂ و فریاد و فغان اسقدر
آہ یہ لشکر نہ اثر پر گرا

چرخ سے جب کی ہوس سروری
سنگ مصیبت مری سر پر گرا

سایہ مرے بخت سیہ کا ضرور
ای شب غم تیری سحر پر گرا

زلف رسا کو دم تزئین سنبھال
بوجھ نہ یہ موے کمر پر گرا

شوق نے آوارہ کیا تھا مجھے
خیر ہوئی مین ترے در پر گرا

خوب اوٹھا جو تری رہ مین اوٹھا
خوب گرا جو ترے در پر گرا

صاعقہ اوسکی نگہ شوخ کا
دل جو بچا یا تو جگر پر گرا

۴۰

بزم سے گلدستے سب اوٹھوا دیے
داغ کا نزلہ گل تر پر گرا

۱۳

جھوک سے سائے کے بھی یہ ناتوان لاغر گرا
جس جگہ سایہ گرا میرا مجھے لیکر گرا

دل سنبھالا پر نہ سنبھالا پاؤن اُٹھا پر گرا
اونکے آگے آج مین اکثر اوٹھا اکثر گرا

اس نزاکت پر ہماری قتل کا دعویٰ ہے خوب
دیکھیے لیجیے خبر وہ ہاتھ سے خنجر گرا

تھا بڑا موقع مگر اچھا رہا پاس ادب
آج کٹکر پاؤن پر قاتل کے میرا سر گرا

وای ناکامی کہ جسمین ہم نے باندھا خط شوق
وو ہی مرغ نامہ بر کا ٹوٹ کر شہپر گرا

انتظار یار مین پتھرائین آنکھیں اسقدر
اشک بھی بنکر ہماری آنکھ سے پتھر گرا

شوخیان اوس ترک وش کی بزم مین دیکھی کوئی
صاعقے کا طور ہی اسپر گرا اوسپر گرا

یہ چوٹ کھائی دل نے گر گر اوس صنم کے عشق مین
یا الٰہی خیر ہو یہ شیشہ پتھر پر گرا

دل سا دانا خضر کو جو عشق مین رستہ بتائے
دیدہ و دانستہ تیری چاہ مین کیونکہ گرا

نکلی بسم اللہ اوس کافر کے منہ سے بیدھڑک
آج اس انداز سے یہ عاشق مضطر گرا

کیا غضب توڑا نگاہ خانمان برباد نے
خانہ دل کیا گرا گویا خدا کا گھر گرا

کم نصیبی اسکو کہتے ہین کہ میرے وار پر
دست ساقی سے ادھر شیشہ اُدھر ساغر گرا

۴۱ ۱۵

پیالے کیون اے داغ اتنی پی گئے فرمایئے
سر پکڑ کر آپ جو ہی فریاد میرا سر گرا

جلے اوس سوختہ قسمت سے کیا جلوہ شراریکا
کہ خورشید قیامت عکس ہے میرے ستاریکا

یقین اے دل نکر تو اوسکی مژگان کے اشاریکا
بھروسا کیا ارے نادان تنکوں کے سہاریکا

نبایا کوئی بحر عشق مین رستہ گذاریکا
نہ پہونچا اوس کنارے تک نہ آشنا ورا اس کناریکا

ارے بیباک کیا کہنا ہے تیری اس اشاریکا
ٹھکانا ہے ٹھکانے کا سہارا ہے سہاریکا

تجھے کیون دل اوسی تیغ نظر کو دون نہ لخت دل
کہ اے مژگان یہ ٹکڑا ہے بڑے تلوار باریکا

کیے اے خضر تمنے خوب نقد عمر کے گہرے
خیال آیا نہ اے حضرت مگر آخر خساریکا

الٰہی دیکھیے کافر نگاہین کیا دکھاتی ہین
برا لپکا پڑا ہے اوسکی آنکھون کو اشاریکا

جگر بوٹے ہی جاتا ہے تو دل تڑپے ہی جاتا ہے
یہ سینہ ہے الٰہی یا کوئی معدن ہے پاریکا

تری شمشیر پر خم نے ہزارون سر اوتارے ہین
یہی تو گھاٹ ہے بحر محبت کے اوتاریکا

کرون مین دانۂ زنجیر کو تسبیح اے وحشت
نہین زندان مین ممکن ہے نباہ ونیا استغفاریکا

مرے اشکون مین ہے یا تری دندان مصفا مین
گہر کی آب ہیرے کی تجلی نور تاریکا

ہمیشہ فیض ہے دریا دلون سے خاکسارون کو
کہ موج بحر تر کرتی ہے کیا کیا لب کناریکا

محبت عاشق بیتاب کو اکسیر کرتی ہے
مجھے مارا دل بیتاب نے کشتہ ہون پاریکا

کرے کیا سلک گوہر ہمسری اوس سلک دندانسے
کہ ہر دندان روشن مین ہے عالم قطب تاریکا

۴۱ ۱۶

گذر جائیگی ہر صورت کرون کیون داغ اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گذاریکا

ڈوب کر سینے مین اس تنگ سے پیکان نکلا
دل سے بیساختہ نکلا کہ وہ ارمان نکلا

دشت وحشت کو ہر اک بے سر و سامان نکلا
تن عریان کا مرے سایہ بھی عریان نکلا

کب وہان مجھسے زبون حال کا ارمان نکلا
داور حشر بھی اچھون ہی کا خواہان نکلا

کیا مرے ہاتھ سے کھینچا ترا دامان نکلا
تو بھی آغوش سے یون تو نہ مری جان نکلا

دل سوزان نے کہین آگ نہ چھوڑی شب ہجر
صبح خورشید کے بدلے مہ تابان نکلا

مین تڑپا جو دم ذبح تو وہ کہتے ہین
دم تو نکلا مرے کشتے کا پر آسان نکلا

لحد تنگ مین کس کسکی سمائی ہوگی
خاک نکلا جو پس از مرگ کچھ ارمان نکلا

قول پورا تھا بر اوس عہد شکن کے منہ سے
ٹکڑے ہو کر سخن وعدہ و پیمان نکلا

ہم بھی دیکھین تو کہانتک ہے تری ہمراہی
قدم اپنا بھی اب اے گردش دوران نکلا

شرمگین چشم مین اوس برق نظر کا جلوہ
ایک شعلہ سا تہِ دامنِ مژگان نکلا

آدمی رہزن آدم ہے کہان راہ نما
وای تقدیر مری خضر بھی انسان نکلا

ناتوانون کی گلوگیر قضا ہو سب جھوٹ
ہمنے جب تار نکالا تو گریبان نکلا

سختی دل کا مزا انجکو چکھاتا کافر
پر کرون کیا کہ خدا تیرا نگہبان نکلا

رونے والونکو بھی اب مجھپہ ہنسی آتی ہے
دیدۂ تر سے مرے اشک بھی خندان نکلا

حضر کیونکر نہ رہ عشق مین کترا کے چلین
طائر سدرہ بھی اوس رہ سے پرافشان نکلا

پاس خدام قیامت کی نہین خیر انصاف
دینگے کیا گر کوئی بیداد کا خواہان نکلا

۴۳
داغ دل چیر کے اوس بت کو دکھاتا ہی تھا
آرزو نکلے تو نکلے مگر ایمان نکلا
۱۷

جو آفت کی دکھلونے تری تو یہ خاک ان ہونگا
زمین کیا آسمان بھی ٹکا مکان کیا لامکان ہونگا

غضب ہے مثل موسیقار اک اک استخوان ہونگا
ہوئے خود خاک تو کیا خاک ای سوز نہان ہونگا

تری الفت کی چنگاری نے ظالم اک جہاں پھونکا
ادھر چمکی ادھر سلگی یہاں پھونکا وہاں پھونکا

مجھے کیونکر یقیں ہو آگ ظالم کو جلائیگی
کسی نے آتش رنگ شفق نے آسماں پھونکا

مجھے کب عندلیب سوختہ دلکی لگی تجھسے
چراغ گل کو کیا پھونکا جو اے باد خزاں پھونکا

پڑے دوزخ میں بھی گر عاشق تفتیدہ دل تیرا
جہنم بھی کہے تو نے مجھے اے تفتہ جاں پھونکا

مرے حالات یوں پر ہاں کسی کو نہ رحم آیا
اجل نے بھی تو کچھ پڑھ پڑھ کے بہر حفظ جاں پھونکا

کہاں صیاد کیسا باغباں کس پر گری بجلی
چمن میں آتش گل نے ہمارا آشیاں پھونکا

تری دزد حنا نے مایۂ صبر و خرد لوٹے
تری برق نگہ نے خرمن تاب و تواں پھونکا

مزاج عاشق پرسوز کو جو آگ کرتا تھا
تو اس مٹی کے پتلے میں دم آتش فشاں پھونکا

ہمارے دل کی ہوتے طور سینا کو جلاتا تھا
تری برق تجلی نے کسے پھونکا کہاں پھونکا

پڑھا تھا جو میرے وقت ذبح تو نے منہ ہی منہ میں کچھ
پڑھی تکبیر یا کچھ پڑھ کے افسون امتحاں پھونکا

رہا تھا کونسا ارمان جیتے جی جلانیکا
کہ تو نے لاش کو میری جواب ابد گماں پھونکا

بنی ہر گل کی چنگاری جلی بلبل کباب آسا
ہمارے داغ سودا کی تپش نے گلستاں پھونکا

کہوں منہ سے نہ گو میں سوز پنہاں پر دم پرسش
اشارے کرتی ہیں دلکی طرف آنکھیں یہاں پھونکا

جلاتے ہیں جو دلکو اے جرس نالے میری نالے میں
فغاں گرم نے تیرے نہ رخت کارواں پھونکا

۱۴ سنا جاتا نہیں اے داغ تیرا سوز دل ہم سے
تری آتش زبانی نے تو اے آتش زباں پھونکا ۱۱

وہ زمانہ نظر نہیں آتا
کچھ ٹھکانا نظر نہیں آتا

جان جاتی دکھائی دیتی ہے
ان کا آنا نظر نہیں آتا

عشق در پردہ پھونکتا ہے آگ
یہ جلانا نظر نہیں آتا

اک زمانہ مری نظر مین رہا ۔ اک زمانہ نظر نہین آتا
دل نے اوس بزم مین بٹھا تو دیا ۔ اوٹھکے جانا نظر نہین آتا
رہے مشتاق جلوۂ دیدار ۔ ہمنے مانا نظر نہین آتا
لیچلو مجکو رہروان عدم ۔ یان ٹھکانا نظر نہین آتا
دل پہ بیٹھا کہان سے تیر نگاہ ۔ یہ نشانا نظر نہین آتا
تم ملاؤگے خاک مین ہمکو ۔ دل ملانا نظر نہین آتا
آپ ہی دیکھتے ہین ہمکو تو ۔ دل کا آنا نظر نہین آتا

۴۵ دل پر آرزو لٹا اے داغ
وہ خزانا نظر نہین آتا ۱۱

جلوہ اوسکا نظر نہین آتا ۔ نہین آتا نظر نہین آتا
آنکھ کھلتے ہی خواب غفلت سے ۔ ہای کیا کیا نظر نہین آتا
غیر کے ساتھ دلمین بھی دیکھا ۔ کبھی تنہا نظر نہین آتا
ہمتو کہنے کو حال دل کہدین ۔ سننے والا نظر نہین آتا
ڈھونڈھتی ہین جسے مری آنکھین ۔ وہ تماشا نظر نہین آتا
تونے جسدن سے کی مسیحائی ۔ کوئی اچھا نظر نہین آتا
کوئی دل تیری عہد مین ظالم ۔ بے تمنا نظر نہین آتا
کاش ارمان ہی رہے دلمین ۔ وہ بھی پورا نظر نہین آتا
دل کا آئینہ دیکھنے کو بنا ۔ پر جو چاہا نظر نہین آتا
کسکو رکھون نظر مین اپنی ۔ کوئی اتنا نظر نہین آتا

ہمیں اسے داغ کو رباطن میں
ورنہ وہ کیا نظر نہیں آتا

۴۶

نہ کچھ سنائیں کہ صیاد دردمند ہوا
شب فراق جو دست دعا بلند ہوا
یہ دل تو وہ ہے کہ میں اس سے دربند ہوا
مجھے تو شیوۂ آزادگی کمند ہوا
سپہر صرف مرے درپئے گزند ہوا
چمن چمن کو تو کانٹا سا ناپسند ہوا
مزہ تو یہ ہے کہ آزاد ہو کے سیر کرے
کسیکی نوک مژہ کی بھی یہ خلش تو نہ تھی
تمہاری لطف و عنایت کا واہ کیا کہنا
جواب روز جزا یہ ہے سن لو حضرت دل
وہ دل ہی جو ترے تلووں تلے ہوا پامال
نہ غور عجز پہ سو سو غرور مجکو ہوئے
ہزار شکر کہ دنیا میں قدردانی کی
خدا کا نے کینہ کیا تو نے ظلم میں نے وفا
کھلا یہ عقدہ تجھے دیکھکر عدو پہ فدا
رفیق کہتے ہیں اسکو کہ قید خانے میں
الٰہی اوس بت مغرور سے یہ بنوائے

۴۵

قفس میں بند ہوئے پر بھی میں نہ بند ہوا
ندائیں آئیں کہ باب قبول بند ہوا
یہ کیا پسند کیا تمکو کیا پسند ہوا
کہ دام قطع تعلق میں پابند ہوا
غضب ہوا کہ زمانے کا کام بند ہوا
قفس قفس بھی تو گھٹ گھٹ کے محبس بند ہوا
خضر کو رشتۂ عمر ابد کمند ہوا
یقین ہے کوئی ارمان دلمیں بند ہوا
کہ جسکا درد کیا وہ ہی دردمند ہوا
کہ بے نیاز کو ناز بتان پسند ہوا
وہ سر ہی جو ترے نیزے پہ سربلند ہوا
بڑا ہی ناز ہوا جب نیازمند ہوا
ہزار شکر کہ مردہ مرا پسند ہوا
وہی ازل میں ملا جسکو جو پسند ہوا
کہ جسنے ناز کیا وہ نیازمند ہوا
چھٹا نہ مجھسے جنوں میرے ساتھ بند ہوا
نیازمند ہوا میں نیازمند ہوا

تم اور مجمع اغیار وہ ذکر ناز و نیاز
خبر نہیں کوئی بیٹھا ہے درد مند ہوا

وفا نہیں نہ سہی شیوۂ جفا ہی سہی
پسند آپ کی جو آپ کو پسند ہوا

ہوا جو درد کو آرام مین ہوا بیتاب
ملی جو عشق مین راحت مجھے گزند ہوا

مری زبان نہ تھکی رات کٹ گئی ساری
کھلا جو شکوؤن کا دفتر تو پھر نہ بند ہوا

نشان ہے یہ مرے صیاد خشم آگین کا
در قفس اسیرون کا جسکے بند ہوا

لگی وہ آتش الفت کہ تاب ہی نہ رہی
جگر شرارہ ہوا اور دل سپند ہوا

نشان مٹا تو مٹا لیک یہ پستی قسمت
کہ نام بھی نہ ہمارا کبھی بلند ہوا

۴۷ علاج نشۂ الفت کا داغ ہو نہ سکا ۹
گھڑی گھڑی مین دوبالا ہوا دو چند ہوا

سینے مین اب کہان وہ جوش وہ جو تھا اک ابال سا
بیٹھ گیا کچھ اوٹھتے ہی چھوڑ گیا خیال سا

عرض شفا یہ دیکھنا اوسکی ادا ہے دلفریب
دلمین کچھ اعتبار سا آنکھ مین کچھ ملال سا

تارے ہی گنکے کاٹتے رات فراق کی مگر
نکلا ستارہ بھی کہین کوئی تو حال خال سا

اوسکی لچک پہ دم فدا اوسکی ادا پہ دل نثار
ہائے وہ شاخ سی کمر ہائے وہ قد نہال سا

فتنۂ حشر کب اوٹھا اوسکے خرام ناز سے
وہ بھی پڑا ہے میری طرح راہ مین پائمال سا

باندھ دیا تھا ہمنے خود زلف مین اوسکی اپنا دل
رکھ نہ سکے وہ اوسکو بھی ٹال دیا بال سا

جان لیا ہے ماہ عید اوسکو مہ صیام مین
ابرو یار بھی اگر دیکھ لیا ہلال سا

ہے دل گم شدہ مرا گیسو تابدار مین
ورنہ بتا دو وجہ کیا یہ جو پڑا ہے جال سا

۴۸ پوچھتے کیا ہو کون تھا ہو نہ ہو وہی داغ ہو ۱۳
در پہ تمہارے تھا مگر کوئی شکستہ حال سا

نہ کبھی جیب خجالت سے ہمارا سر نکلا
قیس دیوانہ تھا جامے سے جو باہر نکلا

داد خواہ ہونگا پھر ارمان مقرر نہ نکلا
گر طرفدار ترا داور محشر نکلا

شانہ جب زلف معنبر سے اولجھکر نکلا
ہم یہ سمجھے کہ ہمارا دل مضطر نکلا

زلف برہم عرق آلودہ جبین دامن چاک
کس کی آغوش سے تو جان چھڑا کر نکلا

جذب دل کا ہو برا کھینچ بلایا اوسکو
جو نہ در تک کبھی آیا تھا وہ باہر نکلا

وادی عشق کی سیر تیں کوئی ہمسے پوچھے
خضر کیا جانے کبھی گھر سے نہ باہر نکلا

عشق نے خوب کیا ظاہر و باطن یکسان
داغ جو سینے پہ دیکھا وہی دل پر نکلا

زلف ہے دام بلا گیسو پیچان زنجیر
یہی پھندے ہین تو کیسے کوئی کیونکر نکلا

کند ہوتی ہی تو چل چلکے مری گردن پر
یہ نیا آپ کی تلوار کا جوہر نکلا

خاک سینے مین محبت نے اوڑائی کیا
اشک بھی آنکھ سے نکلا تو مکدر نکلا

ہمتو بے نام و نشان آپکی الفت مین ہوئے
آپ کا نام نکلتا تھا ستمگر نکلا

نام اوسکا تو مری دلمین نہان تھا ناصح
ہائے کمبخت تری منہ سے یہ کیونکر نکلا

۷۹
آفرین داغ تجھے خوب نباہی تو نے
مرحبا کوچۂ دلدار سے مر کر نکلا
۲۳

کن بیکسوں کا پردہ یہ چرخ کہن ہوا
جیتوں کا پیرہن نہ مردوں کا کفن ہوا

دلگیر ہو گئے غنچۂ بہار چمن ہوا
دل تنگ بھی ہوا تو اوسکا دہن ہوا

دل کو سنبھالیے کہ ہین ناوک فگن ہوا
نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا

جوش جنون نے ساتھ دیا جوش حسن کا
بگڑے اودہر نقاب ادھر پیرہن ہوا

زخم کہن نے آج رولایا بہت لہو
اوتری ہوئی بہار سے تازہ چمن ہوا

انکار وصل منہ سے نہ نکلا کسی طرح
اپنے دہن سے تنگ وہ غنچہ دہن ہوا

ای عشق سن نہ لے کہین فرہاد یہ صدا
تیشہ پکارتا ہے کہ مین کوہکن ہوا

تن تنکے دیکھتے ہین مجھے غیر بار بار
مین انجمن مین آئینہ انجمن ہوا

آئینہ دیکھ دیکھکے دو مجکو گالیان
تمکو بہی تو یقین ہو کہ پیدا دہن ہوا

کوسون تک اولٹے پاؤن چلا آہ غریب
جبتک مری نظر سے نہ پنہان وطن ہوا

ای عندلیب تجھ سے تو یہ بہی نہو سکا
دل داغ کہا کے کچھ ہوا تو چمن ہوا

آتی ہی بخیہ گر کو یہ قطع و برید کب
دست جنون سی ٹھیک مرا پیرہن ہوا

جب وہ کلام کرتے ہین منہ دیکھتی ہے خلق
اوٹھتی ہین اونگلیان کہ وہ پیدا دہن ہوا

جس لب کو حرف وعدہ نزاکت سی بار تہا
سنتا ہون آج مین کہ وہ پیمان شکن ہوا

ہاتہون سی جو بچے تری باتونسی مر گئے
چٹکی مین تہا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا

وہ اور ہین جو پیتے ہین موسم کو دیکھکے
آتی رہی بہار مین توبہ شکن ہوا

ایمان کچھ وضو تو نہین ہی کہ ٹوٹ جائے
ای شیخ کیا ہوا جو مین توبہ شکن ہوا

مجنون دل رسیدہ کی تاثیر دیکھ لے
وحشت سی تیری ناقۂ لیلی ہرن ہوا

مسجد قریب بتکدہ کیا لے چراغ تہی
شب کو امام شیخ کا اک برہمن ہوا

تہمت نرکہہ خدا کے لیے مجھپہ زاہدا
کب مینے توبہ کی تھی جو توبہ شکن ہوا

یہ چھیڑا جو ای جنون اسی تو نے تو جان لی
تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا

کیا غمسی پہولتا نہین انسان چارہ گر
جو استخوان گھلا وہی جزو بدن ہوا

۵۰

لکھا ہوا ہے پیر مغان کی کتاب مین
لاکھون مین داغ ایک ہی توبہ شکن ہوا

۹

ملتو لیسے بھی نہ وہ حور شمائل آیا — کس جگہ آنکھ لڑی ہای کہان دل آیا

ہم نہ کہتے تھے نہ کر عشق پشیمان ہوگا — جو کیا تو نے وہ آگے ترے ای دل آیا

قہقہے قلقل مینا نے لگائے کیا کیا — مجکو مستی مین جو رونا سر محفل آیا

قتل کی سنکے خبر عید منائی مینے — آج جس سے مجھے ملنا تھا گلے مل آیا

تا دم مرگ نہو وہ مرے دشمن کو نصیب — جو مزا مجکو اکہی دم بسمل آیا

مرقد قیس پر ابتک بھی تو خار صحرا — او نگلیون لیسے یہ بتاتی ہین وہ محمل آیا

گنج قارون کے سوا بھی ہی عدم مین سب کچھ — ہای دنیا مین نہ اس ملک حاصل آیا

جسنے کچھ ہوش سنبھالا وہ جوان قتل ہوا — عہد پیری نہ ترے عہد مین قاتل آیا

۵۱ دین دنیا سے گیا تو یہ سمجھ لے ای داغ — غضب آیا اگر اوس بت پہ ترا دل آیا ۱۵

طور کیون خاک ہوا نور ترا نار نہ تھا — ناز تھا حضرت موسی سے وہ دیدار نہ تھا

ہمین جوکے غم دل قابل اظہار نہ تھا — بات مین یار سے بگڑا کہ کبھی یار نہ تھا

آسمان پاؤن پڑا ہی کہ قیامت ظالم — یون تو چلتا ہوا ہر فتنۂ رفتار نہ تھا

دل ہوا خاک تو اکسیر کسی نی جانا — تھا یہ جب مال تو کوئی بھی خریدار نہ تھا

ذکر مجنون سی مجھے آگ لگی جاتی ہی — گرچہ ظاہر ہی تمہارا وہ طلبگار نہ تھا

یا نہ آتے تھے حسینون کو یہ انداز جفا — یا کوئی اگلے زمانے مین خطاوار نہ تھا

شب کو کیونکر خلش دل نہ دکھاتی لذت — تیر ارمان تھا پیکان نہ تھا خار نہ تھا

غم جاوید کی لذت مری دل سے پوچھو — ملگیا وہ مجھے مین جسکے سزاوار نہ تھا

بات کیا چاہیے جب مفت کی حجت ٹھہری — اس گنہ پر مجھے مارا کہ گنہگار نہ تھا

کیون مری بعد اوٹھایا ستم عشق رقیب
کیا مری داغ سے ظالم یہ گران بار نہ تھا

سحر تھی چشم فسون ساز کہ ملتی ہی نظر
مینے پہلو مین جو دیکھا تو دل آزار نہ تھا

ایک ہوئی سہو رقیبون کے ہوا کیا کیا کچھہ
غم نہ تھا رشک تھا داغ نہ تھا خار نہ تھا

ایک ہی جلوہ دکھا کر مجھی دیکھو ہین ڈال
دل کہے یار ہی تنہا مین یہ کہون یار نہ تھا

جال اوس زلف پریشان نے بچھایا ای دل
لے سنبھل پھر یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ تھا

۵۲ — ۹

دل کا سودا اور اس اغماز سے اور ایسی جگہ
داغ وہ انجمن ناز تھی بازار نہ تھا

تیر اوسکا چلتے چلتے جب پریشان ہوگیا
تھک کے بیٹھا میری دلمین اور پنہان ہوگیا

آپکی برہم مزاجی کا ٹھکانا ہی نہین
یہ تو مجھ کمبخت کا حال پریشان ہوگیا

لے لیا ہاتھون مین محبکو دیکھا بے اختیار
آج اونکا پاسبان میرا نگہبان ہوگیا

کسکا طرہ کسکا گیسو کسکی کاکل کسکی زلف
سب بلائین ہوگئین جب دل پریشان ہوگیا

سوزن عیسی مرہم خار صحرا ہوگئی
زخم دامن دار کس وحشی کا دامان ہوگیا

سینۂ صد چاک سے لپٹا ہی رہتا ہی مدام
تو بھی ای دست جنون میرا گریبان ہوگیا

اس سے بہتر کوئی صورت خودنمائی کی نہ تھی
جانتا ہون جس لیے پردمین انسان ہوگیا

دلمین لے دیکر رہا تھا ایک قطرہ خون کا
کچھ نثار غم ہوا کچھ صرف مژگان ہوگیا

۵۳ — ۲۳

بوسہ لیکر دل دیا ہی اور پھر نالان ہین داغ
کوئی جانے مفت مین حضرت کا نقصان ہوگیا

وہ بات کونسی گذری جو اضطراب تھا
جب آنکھ دی تھی خدا نے مجھے تو خواب نہ تھا

یہ داغ رند کب آلودۂ شراب نہ تھا
خراب آج ہوا آج تک خراب نہ تھا

مرے سوال کی معنی وہ مجھسے کہدیتے — مگر سوال کا میرے کوئی جواب نہ تھا
نگاہ شوق پر الزام بیقراری کا — تمہاری برق تجلی کو اضطراب نہ تھا
نہ پوچھیے مری روز سیاہ کی ظلمت — چراغ لیکے بھی ڈھونڈا تو آفتاب نہ تھا
وہ جب چلے تو قیامت بپا تھی چار طرف — ٹھہر گئے تو زمانے کو انقلاب نہ تھا
کہا اونہون نے شب غم کا ماجرا سنکر — ترے مزاج کی شوخی تھی اضطراب نہ تھا
لگی نہ آنکھ مری چشم پاسبان کی قسم — شب فراق کہین دیکھنے کو خواب نہ تھا
وہ پہونچے غیر کے گھر جانکر شب وعدہ — ہمارے روز سیہ مین جو آفتاب نہ تھا
پیامبر کی زبان بات بات پر رکی — شریک حال مرے دل کا اضطراب نہ تھا
ہمارے حال کو جسنے سنا کہا سب جھوٹ — کوئی زبان نہ تھی جسپہ یہ جواب نہ تھا
ملا ہمین دل پرداغ کا نشان اتنا — جلے کباب کی بو تھی مگر کباب نہ تھا
جوان ہوکے تو قیامت ہوئی خدا کی پناہ — وہ جب ہی فتنہ تھے جب عالم شباب نہ تھا
ہزار پردہ ہمین مشتاق دیکھ لیتی ہین — اوسے حجاب تھا موسی کو تو حجاب نہ تھا
پیامبر تجھے لاکھون سوال کرنے تھے — نہ تھا ہزار مین اک بات کا جواب نہ تھا
کل اوس نگاہ مین شوخی تھی کس قیامت کی — اڑا ہوا تو مرے دل کا اضطراب نہ تھا
نہ پوچھ مجھ سے مرے جرم داور محشر — مرے گناہونکا دنیا مین بھی حساب نہ تھا
اگرچہ بادہ کسی تھی گناہ ای زاہد — جو تجھ سی جبین کے پیتا تو کچھ عذاب نہ تھا
ازل مین عشق کے بدلے ملا نکیون دوزخ — اگر عذاب ہی دینا تھا وان عذاب نہ تھا
ہزار شکر مرا چشم تر نے ساتھ دیا — رہ عدم مین کہین ایک قطرہ آب نہ تھا
سنا کلام جو رندونکا شیخ گھبرایا — وہان تو بات کا چھینٹا بھی شراب نہ تھا

مرے سوا تری محفل میں رات کو ظالم
وہ کون تھا کس و ناکس جو بار یاب نہ تھا

۵۴ بغیر داغ کے جنت تمہاری بزم رہی
ہزار شکر کہ وہ خانمان خراب تھا ۹

کیونکر اب اوس نگہ ناز سے جینا ہوگا
زہر دے اوسپہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا

تیری مژگان کی نہ تھی دست درازی مشہور
دل جھپٹ کر کسی رہگیر کا چھینا ہوگا

چاک دل تیغ تغافل سے کیا ہو تمنے
رشتہ تار نظر سے تمھیں سینا ہوگا

حشر میں سر سے گذر جائیگا طوفان جسکا
وہ ہماری ہی خجالت کا پسینا ہوگا

خلد میں پھر کسی کافر ہی کا دل بہلیگا
گر نہ معشوق و مے و ساغر و مینا ہوگا

خاک کر دیگی تری برق تجلی اک دن
طور سینا ترے مشتاق کا سینا ہوگا

امتحان کر کے ترا اصاف پشیمان ہوے
ہمنے جانا تھا رقیبوں سے بھی کینا ہوگا

تیرا دو روز کا وعدہ بھی نہیں حشر سے کم
ایک اک دن مجھے اک اک مہینا ہوگا

۵۵ جیں دیتے نہیں وہ داغ کسیطرح مجھے
میں جو مرتا ہون تو کہتے ہیں کہ جینا ہوگا ۹

ہے عشق تو جینا مجھے دم بھر بھی نہوتا
سودا جو نہوتا تو مرا سر بھی نہوتا

کیوں رنج دیا دلکو جو فریاد کا ڈر ہے
تھی آپکی مرضی کہ یہ خنجر بھی نہوتا

عاشق نہ اگر اپنی جبیں پر گھسنے تو کافر
کعبہ تری دہلیز کا پتھر بھی نہوتا

جی کس سے لگاتے شب فرقت میں الٰہی
بہلانے کو دل گر غم دلبر بھی نہوتا

ہوتا نہ اگر قتل کا عالم سے ارادہ
سفاک ترے ہاتھ میں خنجر بھی نہوتا

ہے واسطے ہر کام کے اک روز مقرر
ہوتا جو نہ انصاف تو محشر بھی نہوتا

آتا جو بیان روز جزا ای شب ہجران — بڑھکر تو کہان تیری برابر بھی نہوتا
ظالم جو کہا اوسکو یہ ہے حسن کی خوبی — بہتر تو یہی تھا کہ وہ بہتر بھی نہوتا

۵۶ ۹
غارتگر ایمان تو ہی اے داغ یہ کافر
گر عشق نہوتا کوئی کافر بھی نہوتا

مجھسے بہتر مرا ملال رہا — کہ ترے دلمین مہ جمال رہا
لاگ نے دل کی کھو دیا سب سے — اسی کمبخت کا خیال رہا
دل چلے بس ملینگے خاکمین ہم — ہو چکا وصل تو وصال رہا
عشق کے زور شور تو دیکھو — جو بھلایا وہی خیال رہا
ذکر روز جزا یہ کہتے ہین — اور جو ہجر ہی انفصال رہا
تو نے آرام کچھ دیا اے مرگ — زندگی کیا رہی وبال رہا
شب غم بھی گذر ہی جائیگی — نرہے گا نہ ایک حال رہا
دل ہمارا وہ چیز ہے جسکا — لب معشوق پر سوال رہا

۵۷ ۱۱
داغ نے حال دل کہا اون سے
کچھ بھی کمبخت کو خیال رہا

جبتک کہ مری گریہ سے طوفان نہوا تھا — الفت مین کوئی کار نمایان نہوا تھا
دل مینے دیا تھا اوسے کچھ سوچکے اپنا — سودا تو مجھے ناصح نادان نہوا تھا
شامت تھی مری جو مینے مسیحا اونہین جانا — آتی تھی اجل درد کا درمان نہوا تھا
فرہاد کے مرجانے کا مذکور نہ کیجیے — کچھ آپ کی تلوار کا احسان نہوا تھا
تیز ہی نگہ اتنی رگ گردن پہ کہ ہمسے — کچھ تیر نگہ خنجر بران نہوا تھا

کب ہوا ای بت بیگانہ منش تو اپنا / دل جو اپنا ہی نہین وہ بھی تھا کب تو اپنا

تمکو آشفتہ مزاجون کی خبر سے کیا کام / تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا

ابتدائے رمضان مین ہی مہ عید کی ہوگی / کسی کافر نے دکھایا نہو ابرو اپنا

بعد میرے نرہا دیکھنے والا کوئی / تم زمانے کو دکھاؤ رخ نیکو اپنا

نہ بنا ہو یہ کہین غیر کے سر کا تکیہ / مسکراتے ہین وہ کیون دیکھ کے زانو اپنا

آتش دل ہی غنیمت ہی شب فرقت مین / گرم رہتا ہی اسی آگ سے پہلو اپنا

حق مین عاشق کی بھلا ہو کہ برا ہو تجھکو / فائدہ دیکھ لیا کرتے ہین خوشرو اپنا

واہ ای ہم تھے کہ جو روتو نکو ہنسا دیتے تھے / اب یہ ہی حال کہ تھمتا نہین آنسو اپنا

۶۳ لگ گئی چپ تجھے ای داغ حزین کیون ایسی / مجھکو کچھ حال تو کمبخت بتا تو اپنا ۹

دیکھنا حشر مین جب تم پہ مچل جاؤنگا / مین بھی کیا وعدہ تمہارا ہون کہ ٹل جاؤنگا

آو ملجاؤ کہ یہ وقت نپاؤ گے کبھی / مین بھی ہمراہ زمانے کے بدل جاؤنگا

اسقدر خوف ہی مجھکو ستم پنہان کا / یک بیک لطف بھی کیجے تو دہل جاؤنگا

ناوک یار سے یہ دل نے کہا مجھکو نچھوڑ / سائے کے ساتھ ترے مین بھی نکل جاؤنگا

اوسنے پوچھونگا کسی پردہ مین احوال رقیب / زہر کے گھونٹ نگلتے ہی نگل جاؤنگا

دل لگاتا نہ کبھی دار فنا مین ہرگز / کیا خبر تھی مجھے آج آؤن گا کل جاؤنگا

اپنے سر کوئی بھی لیتا ہی پرائی آفت / طور آگاہ نہ تھا اس سے کہ جل جاؤنگا

جلوۂ یار ہی گو ہوش ربا ای ناصح / مین تجھے لے کے گرونگا تو سنبھل جاؤنگا

۶۴ قبر مین حسرت وارمان ہین غنیمت ای داغ / رفتہ رفتہ انہین پاؤن مین بہلجاؤنگا ۱۵

جہانمین کیا نہ ڈہونڈہا کیا پتا پایا
مزاج اونکا داغ اون کا پتا پایا

مزا کچہ تمنے اے موسیٰ نپایا
وہ پایا اس طرح گو یا نپایا

تری جانب ہی پہر جاتی خدائی
مگر کافر تجھے اتنا نپایا

چہپایا تہا تمہاری زلف نے دل
کہو ایمان سے پایا یا نپایا

خوشی ملتی تو کیا ملتی ازل مین
غنیمت ہی کہ غم تھوڑا نپایا

ملا مصر محبت مین جو ہمکو
زلیخا نے بھی وہ سودا نپایا

تری دست حنائی مین بہی ہی چور
کسی کو ہاتھ کا سچا نپایا

گہر کی آبرو ہی جوہری سے
پڑا پایا تو مول اچھا نپایا

خزان ہی خوب تہی پہر نشیمن
چمن مین ایک بہی تنکا نپایا

تصور مین مرے تیری کمر ہی
اوسے دنیا سے کچہ عنقا نپایا

ہم اوسکی بزم مین کہوئی گئی تہی
رقیبون نے ہمین پایا نپایا

اگرچہ قیس نے عشق و جنونکا
مزا پایا مگر ایسا نپایا

ہوئے جسد کسی تم رشک مسیحا
زمانے مین کوئی اچہا نپایا

قیامت کا کیا ہی اوسنے وعدہ
قیامت ہی اگر تنہا نپایا

۶۵ سفارش ہم تری کرتے پر اے داغ
کچھ اونکا تجھسے رخ اچہا نپایا ۱۱

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

کوئی فتنہ تا قیامت نہ پہر آشکار ہوتا
ترے دل پہ کاش ظالم مجہے اختیار ہوتا

جو تمہاری طرح تمسے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمہین منصفی سے کہدو تمہین اعتبار ہوتا

غم عشق مین مزہ تھا جو اسے سمجھ کے کھاتے
یہ وہ زہر ہے کہ آخر مئے خوشگوار ہوتا

یہ مزہ تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

نہ مزہ ہے دشمنی مین نہ ہے لطف دوستی مین
کوئی غیر غیر ہوتا کوئی یار یار ہوتا

ترے وعدے پر ستمگر ابھی اور صبر کرتے
اگر اپنی زندگی کا ہمین اعتبار ہوتا

یہ وہ درد دل نہین ہے کہ ہو چارہ ساز کوئی
اگر ایک بار مٹتا تو ہزار بار ہوتا

گئی ہوش تیری زاہد جو وہ چشم مست دیکھی
مجھے کیا الٹ نہ دیتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

مجھے مانتے سب ایسا کہ عدو بھی سجدہ کرتے
در یار کعبہ بنتا جو مرا مزار ہوتا

۶۶

تمہین ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل
یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا

۱۳

جلوہ دیکھا تری رعنائی کا
کیا کلیجہ ہے تماشائی کا

رہ گیا عرش سے آگے جا کر
ہائے عالم مری تنہائی کا

یون نہ ہو برق تجلی بیتاب
کھل گیا رنگ تماشائی کا

یاد آتا ہے وہ رسوا کر کے
رنج کرنا مری رسوائی کا

آئی شوخی مین کہا انسی تمکین
پڑ گیا صبر تمنائی کا

ای لب یار جلا دے دل کو
واسطہ اپنی مسیحائی کا

روز دیدار خدا خیر کرے
معرکہ ہے تری زیبائی کا

اب تصور سے بھی گھبراتا ہون
کیا مزہ ہے مجھے تنہائی کا

منہ سے بولے تو کہا آئینہ
کھیل کھیلے تو خود آرائی کا

ضعف نے دل کو تڑپنے نہ دیا
ہو گیا نام شکیبائی کا

لو نکی شہرت ہی ہٹی جاتی ہی — کیا ٹھکانا مری رسوائی کا

کیا تصور بہی نہ آنے دیگی — منہ تو دیکہو شب تنہائی کا

٦٧ — ۹

داغ کی قبر ستا کر بولے

یہ نشان تھا اوسی سودائی کا

خاطر سے یا لحاظ سے مین مان تو گیا — جھوٹی قسم سے آپکا ایمان تو گیا

دل لیکے مفت کہتے ہین کچھ کام کا نہین — اولٹی شکایتین ہوئین احسان تو گیا

ڈرتا ہون دیکھکر دل بی آرزو کو مین — سنسان گھر یہ کیون نہو مہمان تو گیا

کیا آئے راحت آئی جو کنج مزار مین — وہ ولولہ وہ شوق وہ ارمان تو گیا

دیکھا ہی بتکدے مین جو اے شیخ کچھ نپوچھ — ایمان کی تو یہ ہی کہ ایمان تو گیا

افشای راز عشق مین گو ذلتین ہوئین — لیکن اوسے جتا تو دیا جان تو گیا

گو نامہ بر سے خوش نہوا پر ہزار شکر — مجکو وہ میرے نام سے پہچان تو گیا

بزم عدو مین صورت پروانہ دل مرا — گو رشک سے جلا ترے قربان تو گیا

٦٨ — ۲۱

ہوش و حواس و تاب و توان داغ جا چکے

اب ہم بہی جانیوالے ہین سامان تو گیا

شکر کرتا ہون کہ شکوہ نہین لب پر آیا — دیکھ تو کون وہ اے داور محشر آیا

خواب مین بہی نہ کسی شب وہ ستمگر آیا — وعدہ ایسا کوئی جانے کہ مقرر آیا

مجھسے میکش کو کہان صبر کہان کی توبہ — لے لیا دوڑ کے جب سامنے ساغر آیا

ناوک یار کی واجب ہی تواضع اے دل — پہر بجائے کہین مہمان مرا گھر آیا

غیر کے روپ مین بہیجا ہی جلانیکو مرے — نامہ بر اونکا نیا بھیس بدل کر آیا

سخت جانی ہی مری جان بچکی لیتک
ایک جب کند ہوا دوسرا خنجر آیا

وہ سنا یا ہی کیے ایک کی سو سو مجکو
حرف مطلب مرے لب پر نہ مکرر آیا

مین وہ ہون تیز رو راہ محبت الخضر
سایہ میرا نہ کبھی میرے برابر آیا

میرے افسانے کو پورا انہوا روز جزا
ڈھل گیا دن تو یہ جانا کہ گہری بہر آیا

داغ تہا درد تہا غم تہا کہ الم تہا کچھ تہا
لے لیا عشق مین جو ہمکو میسر آیا

عشق تاثیر ہی کرتا ہی کہ اوس کافر کے
جب مرا حال سنا سنتے ہی جی بہر آیا

رشک کہتا ہی کہ قاصد کی بلا اونسے غرض
کہ مرے نام کا خط انکی بسطر آیا

شب وعدہ ہوا ایک جگہ مجکو قرار
صبح تک مین کبھی گہر مین کبھی باہر آیا

اسقدر شاد ہون گویا کہ ملی ہفت اقلیم
آئینہ ہاتہ مین آیا کہ سکندر آیا

اوسکے لکہے کو مٹا کر ہمین کچہ کہدیتے
کیا کرین سامنے اپنا نہ مقدر آیا

غیر نے آج کیا مہر و وفا کا دعوے
تمھین انصاف ہی کہدو تمھین باور آیا

رنج اتنا نہین میرا جسے لکہے کوئی
یہ مرے نامۂ اعمال مین کیونکر آیا

وصل مین ہاے وہ اترا کے مرا بول اوٹہنا
اے فلک دیکہہ تو یہ کون مرے گہر آیا

نالہ وہ نالہ مرا جس سے فلک کانپ گیا
خوف آیا نہین کیا اونکو مقرر آیا

راہ مین وعدہ کرین جاؤ نہین گہر بیٹہے تو کہین
کون ہی جسنے بلایا اسے کیونکر آیا

۶۹

داغ کے نام سے نفرت ہی وہ جلجاتے ہین
ذکر کمبخت کا آئے کو تو اکثر آیا

۱۷

ہجر مین عیش گذشتہ جو مجھے یاد آیا
داد بیداد کو ہنگامۂ فریاد آیا

کبھی مسجد مین جو وہ شوخ پریزاد آیا
پہر نہ اللہ کے بندونکو خدا یاد آیا

تھم ذرا اور نہ گرا ٹوٹ کے یہ خانہ خراب
گنبد چرخ اب ای شورش فریاد آیا

کسکے آئینہ تصور ہی کہ ہر دم ہر وقت
ہی ترا تکیہ کلام اسے دل ناشاد آیا

جلوہ گر کعبہ دلمین ہی وہ بت ای زاہد
کہہ کے لبیک یہان عشق خداداد آیا

اپنے سر کی مرے لاشے نے بلائین لے لین
دست قاتل کا جو انداز مجھے یاد آیا

چھوٹ کر کنج قفس سے بھی یہ کھٹکا نہ گیا
جب صبا آئی تو جانا وہی صیاد آیا

یہ وہ گھر ہی کہ خوشی کا تو بیان کیا مذکور
غم بھی آیا مرے دلمین تو بہت شاد آیا

سخت جان کوئی تھا اہل ہوس مین یارب
ٹوٹ کر بھی نہ اوس پر خنجر جلاد آیا

آتش غم نے جلایا ہے سراپا ایسا
پھرے سائے مین نہ میرا کبھی ہمزاد آیا

غیر جب ذبح ہوا تجکو مری سر کی قسم
کچھ مزا بھی تجھے اے خنجر فولاد آیا

عشر کیا شی ہی فقط چار پہر کا جھگڑا
دیکھنا پھر مین سو عالم ایجاد آیا

رات بھر شور رہا ہی تری ہمسائے مین
کسکے ارمان بھرے دلکو خدا یاد آیا

پہلے ہی میری رگ جان مین لگا یا نشتر
یہی آنکھون پہ مگر باندہ کے فصاد آیا

دھجیان اوسکی فرشتون نے اوڑائین کیا کیا
ہاتھ اونکے جو مرا دامن فریاد آیا

عارض آئینہ جبین آئینہ رخ آئینہ
اپنا منہ دیکھنے آگے تری بہزاد آیا

۷۰

داغ کو تمنے بھلایا ہی کچھہ ایسا دل سے
وہ تو کیا شعر بھی اوسکا نہ کبھی یاد آیا

۱۹

کونسا طائر گم گشتہ اسے یاد آیا
دیکھتا بھالتا ہر شاخ کو صیاد آیا

میرے قابو مین نہ پہرون دل ناشاد آیا
وہ مرا بھولنے والا جو مجھے یاد آیا

کوئی بھولا ہوا انداز ستم یاد آیا
کہ تبسم تجھے ظالم دم بیداد آیا

لائے ہین لوگ جنازہ کیطرح محشر مین کس مصیبت سے ترا کشتۂ بیداد آیا
اوسکے جلوونکو غرض کون و مکان سے کیا تھی داد لینے کے لیے حسن خداداد آیا
بیستون سے یہی آواز چلی آتی ہے جو گیا تو نے وہ آگے تری فرہاد آیا
دل ویران سے رقیبون نے مرادین پائین کام کس کس کے مرا خرمن برباد آیا
عشق کے آتے ہی منہ پر مرے پھولی ہے بسنت ہو گیا زرد یہ شاگرد جب اوستاد آیا
ہو گیا فرض مجھے شوق کا دفتر لکھنا جب مرے ہاتھ کوئی خامۂ فولاد آیا
عید ہے قتل مرا اہل تماشا کے لیے سب گلے ملنے لگے جبکہ وہ جلاد آیا
چین کرتے ہین وہان رنج اوٹھانیوالے کام عقبےٰ مین ہمارا دل ناشاد آیا
دی موذن نے شب وصل اذان پچھلی رات ہائے کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا
میری نالے نے سنائی ہے کھری کس کس کو منہ فرشتون پہ یہ گستاخ یہ آزاد آیا
غم جاوید نے دی مجھکو مبارکبادی جب سنا یہ کہ اونہین شیوۂ بیداد آیا
مین تمنائے شہادت کا مزا بھول گیا آج اس شوق سے ارمان سے جلاد آیا
جذب وحشت ترے قربان ترا کیا کہنا کھنچکے رگ رگ مین مرے نشتر فصاد آیا
شادیانہ جو دیا نالۂ و شیون نے دیا جب ملاقات کو ناشاد کی ناشاد آیا
لیجیے سنیے اب افسانۂ فرقت مجھسے آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا

۱۷
آپکی بزم مین سب کچھ ہے مگر داغ نہین
ہمکو وہ خانہ خراب آج بہت یاد آیا
۱۷

اسقدر ناز ہے کیون آپکو یکتائی کا دوسرا نام ہے وہ بھی مری تنہائی کا
کیا چھپے راز الٰہی دل شیدائی کا عرصۂ حشر تو بازار ہے رسوائی کا

جان لیجائیگا آنا شب تنہائی کا
کون اب روکنے والا ہو مری آئی کا

خوگر رنج و بلا حشر کردن کیا خوش ہون
گر وصال آج ہوا ہو شب تنہائی کا

زندہ ہو نام شہادت کا اوسیکو دم سے
تیرے کشتے نے کیا کام مسیحائی کا

ہر گلی کوچے مین پامال اسے ہو جانا
دل ہو یا نقش قدم ہو کسی ہرجائی کا

اس ادا سے نہ شمشیر تہ بنا ای دل
گر گمان تیری تپش پر ہو شکیبائی کا

فتنے بھی ساتھ لیے اوٹھتی ہین جب اوٹھتی ہین
کیا سلیقہ ہے تمہین انجمن آرائی کا

وہ یہ کہتے ہین مرا صبر پڑے گا تجہپر
اب مجھے رنج نہین اپنی شکیبائی کا

کیا غرض ہو مری تقدیر کو تجھسے پوچھو
آبرو کا ہے طلبگار کہ رسوائی کا

وان شب وعدہ ملی پاؤنمین مہندی اونے
یان کلیجا کوئی ملتا ہو تمنائی کا

رات بھر شمع رہی سحر مین وہ بھی خاموش
ملتجی تھا تری تصویر سے گویائی کا

سر مرا کاٹ کے دہلیز پہ اپنی رکھدو
شوق باقی ہو ابھی ناصیہ فرسائی کا

یون نہ مقبول ہوا ہوگا کسی کا سجدہ
بت کو ارمان رہا میری جبین سائی کا

ہو گیا پر تو رخسار سے کچھ اور ہی رنگ
مینے منہ چوم لیا اوسکے تماشائی کا

تھم گئے جم گئے آنکھونمین لہو کے قطرے
خون ظاہر ہو مری صبر و شکیبائی کا

۷۲

بنگیا داغ جگر مہر قیامت ای داغ
پر ابھی رنگ وہی ہو شب تنہائی کا

۹

ذرا وصل پر ہو اشارا تمہارا
ابھی فیصلہ ہے ہمارا تمہارا

بتو دین و دنیا مین کافی ہے مجھکو
خدا کا بھروسہ سہارا تمہارا

اون آنکھونکی آنکھونسے لونمین بلائین
میسر ہے جنکو نظارا تمہارا

محبت کے دعوے ملے خاک میں سب — وہ کہتے ہیں کیا ہی اجارا تمہارا
رکاوٹ نہ ہوتی تو دل ایک ہوتا — تمہارا ہمارا ہمارا تمہارا
برائی جو کی تم نے غیروں کی ہم سے — ہوا حال سب آشکارا تمہارا
نکل کر مرے گھر سے یہ جان لو تم — نہ ہوگا کسی گھر گذارا تمہارا
سنا ہے کسی اور کو چاہتا ہے — وہ دشمن ہمارا وہ پیارا تمہارا

۷۳ کرینگے سفارش ہم اے داغ اونسے
اگر ذکر آیا دوبارا تمہارا ۹

کیا کہوں تیری تغافل نے جلایا کیا کیا — اس ادا نے کیا کیا اور اس ادا نے کیا کیا
بوسہ لیکر جان ڈالی غیر کی تصویر میں — یہ اثر تیرے لب معجز نما نے کیا کیا
یاں جگر پر چل گئیں چھریاں کسی مشتاق کے — واں خبر یہ بھی نہیں ناز و ادا نے کیا کیا
میری ماتم سے مرے قاتل کو ناخوش کر دیا — کیا کیا افسوس یہ اہل عزا نے کیا کیا
حشر میں پھرتے ہیں خوش خوش کیا وہ آئے ہو — اور کہتے ہیں مرا روز جزا نے کیا کیا
چاہ کر ہم تو حسینوں کو مزے لوٹا کیے — پند گو تیرے دل بے مدعا نے کیا کیا
رائگاں جاتی نہیں محنت کسی کی ہمنشین — ہم دکھا دینگے ہماری التجا نے کیا کیا
مار ڈالا آپ اپنی رنج فرقت میں مجھے — اور پھر کہتا ہے ظالم یہ خدا نے کیا کیا

۷۴ سنتی ہیں ای داغ ہم اوس بت سے بگڑا ہی نصیب
غیب سے سامان دیکھو تو خدا نے کیا کیا ۱۵

چاہتا ہے کب مرنا کوئی سخت جان اپنا — تجھکو چاہیے قاتل اول امتحان اپنا
جب یقین عشق آیا پھر وہ بت کہاں اپنا — آ گئے غضب میں ہم دیکھو امتحان اپنا

لاکھ آفتیں آئین لاکھ حسرتین جائین
اک ترے نمونے سی بہر گیا مکان اپنا

غیر خوش ہی ہم ناخوش کاش مدعی ہوتا
ایک آسمان اوسکا ایک آسمان اپنا

بچ رہیگا کوئی تو برق و باد و باران سے
ہر درخت پر باندھا ہمنے آشیان اپنا

وہم ہی ہے ہمکو ہو گئی خطا ہم سے
بس کہا ئیے قسمین تہا غلط گمان اپنا

دلمین جسقدر رہی درد اوسکو کیا یقین آئے
داغ بے نمود اپنا زخم بے نشان اپنا

ہو دوست اور ایسا دوست ایکدم مین مرجاے
دل غریق رحمت ہو تہا مزاجدان اپنا

کر دیا مجھے بیخود شوق سجدہ نی کیسا
یہ نہین خبر یہ ہی سنگ آستان اپنا

دوستی کے پردے مین کون دشمنی کرتا
اوسکی مہربانی ہی جو ہی مہربان اپنا

لوگ ماجرای غم پوچھنے کو آتے ہین
بیسبب وہ میرے در پر کوئی پاسبان اپنا

وان برائی سے بھی اب تذکرہ نہین آتا
ذکر خیر رہتا تہا رات دن جہان اپنا

ہای میرے قاتل کو مفت کی ہو بدنامی
کام کر گئی ہوتی مرگ ناگہان اپنا

ہم ستم رسیدو نکو زندگی مصیبت ہے
حضر پر یہ دہرا احسان عمر جاودان اپنا

۷۵ دہوم صبح محشر کی داغ سنتے آئی ہین
پر نہین کچھ اندیشہ خواب ہی گران اپنا ۱۳

دوست دشمن کو تری ناز نے اکثر مارا
ایک ہی وار مین دونون کو برابر مارا

پاس آنے ندیا آہ شرر افشان نے
دور سے پھینک کے جلاد نے خنجر مارا

طائر نامہ بر اپنا تو ہوا ای تقدیر
آج سنتا ہون کوئی اوسنے کبوتر مارا

ای محبت دل آشفتہ کا سودا دیکھا
اوسکی زلفون سی لیا اور ہمی سر مارا

قلزم عشق مین ہی گوہر مقصود دلا
تو نے غوطہ نہ کبھی اسمین شناور مارا

پہ ستم ظرفہ ستم ہی کہ ترا پتا ہی رکھا
جان سی تونے کسیکو نہ ستمگر مارا

چشم کافر کی رہی بحث لب جانان سے
کہ مرے مردے کو سو بار جلا کر مارا

ستم چرخ نے مارا ہی یہ ظاہر ہو جائی
اسلیے اوڑ کے مری خاک نے چکر مارا

آسمان سی تری کوچہ مین بہت دور ہوئے
نہ ہٹے ایک قدم ہمنے جو لنگر مارا

مارنا دل کا سمجھتا ہون جہاد اکبر
وہی غازی ہی بڑا جسنے یہ کافر مارا

سخت جانی سی یقین تہا نہ مری مرنیکا
ہوت سی پوچہتے ہین وہ اسی کیونکر مارا

رہگئی قتل گہ عام مین عزت میری
آج قاتل نے مجھے لاکھ مین چنکر مارا

۷۶ مدعی کوئی بہی میدان سخن مین نہ رہا
تونے کیا معرکہ ای داغ سخنور مارا ۱۷

راز دل کوئی کہین لاکہ مین کیونکر اپنا
داور حشر جدا چاہیے محشر اپنا

خط مین لکہا ہی جو حال دل مضطر اپنا
وان بھٹکتا ہی پہرا ہا ہی کبوتر اپنا

توبہ کے بعد بہی خالی نہین دیکھا جاتا
دور رہتا ہی بہرا شیشہ و ساغر اپنا

ہمتو برباد ہوی عشق مین ابہی ہاتہون
کوئی بدخواہ نہین اپنی سی بڑہکر اپنا

عشق کا لطف تو جب ہی کہ مجہی ڈہونڈلین
زندگی اپنی خضر بخت سکندر اپنا

گو مری شکل سی نفرت ہی مگر پہر خبر
آدمی تجہتے رہتے ہین وہ اکثر اپنا

وہ ہمین تہی کہ تری جور سے گہبراتی تہے
وہ ہمین ہین کہ تقاضا ہی برابر اپنا

دہوم ہی کوچۂ قاتل مین قیامت آئی
فیصلہ ہم بہی کیے لیتے ہین چلکر اپنا

روز جاتا ہون نئی روپ سے اوسکی در پر
روز کہتا ہون نیا نام بدل کر اپنا

ہم کسی کام مین تقدیر کی قائل ہی نتہی
کچھ نہ بن آئی تو کہتے ہین مقدر اپنا

قتل پر میرے فرشتے بھی گواہی کر دیں
دیدیا کاتب اعمال کو محضر اپنا

ہم فقیروں کو کہاں چین کہ وہ کہتے ہیں
میرے در پر سے اوٹھا لیجیے بستر اپنا

داغ اوسکا الم اوسکا غم ہجران اوسکا
سینہ اپنا جگر اپنا دل مضطر اپنا

کم نہ تھی شوخی رفتار سے بیتابی شوق
راہ مین پاؤن پڑا اون کے برابر اپنا

موی کاکل سے تو کمزور ہی بانہ نہیں
چھین لیتا ہون ابھی مین دل مضطر اپنا

سخت جان ہونگا تو مشکل سے گلا کٹتا ہے
پہلے پتھر پہ لگا لیجیے خنجر اپنا

۷۷

وہ زمانہ بھی تمہین یاد ہے تم کہتے تھے
دوست دنیا مین نہین داغ سے بہتر اپنا

۱۵

کچھ سعی سے اقبال میسر نہین ہوتا
دنیا مین مزا عشق سے بہتر نہین ہوتا
کیا کوئی زمانے مین ستمگر نہین ہوتا
ہے حوصلۂ مشق جفا اوسکو الٰہی
بیداد تری دیکھکے یہ حال ہوا ہے
رہتا ہے شب و روز بغل ہی مین دل اپنا
ہم چھیڑ سے کہدیتے ہین کتنی ہوئے اونکو
مین صبر نکرتا کہ مرے حق مین الٰہی
کیا ہم نہین جاتا قلق ہجر سے کوئی
رہزن ہی سے ہم پوچھتے ہین راہ محبت
ہم شکوۂ بیداد کہین ہول بجا ہین

ہر آئینہ گر داغ سکندر نہین ہوتا
یہ ذائقہ وہ ہے کہ میسر نہین ہوتا
ہوتا ہے مگر تیرے برابر نہین ہوتا
پر کوئی گنہگار مقرر نہین ہوتا
عاشق کوئی دنیا مین کسی پر نہین ہوتا
تم ہوتے ہو جب پاس تو اکثر نہین ہوتا
ملتے ہین بہت ہاتھ جو خنجر نہین ہوتا
بہتر یہی ہوتا ہے کہ بہتر نہین ہوتا
باور نہین آتا تمہین باور نہین ہوتا
جب ہمکو میسر کوئی رہبر نہین ہوتا
دنیا مین بپا فتنۂ محشر نہین ہوتا

تم کہتے ہو معشوق اطاعت نہیں کرتے
عاشق ہی تو معشوق کا نوکر نہیں ہوتا

ہم جانتے ہیں آئی ہیں ماتم کو فرشتے
جس بزم میں شغل مے و ساغر نہیں ہوتا

عادت ہی عجب چیز بری ہو کہ بہلی ہو
مرتا ہوں جو بیچین گہڑی بہر نہیں ہوتا

۷۸
ای داغ نہ دے جان محبت میں کہ نادان
پہر زندہ جہان میں کوئی مرکر نہیں ہوتا
۱۴

راہبر بنکر یہ الفت میں ہی رہزن بنگیا
دل لگی کی یہ دوستی ہمسے کہ دشمن بنگیا

ہو کے نازان اپنی صورت پر ہوا ہی خود پرست
وہ بت کافر صنم بنکر برہمن بنگیا

شبکو جلتا چہوڑ آئی تہی دل اوسکو چشم تر
وہ بہی قسمت سی چراغ راہ دشمن بنگیا

رہروان معرفت کا وان سیا جاتا ہی منہ
جادۂ راہ حقیقت تار سوزن بنگیا

کیا فروغ حسن ہے وہ شبکو ہمسائے مین تہے
خانۂ تاریک میرا دشت ایمن بنگیا

ہی نزاکت مانع جنبش لب جان بخش کو
کام تیرا خوب چشم سامری فن بنگیا

رہ سکی ثابت نہ جوش حسن سے اوسکی نقاب
چاک چاک ایسا ہوا پردہ کہ چلمن بنگیا

کشت دلمین دیکہہ تخم عشق کی بالیدگی
ہمتو قائل اوسکی ہین جو دانہ خرمن بنگیا

میری مرنے سے کیا ظالم نے گو سامان عیش
پر لب مطرب پہ آکر نغمہ شیون بنگیا

ہاتھ اپنا چارہ گر اسکو لگا سکتا نہین
دامن زخم جگر مریم کا دامن بنگیا

ہاتھ ڈالا تہے گلے مین اونکی مینے خواب مین
کیا نزاکت ہی نشان طوق گردن بنگیا

ناتوان ایسا کیا ہی خوف نے صیاد کے
واسطے میرے رگ گل کا نشیمن بنگیا

گل کہلاتا ہی خزانمین بہی ہرا دست جنون
جب چہلی زخم کہن اک تازہ گلشن بنگیا

۷۹
مست ہی گل تک کو مینے نہیں [illegible] اے داغ
داغ می دامن سے دہو کر پاک دامن بنگیا
۸

مزا عشق کا ہی پُر افسوس رہنا — ہماری تمنا ہی مایوس رہنا
یہ قید محبت اک آزادگی ہی — مگر کوئی جانی ہی محبوس رہنا
یہ سیکھا ہی تو اشک غماز کس سے — مری آنکھ مین مثل جاسوس رہنا
کیا ہی رقیبون نے سامان عشرت — خبردار ای چرخ منحوس رہنا
خوشا وہ زمانہ کہ تھا دل کا شیوہ — نہ مایوس رہنا نہ مانوس رہنا
اولٹ دی ہی ذرا روی روشن سے پردہ — یہ کیا شمع سان زیر فانوس رہنا
وہ محشر خرام آئیگا سوی گلشن — الگ سب اوس سے ای کبک و طاوس رہنا

۸۰ محبت مین یون داغ عزت رہیگی ۱۱۳
کہ تم دشمن ننگ و ناموس رہنا

کیا ہو سکے مقابلہ مژگان یار کا — دل ایک ہاتھ کا ہی جگر ایک وار کا
انداز کچھ بتانے لگا جور یار کا — اب لطف دیکھنا ستم روزگار کا
پوچھے کوئی مزاج تو اللہ ری غرور — کہتے نہین وہ شکر ہی پروردگار کا
ہوگا نشان مہر و محبت نہین کہین — ڈھونڈھو چراغ لیکے ہماری مزار کا
رہتی تھی اوسکی یاد وہ راتین کہ گنتین ہر — اب مجکو انتظار ہی اوس انتظار کا
توبہ جو پینے کی نکل آیا ذرا سا منہ — وہ رنگ روپ ہی نہین صبح بہار کا
ہین بدگمان اوس سے زیادہ خدا کی شان — ہی اعتبار اوسکو مری اعتبار کا
اوٹھنا ہی تیری بزم سے دشوار تھا مجھے — اوسپر سنبھالنا دل بی اختیار کا
فرقت مین ہمنے اپنی تسلی کیواسطے — رکھا ہی نام شوخ دل بیقرار کا
ٹکڑی کرون زبان شکایت کی تو سہی — کیا حال ہی کسی نگہ شرمسار کا

ای چشم یار دیکھ تغافل سے باز آ — دل ٹوٹ جائیگا کسی امیدوار کا
عاشق کی مشت خاک پریشان نہو کہیں — اوسمین جو میل ہو تری دل کے غبار کا

(۸۱) (۱۰)
غش کہا کہ داغ یار کے قدمونپہ گر پڑا
بیہوش نے بھی کام کیا ہوشیار کا

لطف آرام کا نہین ملتا — آدمی کام کا نہین ملتا
کیسے حاضر جواب ہو کہ جواب — میرے پیغام کا نہین ملتا
اوسنے جب شام کا کیا وعدہ — پھر پتا شام کا نہین ملتا
جستجو مین بہت ہے وہ کافر — بھید اسلام کا نہین ملتا
لگ گیا مین تمہین وگرنہ غلام — کوئی بیدام کا نہین ملتا
چرخ پر جاکے عرض حال کرون — رستہ اس بام کا نہین ملتا
نہ ملے رنگ رنگ مین جب تک — دل می آشام کا نہین ملتا
ظرف ہمشکل ہے دل پر خون — جوڑ اس جام کا نہین ملتا
تلخی رشک کیا گوارا ہو — زہر بھی کام کا نہین ملتا

(۸۲) (۱۵)
داغ کی ضد سے ہے تلاش اونہین
کوئی اس نام کا نہین ملتا

جبتک کسیکی چاہ نہ تھی کیا سرور تھا — میرا ہی دل بغل مین مری رشک حور تھا
یان امتحان برق تجلی ضرور تھا — کیا مین نہ تھا اس آگ مین جلنیکو طور تھا
واعظ تری لحاظ سے ہم سنکے پی گئے — کیا ذکر ناگوار شراب طہور تھا
کیون نا امید عفو ہون کیا یہ سنیگا وہ — اسکا نہ بخشنا ہی کہ رحمت سے دور تھا

ہون خوشنما خراش دل ای پنجہ جنون
مرجاؤ نہین تو یہ نہ کہین بے شعور تہا

ہم بوسہ لیکے اونسے عجب چال کر گئے
یون سنجہوا لیا کہ یہ پہلا قصور تہا

رکہا جو تشنہ لب مجہی ساقی نی سیر تہی
جسکو نظر لگی وہی پیمانہ چور تہا

کیون تو نے چشم لطف سی دیکہا غضب کیا
قربان اوس نگاہ کے جسمین غرور تہا

پاس ادب سی رہ گئی فریاد کچہہ ادہر
مین کیا کہون کہ عرش برین کتنی دور تہا

شکوہ جو تم نہ آئے تو پہونچی کہان کہان
کیا طبع بدگمان کو ہمارے عبور تہا

کرنی پڑین فراق مین بیمار داریان
ہاتہو نمین ساری رات دل ناصبور تہا

دیکہا سلف سی آجتک انصاف عشق کا
تقصیروار تہا وہی جو بے قصور تہا

جو مر گیا ترا رخ پر نور دیکہکر
دیکہا تو آنکہ مین اوسی مردیکی نور تہا

احمد کے غم مین دیدہ و دل کیون نہو تباہ
دل کا سرور تہا مری آنکہونکا نور تہا

٨٣
ای داغ صدمہ غم ہجران بجا درست
یہ سب سہی مگر تمہین جینا ضرور تہا
١١

نہوا پر نہوا شوق کا دفتر پورا
ایک ہی دن مین ہے قصہ محشر پورا

مجہکو دم بہر کی بہی فرصت نملی رونا ہے
ورنہ گہڑیال ٹہہرتا ہی گہڑی بہر پورا

تہک گئی ہاتہ مگر کثرت مطلب ہے وہی
فکر ہی مجہکو خط شوق ہو کیونکر پورا

اپنے حصے کی بچا لیتی ہین دینیوالے
نہ بہرا ساقی کم ظرف نے ساغر پورا

ایک ہی آن مین قاتل نی کیا قتل جہان
حلق آیا نہ کسیکا تہہ خنجر پورا

نہ یہ دل ہی نہ یہ جرأت نہ یہ انداز بیان
نامہ بر حال کہے یار سے کیونکر پورا

گو تری زلف پریشان سے پریشان ہے سوا
ابہی آشفتہ ہوا کب دل مضطر پورا

نہ کیا نیم اشارے سے مرا کام تمام
غمزۂ یار لگاتی نہیں خنجر پورا

اوسکی رفتار نے کی اور قیامت برپا
اوٹھنے پایا ہی نہ تھا فتنۂ محشر پورا

قصد تبخانہ کیا ہے جو خدا ہو نگاہ دے
ہو گیا کام ہوا خیر سے اکثر پورا

۸۴

ختم ہے شوخی الفاظ و تلاش مضمون
ہے تو یوں داغ سخنور ہے سخنور پورا

۱۱

اوس بت کو جب خیال ستم ہو کے رہ گیا
میں مضطرب خدا کی قسم ہو کے رہ گیا

نکلی پیامبر کی زبان سے نہ کوئی بات
کمبخت اوسکے سامنے سم ہو کے رہ گیا

بدلے جو تیور اوسکے شب وصل کیا کہوں
اظہار شکوۂ شب غم ہو کے رہ گیا

ای چارہ گر جگر کی کسک کسطرح مٹی
گو درد کم ہوا ہی تو کم ہو کے رہ گیا

ضرب المثل جہاں میں وہ دل ہے مٹا ہوا
جو پائمال زیر قدم ہو کے رہ گیا

جانا اوسکو میں نے یہ پورا ہی آشنا
ہو تیر میرے دل سے بہم ہو کے رہ گیا

واعظ سے ہم سے بحث رہی گو ہزار میں
ذکر بہشت و خلد ارم ہو کے رہ گیا

پورا ہوا نہ ایک بھی اس دل کا مدعا
فرسودہ لاکھ بار قلم ہو کے رہ گیا

غالب ہوئی جو شوق پہ تاثیر جذب دل
قاصد رہا نہ چار قدم ہو کے رہ گیا

دل نے تری گلی سے نہ اوٹھنے دیا مجھے
سو بار قصد دیر و حرم ہو کے رہ گیا

۸۵

ای داغ ہم نہ دیکھ سکے روز حشر کچھ
سر خجالت گناہ سے خم ہو کے رہ گیا

۱۱

کوئی کلمہ بھی مرے منہ سے نکلنے نہ دیا
وہ لٹا یا ہے مجھے قاتل نے سنبھلنے نہ دیا

نفس سرد کی تاثیر شب غم دیکھو
شمع کو تا بسحر بیٹھے پگھلنے نہ دیا

بدگمان تہا کہ تپ ہجر نہ کم ہو جائے
اوسنے کافور مری لاش پہ ملنے ندیا

اس جفا پر یہ وفا ہے کہ تمہارا شکوہ
دلمین رہنے ندیا منہ سے نکلنے ندیا

شوق نے راہ محبت مین ابہارا لیکن
ضعف نے ایک بہی گرتی کو سنبہلنے ندیا

عقل کہتی تہی نہ لکھہ دفتر مطلب اوسکو
شوق نے ایک بہی مضمون بدلنے ندیا

اے شب ہجر ترا خلق پہ احسان ہوگا
حشر کے دنکو اگر تو نے نکلنے ندیا

بدگمانی نے نہ چہوڑا اوسے تنہا چہوڑون
اپنے قاصد کو الگ راہ مین چلنے ندیا

کسی صورت نہ بچا عشق کی رسوائی سے
کہ مجہے نام بہی غیرت نے بدلنے ندیا

چہین لیتا اوسی ہین حشر کے دن ضد کر کر
کیا کرون مجکو فرشتون نے مچلنے ندیا

۸۶ بزم اغیار مین اوس شوخ نے عیاری سے
کیا ہی اعجاز کیا داغ کو چلنے ندیا ۱۱

دم عشق مین گیا دل مجبور رہگیا
صدمہ کسی سے اوٹہ سکا کوئی سہگیا

شکوہ جو گہر مین غیر کے وہ رشک سے گیا
مین کیا بتاؤن کون مرے دل سے کہگیا

مجہہ سخت جان کو ناز کہ یہ جور سہگیا
قاتل کو یہ گلا کہ مرا ہاتھہ رہگیا

ہم اوسکی بزم ناز مین اس حال سے گئے
گویا فقیر دیکہنے دربار شہ گیا

اوٹہتے نہین ہین ضرب محبت بہار سے
رستم وہی ہے مرد جو یہ درد سہگیا

قاتل کی آتی آتی سب آلسیمین کٹ مرے
دریا لہو کا خنجر غیرت سے بہگیا

غم نے تڑپ کے نچوڑ لیا قطرہ قطرہ خون
تہوڑا سا درد دلمین کھٹکنے کو رہگیا

بوسہ ندو اوٹہاؤ تو عارض سے اپنی لطف
کیا چاندنی کا لطف ہے جب چاند گہنگیا

ہنگام ضبط سینے مین سو گردشین اوٹہین
اچہا رہا وہ اشک جو آنکہہ سے بہگیا

کیا حشر مین وہ دولت دیدار سے ہو شاد
دنیا مین جو وصال سے محروم رہگیا

۸۷
جی جائے موت آئے جو کمبخت داغ کو
سچ تو یہ ہی کہ تمسے کوئی جھوٹ کہگیا
۱۱

کھینچا غم فرقت کا دل تونے عذاب ایسا
ہم تجھکو نہ سمجھے تھے ای خانہ خراب ایسا

نیند آتی نظر آتی تا حشر نہین ہمکو
دیکھا ہی پریشان سا کچھ زلف کا خواب ایسا

جو عرض تمنا پر ظالم نے کہا مجھسے
ابتک نہ ملا ہوگا سائل کو جواب ایسا

تن تنکے جو چلتا ہی وہ شوخ کمان ابرو
ایک ایک سے کہتا ہی ہوتا ہی شباب ایسا

نومید کرم ہو کر ہم توبہ کرین مے سے
دوزخ مین پڑے زاہد لطف ثواب ایسا

پوچھا تہا محبت مین ہوتا ہی قلق کیسا
قسمت نے کہا دیکھ ای خانہ خراب ایسا

قسمت نے مری پایا جو رنج محبت مین
دوزخ کے بھی حصے مین آیا نہ عذاب ایسا

مرنے بھی نہین دیتے جینے بھی نہین دیتے
احسان ترحم وہ انداز عتاب ایسا

مین شوق مین بیخود ہون وہ غیر سے کہتے ہین
کر دیتی ہی انسان کو بدمست شراب ایسا

جب خواب مین آتی ہو منہ مجھسے چھپاتے ہو
مشتاق سے شرم ایسی عاشق سے حجاب ایسا

۸۸
ای حضرت داغ اوسکو غیروں سے غرض کیا ہی
وہ اور یہ رسوائی سمجھین نہ جناب ایسا
۱۷

ہمین زمانے مین بدنام تیری خو نے کیا
دل فریفتہ جو کچھ کیا سو تو نے کیا

ستم کیا تو مری دل کی آرزو نے کیا
مجال ہی یہ کہون تجھسے جو کہ تو نے کیا

حنا کو رنگ نے مشہور گل کو بو نے کیا
جہان مین شہرہ تمہارا رخ نکو نے کیا

شباوسکی بزم مین لوائی غیر سے تعظیم
بڑا سلوک ہمیں سے اوٹھ کے عدو نے کیا

رقیب اسکی بھی قابل نہین خدا کی قسم | اگر ستم بھی کیا تو بھی لطف تونے کیا
وہ عرض وصل سے رکھتے ہین ہاتھ کانون پر | اثر یہ خوب مری طرز گفتگو نے کیا
گیا رقیب کے گھر بارہا شب وعدہ | بہت ذلیل مجھے تیری جستجو نے کیا
غرور کیون نہو جب دل سی چیز ہاتھ لگی | تباہ داغ تری زلف مشکبو نے کیا
اوٹھیگی گردن قاتل نہ بار خون سے کبھی | ستم شعار کو ناز کس مرے لہو نے کیا
سوال وصل پہ اقرار کیا کیا ظالم | دماغ ہمسے کیا یا مزاج تونے کیا
جگر کے ٹکڑے ملادے تو بخیہ گر جانون | اگرچہ جیب کو ثابت ترے رفو نے کیا
وہ آج ناز سے لائے تھے خنجر فولاد | اوسے بھی موم مری سختی گلو نے کیا
اوسیکو گردش دوران سمجھ گئے میکش | جو دور شیشہ و پیمانہ و سبو نے کیا
فرشتہ بنکے نہ اوڑجائے عرش پر زاہد | اوسے جو خاک سے پاک اسقدر وضو نے کیا
جفا کشی کا مزہ مجھکو ہان اب آئیگا | کہ آسمان کو اپنا شریک تونے کیا
ہمارے دوست کی ہے پھر یہ مہربانی ہے | ہمارے واسطے جو کچھ ہر اک عدو نے کیا

۸۹ کھلا ہین اونسے تو وہ اور داغ مجھسے رکے ۱۱
خفا تو اونکو مری شرح آرزو نے کیا

کعبے کی سمت جاکے مرا دھیان پھر گیا | اوس بت کو دیکھتے ہی بس ایمان پھر گیا
تو وعدہ کرکے مجھسے مری جان پھر گیا | حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا
اوٹھا ہوا اسنے پھیر دیا تب یار کو | افسوس ہے کہ راہ سے مہمان پھر گیا
محشر مین داد خواہ جو اپنا نہ تو ہوا | تو جان لے یہ ہاتھ سے میدان پھر گیا
چھپکر کہان گئے تھے وہ شکوہ کے پھیر گھر | سو بار اونکا آکے نگہبان پھر گیا

تھی گردش مژہ بھی ترے تیر کی شریک
برمے کیطرح سینے مین پیکان پھر گیا

رونق کچھ آگئی جو پسینے سے موت کو
پانی ترے مریض پہ اک آن پھر گیا

دیکھا اوسے جو دور سے اوڑ کر مرا غبار
اوس شوخ شہسوار کی چوگان پھر گیا

گریہ نے ایکدم مین بنادی وہ گھر کی شکل
میری نظر مین صاف بیابان پھر گیا

قاتل نے وقت ذبح لیا جب خدا کا نام
خنجر ہمارے حلق پہ آسان پھر گیا

۹۰

لاۓ تھے کوۓ یار سے ہم داغ کو ابھی
لو اوسکی موت آئی وہ نادان پھر گیا

۱۱

وہ رسوائی سے ڈر جاۓ تو اچھا
برائی کام کر جاۓ تو اچھا

کہا ظالم نے میرا حال سنکر
وہ اس جینے سے مرجاۓ تو اچھا

خدا جانے کرے کیا جاکے قاصد
دل اوس سے پیشتر جاۓ تو اچھا

غضب ہے انتظار وعدۂ حشر
یہین کھٹکا مگر جاۓ تو اچھا

مبارک خضر کو ہو عمر جاوید
یہ تھوڑیسی گذر جاۓ تو اچھا

مسیحائی ہوا قاتل کا شیوہ
عدم تک یہ خبر جاۓ تو اچھا

کہا قاصد کو اونسے دیکے دشنام
سبک ہو کر اگر جاۓ تو اچھا

عدم مین کیا ہونگے صاحب درد
ہمارا چارہ گر جاۓ تو اچھا

رقیبونکا تری محفل مین کیا کام
جہنم ان سے بھر جاۓ تو اچھا

نگاہ یار دل کو لوٹتی ہے
یہ مہمان اپنے گھر جاۓ تو اچھا

۹۱

وہ تکلیف عبادت کیون کرین داغ
مری اونکو خبر جاۓ تو اچھا

۱۱

کوئی آگے نکل نہین سکتا
تجھسے فتنہ بھی چل نہین سکتا

زور قسمت سے چل نہین سکتا
دل سنبھالے سنبھل نہین سکتا

ہی وہ افسردہ میری شمع فراق
جس سے پروانہ جل نہین سکتا

آسمان دوست ہوگیا تیرا
اب زمانہ بدل نہین سکتا

ضعف کی لاکھ لاکھ احسان ہین
کف افسوس مل نہین سکتا

تم تو سو بار مان جاؤگے
دل ہمارا بہل نہین سکتا

ہم تو اوس مدعا کی قائل ہین
جو زبان سے نکل نہین سکتا

موت کیون آ کی پھر گئی شب غم
وقت آیا تو ٹل نہین سکتا

غم جو کھایا ہی کیا کہون تجھسے
مین یہ کھایا اوگل نہین سکتا

رشک اغیار کیا گوارا ہوا
زہر کوئی نگل نہین سکتا

۹۲
نام کو داغ ہون مگر ظالم
تو جلائے تو جل نہین سکتا
۱۲

عیش بھی اندوہ فزا ہوگیا
ہائے طبیعت تجھے کیا ہوگیا

دشمن ارباب وفا ہوگیا
دوست بھلا ہو کہ برا ہوگیا

یاد ہی کہنا وہ کسی وقت کا
ہوش مین آؤ تمہین کیا ہوگیا

زاہد وہ بہتر ہی جو مرہم بنا
درد وہ اچھا جو دوا ہوگیا

آپسے اقرار کے سچے کہان
وعدہ کیا اور وفا ہوگیا

یہ تو نہ تھی کوئی مگر نیکی بات
حرف خوشامد بھی گلہ ہوگیا

سامنے میری جو حیران ہوا آئنہ
آئنہ کیا آج نیا ہوگیا

اے دل بیتاب خدا کی قسم
عشق مین جی تجھسے برا ہوگیا

دم مرے سینے مین جو رکتا ہے آج
کون خدا جانے خفا ہوگیا

حال مرا دیکھکے کہتے ہین وہ
کوئی حسین اس سے جدا ہوگیا

نالہ نے تاثیر نہ کی روز حشر
وہ بہی شب غم کی دعا ہوگیا

سب نے مجھے دیوانہ بنانے لگے
لو وہ تمہارا ہی کہا ہوگیا

93

داغ قیامت مین یہ مژدہ سنے
جان تجھے فردوس عطا ہوگیا

12

یہ قول کسیکا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا
وہ کچھ نہین کہتا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

سن سنکے ترے عشق مین اغیار کے طعنے
میرا ہی کلیجہ ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

بن آئی ہے جو چاہین کہین حضرت واعظ
اندیشۂ عقبیٰ ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

اونکا یہی سننا ہے کہ وہ کچھ نہین سنتے
میرا یہی کہنا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

دیکھو تو ذرا چشم سخنگو کے اشارے
پھر تمکو یہ دعوٰی ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

خط مین مجھے اول تو سنائی ہین ہزارون
آخر یہی لکھا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

پھٹتا ہے جگر دیکھکے قاصد کی مصیبت
پوچھو تو یہ کہتا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

خاموش کیا چھیڑ کے ظالم نے شب وصل
وہ تذکرہ چھیڑا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

یہ خوب سمجھ لیجیے غماز وہی ہے
جو آپ سے کہتا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

دنیا مجھے کہتی ہے برا حاضر و غائب
سمجھو تو سبب کیا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

تمکو یہی شایان ہے کہ تم دیتے ہو دشنام
مجکو یہی زیبا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

مشتاق بہت ہین مرے کہنے کے پر اے داغ
یہ وقت ہی ایسا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

ردیف بای موحدہ

نامہ بر کہتا ہے اب لاتا ہوں دلبر کا جواب
سن چکا ہوں چار دن آگے مقدر کا جواب

شیخ ہو جی کر رہا ہے راتدن مستونکے ساتھ
آجکل ہے میکدہ اللہ کے گھر کا جواب

خلق کے اعمال نامے جمیں ہونگا حشر مین
گم ہوا ہے ہاتھ سے قاصد کے دلبر کا جواب

میرے دل ہی سے نگہ تیری اٹک کر رہ گئی
دوسری جانب جگر بھی تھا برابر کا جواب

غیر کی تعریف لکھی ساری خط مین اور مجھے
یہ بھی لکھتے ہین کہ لکھو میری دفتر کا جواب

پہلے تو میری گذارش سنکے وہ چپ ہو رہے
کیا کہون پھر کیا ملا عرض مکرر کا جواب

خط تمہارا ہمکو پہونچا ہے فقط اتنی رسید
واہ کیا لایا ہے قاصد میرے دفتر کا جواب

ہست عاصی کی بخشش کا کیا حق سے سوال
ہے کہان کونین مین ایسے پیمبر کا جواب

۹۵

لوگ کہتے ہین بنا دلی بگڑ کر لکھنؤ
پر کہان اے داغ اوس اجڑے ہوے گھر کا جواب

۱۵

کیون کہا یہ کسی کے کیا مطلب
اسی کہنے سے کھل گیا مطلب

بات پوری نہین کہی مین نے
کہ وہ طرار لے اوڑا مطلب

مین کہے جاؤن تم سنے جاؤ
ایک کے بعد دوسرا مطلب

ہے مرادرہ آپ کی رحمت
ہے مرے پاس آپکا مطلب

خون ہونے کو خاک ہونے کو
یا مرا دل ہے یا مرا مطلب

مٹ گئے ایک ہی تغافل مین
شوق ارمان مدعا مطلب

اونکی جانب سے ہو پیام وصال
ہے یہی چاہ کا نیا مطلب

غیر کا خط بھی چاک کر ڈالا
ملگیا تھا جو کچھ مرا مطلب

باندھ کر خط پر کبوتر پر — لکھدیا ہمنے جا بجا مطلب
مرگیا مژدۂ وصال سے مین — یون بہی نکلا رقیب کا مطلب
کبہی کہتا ہون دل سے خوب کیا — کبہی کہتا ہون کیون کہا مطلب
بے غرض تہی تو لطف صحبت تہا — دشمن وضع ہوگیا مطلب
بیخودی مین نہ یاد القاب — خط مین پہلے ہی لکھدیا مطلب
دلمین گہٹ گہٹکے رہگئی حسرت — لب پہ آ آکے رہگیا مطلب

۹۶ حضرت داغ توبہ کرتے ہین — کاش پورا کرے خدا مطلب ۱۶

ہم مٹ گئے تو پرسش نام و نشان ہے اب — اسکی تلاش کر کہ محبت کہان ہے اب
مین کیا کرون بلا سے جو تو مہربان ہے اب — وہ دل کہان ہے اب وہ طبیعت کہان ہے اب
ہرگز نہ تہا زمانۂ سابق مین یہ فلک — جس آسمان کی ہم تہے وہ آسمان ہے اب
پہر وہ وفا و دل آزار و دلستان — جی ڈہونڈہتا ہے جسکو وہ پیدا کہان ہے اب
تم پارسا سہی مگر اتنا تو سوچ لو — کچھ دیکھ ہی لیا ہے جو دل بدگمان ہے اب
وہ ظالمون مین لگ ہوئی میرے واسطے — نامہربان وہ ہے تو فلک مہربان ہے اب
اٹہتا ہے کب کسی سے یہ شوق جفا کسی — منتقل ہی میرے واسطے دار الامان ہے اب
ظالم کہین خدا نہ کرے تو سنے اوسے — جو کچھ شب فراق مین ورد زبان ہے اب
سنلو جو ہم بیان کرین پہر کہان یہ بات — جلتی ہوئی ہماری دہن مین زبان ہے اب
مند وہ زمانہ تا شبہ کیا ہوا — کہنے کے واسطے مری لب پر فغان ہے اب
بیٹہے ہین ہم بہی گوش بر آواز کہ تو وہ — آتا ہے جسکو آئے یہان امتحان ہے اب

قربان جاؤن درد جگر کی وہ رکھکے ہاتھ
یہ پوچھتے ہین مجھسے بتا تو کہان ہے اب

ملنے کے بعد رنج اوٹھائے ہین اسقدر
شکوہ وصال بھی مرے لب پر فغان ہے اب

کیا کیا ملائی خاک مین انسان چاند سے
سچ پوچھیے اگر تو زمین آسمان ہے اب

اوسکو بھی میری وجہ سے ہین بدگمانیان
جو ہمنشین زا ہے ترا پاسبان ہے اب

۹۷
مدت ہوئی کہ داغ کو سنتے تہے سو بدیر
کیا جانے وہ خدائی کا مارا کہان ہے اب
۱۱

ردیف بائے فارسی

مہربان ہوگے جب ملینگے آپ
جو نہ ملتے تہے سب ملینگے آپ

بنکے تیغ غضب ملینگے آپ
یون گلے مجھسے کب ملینگے آپ

غیر سے ہوگئے پیام وسلام
ہین یہ ملنے کے ڈہب ملینگے آپ

ہجر کا شکوہ حشر مین کرتا
وان تو ہی یہ غضب ملینگے آپ

ڈرتے ڈرتے کہونگا راز نہان
خواب مین مجھسے جب ملینگے آپ

دم رخصت یہ چھیڑ تو دیکھو
مجھسے کہتے ہین کب ملینگے آپ

آپ کیون خاک مین ملاتے ہین
ہم مصیبت طلب ملینگے آپ

کاروان کی تلاش کیا اے دل
آکے منزل پہ سب ملینگے آپ

ایک تو وعدہ اور اوسپہ قسم
یہ یقین ہے کہ اب ملینگے آپ

تیغ تیری کھنچی رہی قاتل
بسمل جان بلب ملینگے آپ

۹۸
داغ اک آدمی ہے گرما گرم
خوش بہت ہونگے جب ملینگے آپ
۱۳

کم نہیں ساماں میں ہنگامۂ محشر سے آپ — دیجیے دلکو دعائیں نکلیں اس گھر سے آپ

برسوں آنکھوں میں رہے آنکھوں سے پھر کر دل میں آئے — راہ سیدھی تھی مگر پہونچے بہت چکر سے آپ

خوف ہے مجھسے عبث مینے کیا اپنا وکیل — فیصلہ میرا ابھی کر لیں دو اور محشر سے آپ

کٹ گئے لاکھوں گلے اس تیزیِ رفتار سے — ابتو چل نکلے زیادہ اپنے ہی خنجر سے آپ

اپنے سینے سے دبا دیجیے ذرا سینہ مرا — چور کیجیے شیشۂ دل کو اسی پتھر سے آپ

وصل میں کیسی حیا میں تو نمانونگا کبھی — سہم کر چپ ہو رہے لی شبہہ میری ذری سے آپ

حضرت زاہد ہر اک نشہ کو عادت شرط ہے — مر بجائینگے شراب چشمۂ کوثر سے آپ

آپ پیکاں لیکے جاتا ہے تری ترکش سے تیر — رزق لاتا ہے مرا مہمان اپنے گھر سے آپ

ابتدا سے انتہا تک عشق میں ہیں خوفناک — امتحان ہے غیر شام غم سے ہم محشر سے آپ

شرم سے گو آپ کسی جانب پلک اٹھتی نہیں — چٹکیاں لینگے کلیجے میں اسی نشتر سے آپ

حضرت زاہد نکل آیا فلک پر آفتاب — پیر و مرشد ابتو اٹھیے میکدے کے در سے آپ

جب ہمیں مرنا ہی ٹھہرا حاجت قاتل نہیں — کاٹ لینگے ہم گلا اپنا کسی خنجر سے آپ

۹۹ کیوں جناب داغ یاد اللہ میری یاد ہے
بھیس بدلے رات کو آتے تھے کسکے گھر سے آپ ۹

ردیف تاے فوقانی

کب بات ہو بغیر خوشامد وہاں درست — وہ نا درست ہے جو کہیں کچھ یہاں درست

تھوڑے سے دن بہار کے ہیں کس امید پر — کرتے ہیں اپنے مرغ چمن آشیاں درست

کچھ میں بھی اپنا حال طبیعت بیان کروں — گر ہو مزاج آپکا اے مہرباں درست

اکدن نہ آزمایا ہو اک بوالہوس کی چاہ
ہر روز آپ کیجیے مرا امتحان درست

اوسکو درستی دل عاشق سی کیا غرض
جس بد زبان کی نہین ابتک زبان درست

آتا ہو پہر فاتحہ جب کوئی فتنہ گر
رہتا نہین ہی قبر کا میری نشان درست

آنکھون مین ہے کہ دلمین ٹھہر تیری واسطے
آراستہ ہر ایک مکان ہر مکان درست

ہر روز تازیانہ زلف دراز سے
تونے بہی خوب لکو کیا میرجان درست

۱۰۰

آتا ہو سامنے جو وہ غارتگر شکیب
اوسان داغ رہتے ہین اپنے کہان درست

۱۰۱

ہر طرف تماشا سر بازار محبت
سر بیچتے پہرتے ہین خریدار محبت

اک حشر بپا تہا دم اظہار محبت
رفتار قیامت ہوئی گفتار محبت

اللہ کرے تو بہی ہو بیمار محبت
صدقے مین چھٹین تیری گرفتار محبت

ابروسے چلے تیغ تو مژگانسے چلی تیر
تعزیر کے ہو گئے ہین خطاوار محبت

اسواسطے دیتے ہین وہ ہر روز نیا داغ
اک درد کے خوگر نہون بیمار محبت

ہی گور الٰہی قفس تنگ سے کیا کم
مر کر بہی تو چہوٹے نہ گرفتار محبت

کچہہ تذکرہ عشق رہے حضرت ناصح
کانونکو مزہ دیتی ہی گفتار محبت

دل بہول نجائے کہسی مژگانکی کھٹک کو
کچہہ چہیڑ رہے ای خلش خار محبت

جو چارہ گر آیا مری بالین پہ یہ بولا
اللہ کو سونپا تجھے بیمار محبت

ثابت قدم ایسی رہ الفت مین نہونگے
تہا ہمکو تہ تیغ بہی اقرار محبت

خنجر سے جو چاکر ہین تو محمود ہی بندے
اللہ رے اللہ رے سرکار محبت

واعظ کی زبان پر تو وہ کلمہ ہین کہ گویا
بخشے ہی نجائینگے گنہگار محبت

۱۰۱ | ۱۴۳

دیکھا ہی زمانیکو ان آنکھون نے نوای داغ
اس رنگ پر اس ڈھنگ پر انکار محبت

کٹی ہی نہ فرقت کی جائیگی رات
سحر کو بھی دھبا لگائیگی رات

قیامت کو دن کیا نہ آئیگی رات
مری تیرہ بختی دکھائیگی رات

نہین بات کرتا اگر جانتا
کہ یون بات کرتے ہمین جائیگی رات

چراغ قمر لیکے ڈھونڈا کرے
سحر کو نہ فرقت مین پائیگی رات

شب وصل میری شب قدر ہی
ہزارون مین ایسی آئیگی رات

قیامت کے آثار ہین صبح ہجر
نجانا تہا یہ دن دکہائیگی رات

شب وصل جو ان شرم سے رخصت نہ
یہان ہی یقین اب نجائیگی رات

نہ نکلیگا دل کوچۂ زلف سے
مسافر کو رستہ بہلائیگی رات

شب ہجر چمکائیگی داغ دل
فلک تجکو تارے دکھائیگی رات

گریزان ہی کیون اسقدر روز وصل
ٹھہر تجکو بس کچہ کھا نہ جائیگی رات

غنیمت ہی تاریکی شام غم
ندیکھونگا مین جو دکھائیگی رات

شب ہجر کا ساتھ دینا پڑا
بہت عمر میری بڑہائیگی رات

۱۰۲ | ۶۱

شب وصل کی داغ یہ آرزو
خدا سے نہ تجکو ملائیگی رات

تو نہ کر نخوت شباب بہت
ہمنے دیکھی ہین انقلاب بہت

شعلہ رو سیکڑون نظر آئے
ہین زمین پر بھی آفتاب بہت

آئی کسکی نگاہ مین شوخی
ہی زمانے مین اضطراب بہت

آئے جنت سے بہرہ دنیا مین — بے مزہ ہو گیا ثواب بہت
پیر میخانہ کے دعا گو ہین — یہ سلامت رہے شراب بہت
ہجر بُت اور صحبت زاہد — خلد مین بھی تھے ہین عذاب بہت
شام ہونے تو دو چلے جانا — ہے ابھی تیز آفتاب بہت
کچھ سمجھکر وہ ہو رہے خاموش — تھے مری بات کے جواب بہت
بل تری زلف کی بھی دیکھ لیے — دو دو دلمین ہے پیچ و تاب بہت
دل بیتاب خط مین کہدو نمین — کہ چلے نامہ بر شتاب بہت

۱۰۳ — دیکھیے کب عدم کو جانا ہو — کرچکے داغ یا تراب بہت — ۱۷

ردیف تاے ہندی

نگاہ یار نے اس شوق سے لگائی چوٹ — کہ جسطرح سے دل آتا ہے دلبر آئی چوٹ
قدم قدم رہِ الفت مین میَن کہائی چوٹ — کہ راہبر کی بھی ٹھوکر سے مجھپر آئی چوٹ
کہان ہتون نے یہ سینے پر اپنی کہائی چوٹ — ادہر اودہر کی جو کرتی ہے خودنمائی چوٹ
گرا جو مین در دلدار پر تو اوٹھ نہ سکا — بڑا ہی کام کیا میری کام آئی چوٹ
ہتونکے دلمین کی میری آہ نے تاثیر — اوچٹکے مجھپہ لگی سینے جب لگائی چوٹ
شراب ناب سے ترتی زمین میخانہ — بہسل کی محتسب سنگدل نے کہائی چوٹ
نکیون ہو چوٹ مری دلکی چوٹ پر قاتل — لگائے جبکہ ترا پنجۂ حنائی چوٹ
لگائی آپ نے کیون میری قبر پر ٹھوکر — غضب کیا کہ عبث خاک مین بلائی چوٹ

وبال دوش ہوئی بار غم سے لاش مری
اوٹھانیوالوں نے گر کر بہت اوٹھائی چوٹ

ادب سے جھک کے چلا راہ عشق مین ایسا
کہ میرے سر نے مری ٹھوکرونسے کھائی چوٹ

سلام مینے کیا رکھ کے ہاتھ سینے پر
وہ جانتے ہین مجھے دیکھکر چھپائی چوٹ

نشان پای صنم سنگ راہ ہوتے ہین
وہ ناتواں ہون کہ نقش قلم سے کھائی چوٹ

جب اپنے ہاتھ کی تجھسے نہ اوٹھ سکی فرہاد
حریف ہوکے اوٹھائیگا کیا پرائی چوٹ

نگاہ آہ مین کس کسطرح چلین چوٹین
یہ حال تھا ادھر آئی ادھر لگائی چوٹ

علاج درد جگر کیا کرون مین اے ناصح
بری ہے کیا بھلی چنگی لگی لگائی چوٹ

فراق درد محبت فراق یار نہین
کریگی دل سے نہ اے چارہ گر جدائی چوٹ

۱۰۴ ۱۱

یہ بعد مرگ رہا درد کا اثر اے داغ
کہ استخوان مری کھاکر ہمانے کھائی چوٹ

ردیف ثاے مثلثہ

اب سے ہماری توبہ ہے کی جو وفا تو کیا عبث
عجز و نیاز عشق ہیچ خواہش و التجا عبث

میری صدا سے پیشتر آتی ہے یہ ندا کہ بس
باب قبول بند ہے مانگتے ہو دعا عبث

سنتے ہی میرا حال دل بول اوٹھے یہ چارہ گر
موت کی کیا دوا کرین صحت کی ہے دوا عبث

آپکا رازدان ہون نہین بلکہ مزاجدان ہون مین
غیر یہ میرے سامنے لطف ستم نما عبث

وان خط شوق بھی مرا کاغذ مشق بنگیا
کاٹکے حرف مدعا اوسنے بنا دیا عبث

لطف قبول تو یہ ہے لطف اثر حصول ہو
لوگ اخیر وقت مین مانگتے ہین دعا عبث

گریہ سے ہے ہنسی مری داغ سے دلگی مری
کوئی نہ کوئی شغل ہو یا ہو بکار یا عبث

مجکو سنا کے جب کہا ہمسے کوئی وفا کرے	کہنے کو تھا بجا مگر منہ سے نکل گیا عبث
عشق مین تیری فتنہ گر رنج اوٹھا ہے اسقدر	تکیہ کلام ہے مرا کوئی کرے وفا عبث
صدمہ انتظار کو کچھ تو قیام چاہیے	روز جزا سے پیشتر آئی مری قضا عبث

105

عشق کیا ہی کرتے ہین یونہین ہزارون مر گئے ہین
داغ کی جان و مال کو روتے ہین آشنا عبث

۳۰

ردیف جیم تازی

شوخی سے ٹھہرتی نہین قاتل کی نظر آج
یہ برق بلا دیکھیے گرتی ہے کدھر آج

انجام محبت پہ کرین خاک نظر آج
انسان ہے مجبور نہین کل کی خبر آج

وہ جاتے ہین آتی ہے قیامت کی سحر آج
روتا ہے گلے مل کے دعاؤن سے اثر آج

مہمان ہے وہ غیرت خورشید و قمر آج
دن آج ہے رات آج ہے شام آج سحر آج

موسی نے نہ دیکھا تھا سر طور وہ جلوہ
دیکھا ہے جو کچھ ہمنے پس روزن در آج

زاہد کا عمامہ ہو کہ ہو شیخ کی دستار
ان دونون پہ طرہ ہے مرا دامن تر آج

امید یہ کہتی ہے وہ آتے ہین ٹھہر جا
ہے یاس کی تاکید کہ دنیا سے گذر آج

وعدے سے پلٹ جائینگے وہ داور محشر
انصاف کر انصاف مین تو دیر نکر آج

نکلا تب فغان تھی تو یہ تاثیر کہان تھی
کیا کیا لب خاموش پہ قربان ہے اثر آج

دھبا شب فرقت کی سیاہی کا نہ چھوٹے
گر چشمۂ خورشید مین منہ دھوئے سحر آج

روکا ہی کیا رشک بٹھاتا ہی تا ضعف
بیتابی دل لے ہی گئی غیر کے گھر آج

جس دوست کو دیکھا مجھے دشمن نظر آیا
جبتک ہے مری نظرون مین بسی تیری نظر آج

اندیشۂ فردا نہ ہے حضرت زاہد
میخانے مین پی لیجیے تھوڑی سی اگر آج

ہر نقش قدم مین ہی اثر خون جگر کا
سلوٹ ہی ترے کسنے ملے دیدۂ تر آج

لالچ بھی ہی قاصد کو مری خوف و خطر بھی
سو مرتبہ خط باندھ کے کھولی ہی کمر آج

ہم ہجر کے دن جا نہ سکی سوی عدم بھی
سب کہتی ہین اچھا نہین اس سمت سفر آج

بسمل ہی کیا اوسکو جسے خوابمین دیکھا
سوتی مین بھی لڑتی رہی قاتل کی نظر آج

داغ دل سوزاں پہ رکھا مرہم کافور
کس شمع کو افسوس بہاتی ہی سحر آج

وعدے پہ مری اونکی قیامت کی ہی تکرار
اور بات ہی اتنی کہ اودھر کل ہی ادھر آج

یاں قصد عدم کا ہی وہاں قتل کا ساماں
دیکھین تو سہی پہلو بندھی کسکی کمر آج

یہ شوق یہ ارمان یہ حسرت یہ تمنا
کیا ہو مرے قابو مین تم آجاؤ اگر آج

معلوم نہین کل مری تقدیر مین کیا ہے
اے نالۂ دل عالم بالا کی خبر آج

قطعہ

وہ مین کہ میسر تھا مجھے ساغر جمشید
پیتا ہون تو کرتا ہی کمی خون جگر آج

وہ مین کہ مرا قصر ہر اک رشک ارم تھا
بستر ہی گدایانہ سر راہ گذر آج

وہ مین کہ مری عرش پہ تھی منزل عالی
گرتی ہی زمین بھی مری قدمون سے حذر آج

وہ مین کہ مجھے عالم بالا کی خبر تھی
اے بیخبری خاک نہین اپنی خبر آج

وہ مین کہ مجھے سیر گلستان سے غرض تھی
ہی خون جگر اور مرا دیدۂ تر آج

ساماں تھا دنیا کا مری واسطے موجود
دنیا سے گذرنے کو نہین زاد سفر آج

بازار محبت مین لیا غیر نے کیا کیا
ہمکو نہ ملا ایک بھی پتھر کا جگر آج

۱۰۶

تھی کل سے تلاش اونکی مری قتل پہ اے داغ
نکلے وہ عزادار بنے غیر کے گھر آج

۱۵

آیا ہی جھوم جھوم کے ابر بہار آج — توبہ کو خشت خم سی کرون سنگسار آج

بیوقت کی چڑہی ہی ہنو گا اوتار آج — ہوتے ہین تیری مست کوئی ہوشیار آج

ای بیخودی وہ آئین تو مین آپ مین اون — وہ بھی تو میری طرح کرین انتظار آج

غالی نہ تھی خراش دل و کاوش جگر — لایا ہی رنگ دیدۂ خونبار بار آج

شاید لگی ہی اونکو مرے نزع کی خبر — وہ پوچھتے ہین حال مرا بار بار آج

بیطرح ہی نگاہ سے دل کی کٹی پھنسی — بیٹھ ہیں گرم معرکہ کارزار آج

آئینہ ہوگیا تری دلمین ستم شعار — کتنا ہوا ہی صاف ہمارا غبار آج

ناصح نے میرا حال جو مجھسی بیان کیا — آنسو نکل پڑی مرے بے اختیار آج

سچ ہی کھٹک ہی جاتی ہی صورت حریف کی — بلبل نے مجھکو دیکھ کے کھایا ہی خار آج

فریاد درد عشق مین کچھ آگیا اثر — ہوتی ہی اپنی آپ صدا اونکی بار آج

ہم خاک ہو کے اتنے گرانبار غم رہے — آندھی دبا رہا ہی ہمارا غبار آج

برسوں لنسے لگ رہی تھی لب بام تک نگہ — تھک تھاک کے گر پڑی نگہ انتظار آج

اب تیری دردمند کا بس ہو گیا علاج — کل سے زیادہ اور ہی وہ بیقرار آج

کل جائیگا پیامبر اپنا بیان شوق — خط کے جواب کا ہی ہمین انتظار آج

١٠٧ ای داغ دہن بند ہی تجھکو ہی یار کی — کمبخت موت ہی ترے سر پر سوار آج ٩

ردیف جیم فارسی

غربت کی رنج فاقہ کشی کی ملال کھینچ — ای داغ بیزبانی سی دست سوال کھینچ

نازک بہت ہے رشتۂ الفت نہ ٹوٹ جائے
ہو جائے تو نہ طائر دل کیطرح اسیر
ظالم کھینچ آئیگا مرا دل بھی ساتھ ساتھ
قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم
کھینچی تھی جب مصور قدرت نے دلکی شکل
وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے
ناصح قمار گاہ محبت مین جی نہ ہار

اتنا نہ اپنے آپکو اے مہ جمال کھینچ
صیاد اپنی سمت کو آہستہ جال کھینچ
سینے سے دیکھ بھال کے برچھی کی بھال کھینچ
سولی پہ سرو باغ کو اے نونہال کھینچ
کہتا ہے کون تو نہ اسے بے خیال کھینچ
لے اور آہ سرد دل پر ملال کھینچ
دل کو لگا کے نفع اوٹھا خوب مال کھینچ

۱۰۸
اے داغ جذب عشق کی وہ کھینچینگے اب کشش
کی اوس کشیدہ رو نے تو ہمسے کمال کھینچ
۱۵

یون مصور یار کی تصویر کھینچ
لیکے دشمن سے خط تقدیر کھینچ
ہے گداز دل سے نالہ ہر خدنگ
کیون کھٹکتا ہے عبث اے خار عشق تو
کھینچ یون رہال پیر از انچہ
اے مصور کاش لڑ جائے نصیب
لے اڑے جو جسکی اے پیر مغان
ہو چکا سفاک عذر ناز کی
تیرہ بختون کا خط تقدیر دیکھ
دامن یوسف اگر کھینچا تو کیا

کچھ ادا کچھ ناز کچھ تقریر کھینچ
یہ حصار اے دل پئے تسخیر کھینچ
مین بھی کھینچون تو نہ قاتل تیر کھینچ
یا نکل یا دامن تاثیر کھینچ
شکل کی جا یار کی تصویر کھینچ
اوس جبین پر یہ خط تقدیر کھینچ
اپنی ایسی تدبیر تاثیر کھینچ
تو کمان کیطرح دل سے تیر کھینچ
آنکھ مین اوس سرمہ کی تحریر کھینچ
اے زلیخا دامن با تشہیر کھینچ

رو چکا تقدیر کے لکھے کو مین
اپنے ہاتھ اے کاتب تقدیر کھینچ

سنگ مقناطیس ہین ہم سخت جان
کھنچ جائیگی اے قاتل ذرا شمشیر کھینچ

اے فغان کر دو دلکو بھی شریک
یون اثر کو باندھکر زنجیر کھینچ

خواب مین اسکی ہے ہر دم منہ سے بول
یون نہ تو آہین دم تعبیر کھینچ

۱۰۹
داغ کو تو نیم بسمل چھوڑ دے
دل سے اے سفاک آدھا تیر کھینچ
۲۶

ردیف حاے حطی

پکارتی ہے خموشی مری فغان کیطرح
نگاہین کہتی ہین سب راز دل زبان کیطرح

بگڑ گئی ہے ہوا انکی طرح جہان کیطرح
کہان کی وضع کہان کی ادا کمان کیطرح

چھڑا دے قید سے اے قید ہم اسیرونکو
لگا دے آگ قفس کو بھی آشیان کیطرح

کبھی تو صلح بھی ہو جائے بزم مستی مین
الہی شیخ بھی میخوار ہو مغان کیطرح

جلا کے داغ محبت نے دلکو خاک کیا
بہار آئی مری باغ مین خزان کیطرح

حیا نے روک لیا جذب دل نے کھینچ لیا
چلے وہ تیر کی صورت کھنچے کمان کیطرح

جنہین خضر ہین عمر وہ دل کہ جنکو حیات
ملی ہے مرگ ابد عمر جاودان کیطرح

تلاش یار مین چھوڑی نہ سرزمین کوئی
ہمارے پاؤن مین چکر ہے آسمان کیطرح

جو سمجھے خضر تو قول شہید الفت کو
گرہ مین باندھ رکھے عمر جاودان کیطرح

سنے جو حضرت زاہد سے وصف جنت کے
تو صاف پھر گئی آنکھون مین اوس مکان کیطرح

جھکی ہی جاتی ہے کچھ خود بخود حیا سے وہ آنکھ
گری ہی پڑتی ہے بیمار ناتوان کیطرح

یہ سد راہ ہوا اُسکا پاس رسوائی — رکے ہوئے ہین مرے اشک کاروان کیطرح
ادائے مطلب دل ہمسے سیکھ جائے کوئی — اونھین سنا ہی دیا حال داستان کیطرح
مزے ہین لذت زخم کے لیے کیا کیا — جو چوسے تیر کے پیکان کو زبان کیطرح
سمجھکے کیجیے برباد میرا مشت غبار — یہ لے نہ آئے کوئی چلکر آسمان کیطرح
یہ دل ہے آپکا گھر رہیے شوق سے لیکن — شکیب و راحت و صبر و قرار جان کیطرح
قیامت آئی شب وصل میری گھر کے پاس — رقیب نے ادسے آواز دی اذان کیطرح
شب اوسکی بزم مین تنہا شمع پر ہی تسکا ہمین — کہ منہ مین شعلے کو گلگیر نے زبان کیطرح
مجھے یہ حکم ہے زنہار تم نکرنا عشق — نصیحتین بھی وہ کرتے ہین امتحان کیطرح
ہم اپنے ضعف کی صدقے بٹھا دیا ایسا — ہلے نہ در سے ترے سنگ آستان کیطرح
کچھ اُسنے کہنے کو ٹھیرے تھے ہم کہ خلوت مین — رقیب آہی گیا مرگ ناگہان کیطرح
شکستہ بال ہون وہ مرغ ناتوان و ضعیف — کہ مین تو مین نہ اٹھے میرا آشیان کیطرح
نہ نکلے سوز محبت کہ دل جلے ٹھنڈے — بھری ہے آتش غم مغز استخوان کیطرح
نچھوڑ صید محبت کو خاک پر صیاد — اسے بھی ڈال لے تو دوش پر کمان کیطرح
زبان خار ہوئی تر ہماری وحشت سے — کہ چھالے پھوٹ بہے چشم خونفشان کیطرح

۱۱۰ خدا قبول کرے **داغ** تم جو سوے عدم
چلے ہو عشق بتان لیکے ارمغان کیطرح ۱۰

دل تڑپا سینے مین دم کیطرح — ٹوٹ گیا تیری قسم کیطرح
تم مرے دلمین ہو دم کیطرح — دم نہ نکلسی حسرت و غم کیطرح
خامہ گرا ضعف سے پر اونگلیان — چلتی ہین کاغذ پہ قلم کیطرح

کوچۂ دشمن کو وہ جنت کہیں
مٹ نہ گیا باغ ارم کی طرح

عہد کسی طرح گوارا نہ تھا
اوسنے قسم کھائی ہے ہم کی طرح

اختر داغ دل و بخت سیہ
عمر کٹی ہے شب غم کی طرح

میری وفا بھی عجب اُستاد ہے
تمکو سکھاتی ہے ستم کی طرح

جب یہ کہا مرتے ہیں کہتے ہیں وہ
مر نہ گئے اہل عدم کی طرح

غیر کے آگے وہ مری حال پر
لطف بھی کرتے ہیں ستم کی طرح

۱۱۱ داغ در یار رہے کعبہ اگر
بچ نہ گئے صید حرم کی طرح ۱۱

ردیف خای معجمہ

ہوئی جیسے زبان یار گستاخ
خوشامد گو ہوئی ناچار گستاخ

وہ بد خو بد زبان اغیار گستاخ
ہوا دربار کا دربار گستاخ

نگاہ مست کچھ یوں کہ رہی ہے
کہ جیسے ہو کوئی میخوار گستاخ

الٰہی حضرت ناصح کی ہو خیر
وہ بت ہے بے ادب اغیار گستاخ

رہوں چپ تو کہیں چپ لگ گئی ہے
اگر بد یوں بتائیں یار گستاخ

کہا گیا دم عرض تمنا
ہوا سو بار چپ سو بار گستاخ

مجھے پاس ادب نے روک رکھا
کیا تھا شوق نے ہر بار گستاخ

خبر اچھی سنائی نامہ بر نے
کہ بیٹھے تھے وہاں دو چار گستاخ

رکھا دل نے لب جان بخش پر حرف
مسیحا سے ہوا بیمار گستاخ

تری رحمت اگر حامی نہوتی | نہوتے کافر و دیندار گستاخ

۱۱۲
تہ خنجر رہے پاس ادب داغ
نہوتا مرتے دم رہنار گستاخ
۱۱

ردیف دال مہملہ

اونسے اگر کرم بھی کیا تو جفا کی بعد　　آیا جو ہی خبر کو ستمگر قضا کے بعد
ہمدرد کونسا ہی پھر اس آشنا کی بعد　　ہم جی کے کیا کرینگے دل مبتلا کے بعد
آخر بشر کو واسطے کچھ شغل چاہیے　　کیجیے گا آپ کیا ستم ناروا کے بعد
حسرت سے تک رہا ہون جو تجکو سبب یہ ہی　　خاک اوڑتے دیکھتا ہون نخل اپنی وفا کے بعد
یہ چاہتا ہی شوق کہی جائین حال دل　　جبتک ہماری زیست ہو روز جزا کے بعد
بھاگون علاج درد محبت سے کیون نہین　　دینگے طبیب زہر یقین ہو دوا کے بعد
دیتے ہین داغ لطف و عنایت سے بیشتر　　دل مانگتے ہین کینہ و جور و جفا کے بعد
بھولے ہم اونکو پہلی ہی ناراض کر دیا　　چوکے ہم اونسے کرتے ہے شکوہ دعا کے بعد
خاموش ہین جو ہوتی تو جہان گل سیاہ ہے　　تاثیر پھیر ملیگی نہ میری دعا کے بعد

۱۱۳
آرام کے لیے ہی تمہین آرزوی مرگ
ای داغ اور جو چین نہ آیا فنا کے بعد
۹

ہی قہر اگر اب بھی نہو راز نہان بند　　لب بند نفس بند دہن بند زبان بند
جس دلکو لگی ہو وہ کرے خاک فغان بند　　کیجیے تری فریاد یہ کس کی زبان بند
موت آئی ہمین ہای دم عرض تمنا　　دل کھلنے نپایا کہ ہوئی اپنی زبان بند

اس عشق نے کیا قفل لگایا ہے دلون پہ
آئینہ ہے وہان بند تو حسرت ہے یہان بند

ہر دلبر مہ پارہ خریدار ہے تیرا
اکبار ہوئی حسن فروشونکی دکان بند

اوس لف کا بیطرح جلد مین تصویر
اندہیر ہے اس گہر مین ہوا گہٹکے دہوان بند

مقبول نہونگی کسی میکش کی دعائین
میخانے کا دروازہ نکیا پیر مغان بند

کیا جانے گرے چہپکے شب وصل کدہر سے
ناصح جو دیکہا تو رہا قفل مکان بند

۱۱۴
وہ زیست نہین موت ہے اے داغ پہر اوسکو
زندان علائق مین ہو جو کوئی جوان بند
۱۱

دلمین ہے غم و رنج و الم حرص و ہوا بند
دنیا مین مخمس کا ہمارے نہ کہلا بند

موقوف نہین دام و قفس پر ہی اسیری
ہر غم مین گرفتار ہون ہر فکر مین پابند

ہم دام مین پہنستے ہی ہوے عاشق صیاد
یہ اور ہی اک بند پہ مضبوط لگا بند

اے حضرت دل جائیے میرا بہی خدا ہے
بے آپکے رہنے کا نہین کام مرا بند

اک حرف محبت پہ بگڑتی ہین وہ سوبار
اب دفتر افسانۂ الفت ہے ہوا بند

اوس کوچہ مین جاتی ہے اجل آئی ہماری
جنت مین بہی یارب نہوئی راہ قضا بند

اے محتسب اکدم ہے تری کتنے خفا ہین
شیشے کا ہے دم بند صراحی کا گلا بند

دم رکتے ہی سینے سے نکل پڑتے ہین آنسو
بارش کی علامت ہے جو ہوتی ہے ہوا بند

تقریر سے ناصح کی ہو دل خاک شگفتہ
کرتا نہین کمبخت لب ہرزہ سرا بند

رک جائے جو رو رو کے وہ نالہ نہین اپنا
محشر مین بہی ہوگا نہ یہ آزاد ذرا بند

۱۱۵
کہتے تہے ہم اے داغ وہ کوچہ ہے خطرناک
چہپ چہپکے مگر آپکا جانا نہوا بند
۹

آنکھ سے گرتی ہے خونِ دلِ افگار کی بوند
اسکی ہمسر ہو کہاں ابرِ گہربار کی بوند

صحنِ گلشن مین ہے پینے کا ساقی جب لطف
پڑتی ہو کوئی کوئی ابر گہربار کی بوند

زاہدا شیشۂ کوثر ہو مبارک تجھکو
ہمکو کافی ہے مئے خانۂ خمار کی بوند

شربت خضر کو منہ بھی نہ لگاؤن ہرگز
ہو میسر جو لعابِ دہن یار کی بوند

ناصحا جانتے ہین اہل نظر ہی اسکو
لعل ہے اصل مین اس دیدۂ خونبار کی بوند

ہے مشابہ دل ویران سے ہمارے کیا کیا
جس زمین پر نہ پڑی ابر گہربار کی بوند

تاب انجم کی دکھاتی ہے فلک کو زمین
خشک ہوتی نہین گر کر عرقِ یار کی بوند

صبح گلشن مین جو وہ مہر لقا آتا ہے
خشک ہوتی ہے سراک شبنمِ گلزار کی بوند

۱۱۶ ۱۵

ہو گیا خشک لہو دیکھتے ہی قاتل کو
داغ ٹپکے نہ مری خونِ تنِ زار کی بوند

چھپتے ہین کب چھپائے سے اے خوبرو پسند
آنکھین یہ کہہ رہی ہین کہ آیا ہے تو پسند

ناکام جاودان کی مجھے آرزو پسند
گم کردہ کاروان کی مجھے جستجو پسند

اے غم معاف کر کہ یہ حصہ ہے عشق کا
مہمان کو نہ آئیگا جھوٹا لہو پسند

خاموش سنتی رہتی ہے پہرون شب فراق
تصویر یار کو ہے مری گفتگو پسند

زاہد کو شوق کعبہ برہمن کو ذوق دیر
اور ہمکو وہ پسند کہ جسکو ہو تو پسند

زاہد بڑی کریم ہے پیر مغان کی ذات
وان سب عبادتین ہین جو ہو بے وضو پسند

آفت ہے محتسب کی نظر سے خدا بچائے
ٹوٹا تڑاق سے اگر آیا سبو پسند

جی چاہتا ہے روز بدل جائے روزگار
مٹ جائے وہ زمانہ جسے آئے تو پسند

کہتے ہین ہمنشین کہ مرے غیر کی عوض
ایسے سے تمکو ربط ہے ایسونکی خو پسند

پہلے اسکو چشم خریدار مول لے — یارب تو انکے ساتھ سبکے چار سو پسند
یان درد وان ہے نالہ ادھر خون گیا وہ تیر — زخم جگر پسند نہ زخم گلو پسند
آنسو گرا جو آنکھ سے تقدیر نے کہا — ملتے ہین دیکھ خاک مین ان آبرو پسند
بدنام کر دیا ہے تمھین عشق غیر نے — اب ہو گیا خطاب تمہارا عدو پسند
حسرت کا یہ مزہ ہے کہ دلمین خلش رہے — نکلی ہوئی ہمین تو نہین آرزو پسند
گل شمع کا ہے تری محفل مین شب نشین — آیا نہ ایک کا بھی ہمین رنگ و بو پسند

۱۱۷ پھرون پڑھی ہے حضرت داود پر درود
جب آگیا ہے داغ کوئی خوش گلو پسند ۱۵

ہوتی ہے جنس مہر و وفا چار سو پسند — آگے ترے پسند کرے جسکو تو پسند
ظاہر بگاڑ دل سے تجھے ہے عدو پسند — یہ جنگ زرگری تو نہین جنگجو پسند
ممکن کہ تجھسا دیکھ لے چشم غلط نگر — اوسکا کہان جواب جسے آئے تو پسند
میری طرح سے جائیگی تجھپر کسی کی جان — میری طرح سے آئیگا عالم کو تو پسند
جنت مین پھول پھول کو مین تکتا پھرا — دنیا مین تھی کسی گل عارض کو تو پسند
افسانۂ کلیم و تجلی بہت سنا — وہ آنکھ آنکھ ہے جسے آجائے تو پسند
اے شیخ جسکو حور نہ ملیگی پڑیگا شوق — جنت کو مین پسند جہنم کو تو پسند
کیا کیا بری طرح سے ملایا ہے خاک مین — آنکھونکو بھی نہین ہے مرے دلکا لہو پسند
دیتے گئے اخیر وہ باتون مین گالیان — جانا کہ اسکو آئی مری گفتگو پسند
رگ رگ سے دم نکال لیا ڈھونڈ ڈھونڈ کر — درد فراق کی ہے مجھے جستجو پسند
سو حسرتین ہین ایک تو معلوم ہو مجھے — یہ شوق ناپسند ہے یہ آرزو پسند

محشر مین خلق اپنی مصیبت مین مبتلا
یان یہ تلاش ہے کہ کوئی خوبرو پسند

رغبت ہی ہجر مین اسی آب و طعام سی
آنسو عزیز ہین نہ جگر کو لہو پسند

۱۱۸ اے داغ ہچکچاتے ہو ذلت سی عشق کی
دنیا مین ہو تمہین تو بڑے آبرو پسند ۹

نہو کیونکر افضل ہمارا محمدؐ
کہ ہو اپنے پیارے کا پیارا محمدؐ

الٰہی یہ محشر مین ہم کہتی جائین
کہان ہی کہان ہے ہمارا محمدؐ

وہین کشتی نوح بھی ڈوب جاتی
نہ دیتے جو اُسکو سہارا محمدؐ

ابھی فرش سی عرش ملجائی جھککر
کرین گر طلب کا اشارا محمدؐ

یہی بات عاشق و معشوق کی ہے
نہین تیری فرقت گوارا محمدؐ

کہینگے یہی اُس شہ انبیا سے
وہان ہونگے جب آشکارا محمدؐ

ق
شفیع امم روز محشر تمہین ہو
ہمین ہے تمہارا سہارا محمدؐ

صدا خیر مقدم کی کعبے سی آئی
حرم سے جب آئے دوبارا محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۹ بلا لو مدینے مین پھر داغ کو تم
نہین ہند مین اب گذارا محمدؐ ۱۱

ردیف ذال معجمہ

لاکھ لکھے او نہین اندوہ و محن کا کاغذ
کب وہ پڑھتے ہین کسی سوختہ تن کا کاغذ

قاصد آ آکے بنا جاتے ہین جھوٹی باتین
لائین مُہری کوئی اوس سیم بدن کا کاغذ

آتش رنگ حنا سی تری ہاتھو نہین سکا رہا
جل نجائے کہین اُس سوختہ تن کا کاغذ

کوئی مضمون نہین دل شکنی سی خالی
کسنے لکھا تھا بت عہد شکن کا کاغذ

اشک غم نے سیہ مین لکھ کو مٹا دیتا ہون
خط گلزار سے وہ حرف جو کاغذ پہ لکھے
ہمنے مضمون گرانباری غم لکھا تھا
ناتوان ہون نہ لگی ہین مرے بازو سے تعویذ
غور سے ہمنے جو دیکھا تو صفت سے تیری
آئی پیری تو کہان رنگ جوانی کی بہار

اپنے حال دل پر رنج و محن کا کاغذ
رشک گلزار ہو اُس شوخ چمن کا کاغذ
دست قاصد مین ہوا سیکڑوں من کا کاغذ
توڑ ڈالے مری گردن کا نہ کسکا کاغذ
کوئی خالی نہین ارباب سخن کا کاغذ
کہ بگڑ جاتا ہے تصویر کہن کا کاغذ

۱۲

ورق دل پہ کھنچی داغ صنم کی تصویر
تھا اسی کام کا یہ اور اسی فن کا کاغذ

۱۷

چاہون جو پئے مزار تعویذ
ہین میری گلے کے ہار تعویذ
کھینچی ہین زمین پر لکیرین
دشمن مرے زہر گھولتے ہین
تسکین کو لئے ہین جنون مین
قرطاس فلک جو مجھکو ملتا
لائے گا اسے یہ گرد نامہ
ان بازو و پر فدا ہین جوشن
جوڑا جو کھلا تو کھل پڑا دل
پہ تیرے رقیب کی ہے تعویذ
آیا دم نزع بھی جو قاصد

ہون سنگ ستم ہزار تعویذ
اک درد جگر ہزار تعویذ
یون لکھتے ہین خاکسار تعویذ
اور مونس و غمگسار تعویذ
نقش کف پائے یار تعویذ
لکھتا ہے جب یار تعویذ
ہے دیدۂ انتظار تعویذ
صدقے قربان نثار تعویذ
ہم سمجھے تھے اک نگار تعویذ
سینے پہ ہے آشکار تعویذ
بن جائے گا خط یار تعویذ

دیکھا نہین نقش دل سا کوئی | چلتا ہوا سحر کار تعویذ

۱۴ لسنچر پری گے واسطے داغ
لکھتا ہون مین بار بار تعویذ + ۱۵

ردیف راے مہملہ

تمام عالم مین خاک چھانی یہ عشق آخر کو تنگ ہو کر
جب آدمی کو بنایا تو وہ تو دل پہ بیٹھا خدنگ ہو کر
وہی تو ہی شعلہ تجلی کہ دشت ایمن سے تنگ ہو کر
جب اسنے اپنی نمود چاہی کھلا سینون پہ رنگ ہو کر
نہ دیکھو دیکھو تم آئنے کو کہ مجکو رہتا ہے ہول ہر دم
کہین نہ جمجائے عکس اسکا رخ مصفا پہ رنگ ہو کر
نگاہ دزدیدہ کسنے دیکھی دکھاؤ آنکھین کرو نظارہ
لڑیگی میدان مین نگہ کیا لڑی اگر خانہ جنگ ہو کر
وہ ہم ہین مجنون دشت پیما جنون کو ہوتا ہی جسے سودا
کہ چشم آہو مین بیٹھی وحشت ہماری وحشت سے تنگ ہو کر
بہار گل کیا ہے اسکو پھولونکو چمن مین چلکر یہ سیر دیکھو
کہ شمع رخسار پر تمہارے جلیگی بلبل پتنگ ہو کر
برنگ حسرت مثال ارمان جو آگیا یان سے پھر نہ سکلا
رہیگا سینے مین تیر تیرا اسیر قید فرنگ ہو کر

کچھ ایسے فتنوں پہ فتنے اُٹھے کہ شور محشر بھی چیخ اُٹھا
اُٹھی قیامت بھی ساتھ میری بتوں کے کوچے سے تنگ ہوکر

دم قلق وقت بیقراری جو دل پہ رکھا ہی ہاتھ ہم نے
تو ناتوانی سے رہگیا ہی ہمارے سینے پہ سنگ ہوکر

نہ وہ نظارے نہ وہ اشارے نہ ویسے غمزے نہ ویسی چشمک
غضب ہی پابند شرم ٹھہری نگہ تری شوخ و شنگ ہوکر

وہ قتل کرتے ہوے جو جھجکے تو یاد آغاز عشق آیا ++
کہ بارہا یونہی رہگئی تھی ہمارے دل مین اومنگ ہوکر

کھلے الٰہی نہ عقدۂ دل کہ اس سے امید بندھ رہی ہے
عجب نہین آرزو مین نکلین جو دلکی تنگی سے تنگ ہوکر

بھرے ہوئے ہین ہزار ارمان بھرا ہے جسر تونکی حسرت
کہان نکلجاؤن یا الٰہی مین دل کی وسعت سے تنگ ہوکر

جھکی ذرا چشم جستجو بھی نکل گئی دل کی آرزو بھی ++
بڑا مزا اُس ملاپ کا ہی جو صلح ہوجاے جنگ ہوکر

۱۲۲	رہیگا خنجر پہ تیرے دھبا کہ تونے بیجرم اسکو مارا یہ داغ کا خون ہی ستمگر چھٹےگا ہرگز نہ زنگ ہوکر	۱۹

مرے ہی واسطے بیٹھا ہی پاسبان ڈر پہ	ملے جو راہ مین کہتی ہین آئیے گھر پہ
گمان بگولے پہ تھا کچھ یقین صرصر پہ	کسی نے خاک نہ ڈالی مرے مقدر پہ
سنا ہی ہمنے یہ آنا ہے موت کا آنا	الٰہی آئے نہ وہ وعدۂ مقرر پہ

رُکا جو ہاتھ دمِ ذبح اُس ستمگر کا
نگاہ تیز سے چھریان لگائین خنجر پر
نہ رکھو حشر پہ موقوف داستان میری
کرو خدا کے لیئے رحم اہل محشر پر
اُڑی ہی خاک زمانے مین جسقدر ابتک
جمی ہے آکے ہماری دل مکدر پر
وہ چشم مست پھر اُسپر وہ پنجۂ مژگان
کہ جیسے ہاتھ کسی نازنین کا ساغر پر
نیاز و ناز دکھاتا ہے یہ نشیب و فراز
زمین ہی زیر قدم آسمان ہی سر پر
عجب نہین تپش داغ معصیت سے مری
حباب آبلے نبجائین آبِ کوثر پر
کرینگے خوب ہم آزردہ خاطر احباب
پڑیگا صبر کسیکا تو جان مضطر پر
شب فراق مین کانٹو پہ مین لٹاؤن اُنہین
سلاؤن طالع خفتہ کو اپنے بستر پر
نگاہ ملتے ہی تلوار اسکا اُٹھایا ہاتھ
رکھین نہ تمنی کبھی چار انگلیان سر پر
ہمارے نالونسے اُٹھ اُٹھکے حشر چیخ اُٹھا
اخیر بیٹھ رہا تھکی یار کے در پر
امید وصل ہو کیا ایک وعدۂ دیدار
اُسے بھی تونی تو رکھا ہے روز محشر پر
کہان کرشمۂ برق جمال و طور کہان
پڑی تھی آہ کسی دل جلے کی پتھر پر
نہین ہی ہوش سی خالی ہماری بیہوشی
کہ بیخودی مین گری بھی جو ہم تو ساغر پر
نفس نفس ہی غبار سیاہ کیصورت
پڑی ہے خاک کہان کی دل مکدر پر
فلک کری بھی جو سامان عیش کو برباد
تو جام جم پہ گرے آئنہ سکندر پر

۱۲۳

اُلجھ رہا ہی وہ دیوانہ **داغ** دربان سی
بپا ہے حشر کا ہنگامہ آپ کے در پر

۱۹

کوئی آہ اُس بزم سی کیا نکلکر
کہ رہ رہ گیا ہی مرا دل اُچھلکر
کیا دل کا جو رنگ غم نی مسلکر
کسی پھول کو دیکھ چٹکی مین ملکر

وہ نازک کہ جامی سی باہر نکلکر
تھکے اسطرح جسطرح کوئی چلکر

رکھون کاٹکر ہاتھ قاصد کو دیکر
کہ اُلٹے کہین چال رہ باتین سنبھلکر

مری تشنگی دیکھکر روز محشر
چھلکتا جائیگا آب کوثر اُبلکر

محبت نے کی جب مری دستگیری
مقدر نے رو رو دیا ہاتھ ملکر

ہماری گواہی نہ دی حشر کے دن
ہوئی کچھ ادھر کچھ اُدھر لوگ ٹلکر

نہ اُٹھنے دیا دل نے اُس انجمن سے
کیا قصد سو بار زانو بدلکر

لکھا خط مین جب انکا القاب مینے
قلم حرف مطلب پہ آیا پھسلکر

مجھے شمع رو بزم مین دلکو دیکھون
گری ہی کوئی شے بغل سے نکلکر

شب ہجر آخر ہوئی پر ہے اتنی
نہی خضر کی عمر یہ رات ڈھلکر

مری دلکو باتون مین بہلائے رکھنا
قیامت کریگا یہ فتنہ مچلکر

ہوی ایک دیر و حرم کی مسافر
کچھ اس راہ چلکر کچھ اُس راہ چلکر

رہ عشق کی ٹھوکرین ہمسے پوچھو
کہ سنبھلے ہین گر گر گرے ہین سنبھلکر

مجھے یاد ہی اپنی صحرا نوردی
گیا تھا گریبان سے پہلے نکلکر

نہ پوچھو شب ہجر کیونکر بسر کی
یہ کروٹ بدلکر وہ کروٹ بدلکر

شب ماہ کا لطف ای شیخ جب ہی
کہ ہالہ نہی تیری پگڑی اوچھلکر

گناہون سے میری یہ کانپے فرشتے
کہ اعمال نامہ لکھا خط بدلکر

۱۲۴

ہوئی بے اثر سرد مہری تو نکی
نہ ٹھنڈے ہوی ہوئے حضرت داغ جلکر

۹

عمر کیونکر نہ بسر کیجئے غافل ہوکر
کہ ملا ہے ہمین اک قطرہ ہی دل ہوکر

جب تڑپ دیکھتے ہین اسکی وہ مائل ہو کر
لوٹیے آپ بھی جی چاہتا ہے دل ہو کر

ہم وہ ہین گوش برآواز چمن چاہتی ہین
شور محشر بھی اُٹھے شور عنادل ہو کر

نہ کھلی ناخن تدبیر سے قسمت کی گرہ
ہمکو عقدہ بھی ملا ہاے تو مشکل ہو کر

صدقے اس ابرو پر خم کی تمنا ہی یہی
حشر تک لوٹتا اس تیغ کی بسمل ہو کر

پاؤن اٹھتا ہی نہین دشت بھی زندان ہی مجھے
جادہ راہ لپٹتا ہے سلاسل ہو کر

لیگئی دل کو چرا کر تری دزدیدہ نظر
لٹگئے ہم تو رہ عشق مین غافل ہو کر

آگیا مفت کی چکر مین ازل سے ناحق
اے فلک تو مری تقدیر کی شامل ہو کر

125 قدردان کوئی نہین اہل سخن کا اے داغ 15
کیا کرین آہ کسی کام مین کامل ہو کر +

بخار اچھا نکالا سوز دل نے چشم گریان پر
کہ ہر آنسو بر نگ آبلہ ہے نوک مژگان پر

رہے تھے ایکجا پابند ہو کر جب دیوانے
الٰہی گر پڑے بجلی کہین دیوار زندان پر

نمود صبح تک کیا جانے کیا رنگ بدلیگی
ابھی سے بیکسی چھائی ہے میری شام ہجران پر

اُٹھا اتنا نہ تو لطف خلش جاتا ہے اے وحشت
قدم ٹکتے نہین پا تا مرا خار بیابان پر

الٰہی خیر ہو بیڈھب جنون نے ہاتھ دوڑایا
کہ اک آفت ہے دامن پر قیامت ہے گریبان پر

ملے تھے لب ہی اس لب سے کہ مارا تیغ ابرو نے
یہ ناکامی کہ مجکو موت آئی آب حیوان پر

ہجوم یاس و نومیدی و فور حسرت و ارمان
چڑھائی لشکر غم کی ہے اک جان پر ارمان پر

یقین ہے ہمکو ہونگی سب یہی انداز جنت کے
فرشتونکی نگاہین ہین تری مجلس کے سامان پر

وہ پیکان تشنہ خون ہے جگر مین دم نہین باقی
غضب ہے مفلسی ثابت ہوئی جاتی ہے مہمان پر

نگاہ و غمزہ و ناز و ادا نے دلکو گھیرا ہے
کیا ان کافرون نے حملہ پھر تو مسلمان پر

الٰہی آبرو رکھ لے مرے رشک مسیحا کی
کہاں ہیں داغ محرومی مجتسب کچھ خبر ہی تجکو
ملاتے خاک میں اس قالب خاکی کو اول ہی
ملا لطف خلش سے ہانگکو اُسکا احسان ہے

اجل کے ساتھ جھگڑے ہو رہے ہیں ہر در بان پر
ٹپک کر اشک خون میں رنگ دیے ہیں جیب و دامان پر
اگر یہ جانتے ایسی جفائین ہونگی انسان پر
لگائے جسنے کانٹے ہر طرف دیوار زندان پر

۱۲۶
یہ خون داغ ہی ہرگز نہیں چھٹنے کا ای قاتل
کہ اسکا حشر تک دھبا رہیگا تیرے دامان پر
۹۱

ڈالتے ہو کیون دوپٹہ کا تم آنچل دوش پر
اب ہمارا غیب دان ہی یہ کراما کاتبین
پہلے افعی تھین وہ زلفین اب ہوئین مار سیاہ
پہنا تھا آج جسنے آپنے کھینچی تھی تیغ
شاخ گل پر کچھ نظر کیجیے کہ سنبل کیطرف
میکدے سے ہم چلے بیہوش ہو کر اسطرح
کشتگان ابروے پرخم کی دلوا دو نیاز
یہ تجلی بل بے اوسکے عارض پرنور کی

بار تھی پہلے ہی گیسوی مسلسل دوش پر
رات دن تحریر کیا کرتے ہین مہمل دوش پر
آگئین اب زیر کمر رہتی تھین اول دوش پر
جیسے گردن کو مری بہار ہے بلبل دوش پر
دیکھیے اسکی کمر یا زلف کا بل دوش پر
ہاتھ مین رکھا خم مے اور بوتل دوش پر
تمنے رکھی ہی کمان اول ہی اونکی دوش پر
جم گیا ہی نور گویا دود داغ گل دوش پر

۱۲۸
لیگئے ہین آج تو ای داغ وہ سینے سے دل
سر سلامت آپ پائینگے نہین کل دوش پر
۹۲

یان دلمین خیال اور ہے وان مد نظر اور
ہر وقت ہی چتون تری ای شعبدہ گر اور
ناکارہ و نادان کوئی مجسا بھی نہو گا

ہی حال طبیعت کا ادہر اور ادہر اور
اکدم مین مزاج اور ہے اک پل مین نظر اور
آیا نہ بجز بے ہنری مجکو ہنر اور

دل دیکے لیا رنج و الم واہ ری قسمت — ہم سمجھے تھے کچھ اور ہوا ہای مگر اور
جیتا نہ بچے ایک بھی جان بر نہو کوئی — دو چار ستمگار ہون تیرے سے اگر اور
ہون پہلے ہی مین عشق مین غم تاب خجالت — کیون مجکو ڈبوتے ہین مری دیدہ تر اور
ٹھہرا ہی وہان مشورہ قتل ہمارا — لو حضرت دل ایک سنو تازہ خبر اور
اور اور ہین آپ آپ ہین کیا آپکی نسبت — ہون لاکھ زمانے مین اگر رشک قمر اور
بھر بھر کے جو دیتے ہین وہ جام اورکسیکو — لے لیکے مزے پیتے ہین یان خون جگر اور
ہم جانتے ہین خوب تری طرز نگہ کو — ہی قہر کی آنکھ اور محبت کی نظر اور

۱۲۸ اے داغ مے عشق سی کیا زہر کو نسبت — ہے اسمین اثر اور وہ رکھتا ہی اثر اور ۹

حیف شرمندہ نہین تو ستم آرا ہوکر — ہمیشہ کرتا ہے ستم یار ہمارا ہوکر
یہ تمنا ہی شہیدون کو تری اے قاتل — کہ یونہین قتل ہون ہم زندہ دوبارا ہوکر
جوش گریہ بھی تماشا ہی کہ میری مژگان — روز ہین اشک فشان ایک تارا ہوکر
کل کچھ اقرار بھی تھا آج ہی بالکل انکار — مٹ گیا حیف ہی اتنا بھی سہارا ہوکر
دلکو جب رنج دیا تمنے یہ پھر جائے گا — کیا ہمارا نہین ہونے کا تمہارا ہوکر
خاک کس سوختہ جان کی ہی ترے کوچے مین — کہ ہر اک ذرہ جو اوڑتا ہے شرارا ہوکر
بسمزہ عشق کا آغاز سے انجام ہوا — ناگوارہ دل نازک ہے گوارا ہوکر
چھد گئی سوزن مژگان سے نقاب اوسکی کھلی — رہ گیا گر کبھی پردے مین اشارا ہوکر

۱۲۹ غیر کے سر مین وہ کرتے ہین جو کنگھی اپنی — رشک دل چیرتا ہی داغ کا آرہ ہوکر ۱۱

رکھیے اب پھر عیادت نہ قدم گن گن کر
لے رہا ہی یہ مریض آپکا دم گن گن کر

دے خوشی کی عوض اندوہ و الم گن گن کر
لے شب وصل کی بدلی شب غم گن گن کر

یاد آتی ہے اگر اک نگہ لطف تری
بھول جاتا ہون تری لاکھ ستم گن گن کر

چلتے ہین ساتھ جنازے کے جو چالیس قدم
تو نزاکت سے وہ رکھتے ہین قدم گن گن کر

پیچ تقدیر کو کیا کیا مجھے یاد آتے ہین
شبکو اوس کاکل پر پیچ کے خم گن گن کر

تھا ہمین ہجر مین ایک ایک مہینا برسون
دن گذارے ہین تری سر کی قسم گن گن کر

انگلیون پر جو ہوا کرتی ہی گنتی ہر روز
ایلو کرتے ہین وہ انداز ستم گن گن کر

چارہ ہی داغ دیے تو نے فلک لاے کو
جو سخی ہین نہین دیتے ہین درم گن گن کر

دس کے دو کہتے ہین جب لیتے ہین بوسے اونکی
بھول ہم ڈال دیا کرتی ہین کم گن گن کر

ابر گھر انہین ہوتا ہے تو ہم فرقت مین
صبح کر دیتے ہین تارے شب غم گن گن کر

۱۳ ہمکو مطلب نہین دینار و درم سے ای داغ
شاد ہین داغ جگر عشق مین ہم گن گن کر ۷

روتا ہی تجھ بغیر دل زار زار زار
اور کھینچتا ہے آہ شرر بار بار بار

ایدل قمار عشق مین شاید ہو تیری جیت
پہلے نکال منہ سے نہ زنہار ہار ہار

بیمار عشق کا نہ کسیکو خدا کرے
عیسے کو بھی رولائے یہ آزار زار زار

ہمکو اسیر کر گئے جو صیاد لیچلا
کیا روئے دیکھکر سو گلزار زار زار

بیٹھے جب نہ یہ خرام عجب کیا کرے اگر
دامان حشر کو تری رفتار تار تار

وہ گل اگر نہ پاس ہو وقت شناوری
ہو ہمکو موج قلزم زخار خار خار

۱۳ اب داغ سی علاقہ رہا کیا وہ کون ہی
اتنے ہوئے ہین آپکے اغیار یار یار ۱۹

کیا ہے دینے ازار اوس صنم کو ہزارون طوفان اوٹھا اوٹھا کر
لگا ہین وہ تہمتین کہ بولا خدا خدا کر خدا خدا کر

کہا نہ کچھ عرض مدعا پر وہ لے رہے دم کو مسکرا کر
سنا کیے حال چپکے چپکے نظر اوٹھائی نہ سر اوٹھا کر

نہ طور دیکھے نہ رنگ برتے غضب مین آیا ہون دل لگا کر
وگرنہ دیتا ہے دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کر

تری محبت نے مار ڈالا ہزار ایذا سے مجکو ظالم
رولا رولا کر گھلا گھلا کر جلا جلا کر مٹا مٹا کر

عجیب یہ تیرہ خاکدان ہے اسیکی ہے روشنی جہان کو
فلک نے اختر بنا لیے ہین چراغ ہستی بجھا بجھا کر

جہان لگی آنکھ کچھ تو نہین سی وہین چھپی پھانس سی جگر مین
کہ درد دل کی چمک نے کیا کیا دکھائی صدمی جگا جگا کر

تمہین تو ہو جو کہ خواب مین ہو تمہین ہو جو خیال مین ہو
کہان چلے آنکھ مین سما کر کدھر کو جاتے ہو دل مین آ کر

ستم کی جو لذت آشنا ہون کرم سے کیا لطف بیمزہ ہون
جو تو وفا بھی کرے تو ظالم یہ ہو تقاضا کہ پھر جفا کر

شراب خانہ ہے یہ تو زاہد طلسم خانہ نہین جو ٹوٹے
کہ توبہ کر لی گئی ہے توبہ ابھی یہان سے شکست پا کر

جو ظلم کرنا تھا سر پہ میرے تو اور فتنے اوٹھائے ہوتے

۱ اوٹھائی ہی تمنے تو قیامت رقیب کو بزم مین بٹھاکر
خیال مین سد راہ زندان نگاہ مین دیدۂ نگہبان

ہمیشہ ہاتھون مین تولتا ہون سلاسل اپنی اوٹھا اوٹھاکر
نگہ کو بیباکیان سکھاؤ حجاب شرم وحیا اوٹھاؤ

بھلاکے مارا تو خاک مارا لگاؤ چوٹین جتا جتاکر
نہ ہر بشر کا جمال ایسا نہ ہر فرشتے کا خیال ایسا

کچھ اور سے اور ہو گیا تو مری نظر مین سما سماکر
یہ امتحان ہی کہ جو سخی، مین ہمیشہ محتاج تر وہی ہین

دعا نے میری اثر دیا ہی تمام عالم کو ہاتھ اوٹھاکر
خدا کا ملنا بہت ہی آسان بتون کا ملنا ہی سخت مشکل

یقین نہین گر کسی کو ہمدم تو کوئی لائے اوسے مناکر
الٰہی قاصد کی خیر گذرے کہ آج کوچے سے فتنہ گر کے

صبا نکلتی ہی لڑکھڑاکر نسیم چلتی ہے تھر تھراکر
رقیب اچھے یہ ملنے مانا برا مجھے تو نے دل سے جانا

بھلون سے کرتے ہین سب بھلائی کسی سے کرتا تو کچھ بھلاکر
قریب دلدار کا ہی احسان کہ ہمکو گردش سے باز رکھا

بچے ہزارون بلاؤن سے ہم نجا سکے اوسکے دم مین آکر

۳۲ جناب سلطان عشق وہ ہی کرے جو اے داغ اک اشارہ
فرشتے حاضر ہون دست بستہ ادب سے گردن جھکا جھکاکر ۱۷

رہیگی اک روز جان جاکر رہی نہین ہوش دل لگاکر
عدو سے کہتا ہون تنگ آکر کہ تو مری حق مین کچھ دعا کر

بچہیگی یار دن مین کوئی اگر یہ توبہ زاہد خدا اکر
کہان کی حجت ہی فیصلہ کر شتاب نادان پی پلاکر

طبیب کہتے ہین کچھ دوا کر حبیب کہتے ہین بس دعا کر
رقیب کہتے ہین التجا کر غضب مین آیا ہون دل لگاکر

یہین جب انصاف کچھ ندیکھا تو روز محشر کو خاک ہوگا
پٹک کے اعمال نامہ اپنا پھرونگا مشعل جلا جلاکر

غضب سی چین جو سر جبین ہی یہ نقش دل کندہ رنگین ہے
لکیر و نبالے کی نہین ہی جو صاف کر لو مٹا مٹاکر

جفا پھر ایجاد ہی نہوگی کسی کی فریاد ہی نہوگی
فلک کی بنیاد ہی نہوگی کیا جب اک نالہ دل لگاکر

ہوئی ہی اب موت زندگانی کہان سے لاؤن تجھے جوانی
کہ زور کرتی ہی ناتوانی نحیف و کم زور مجکو پاکر

تلاش تھی مجکو نامہ بر کی خبر نہ تھی ہائے اس خبر کی
نہ پاؤن کی سدھ رہی نہ سر کی گئی ہی ایسی صبا سناکر

تمام ہو خاک اپنا مطلب کہ یار پر قہر شوق بڑھ جب
لکھا ہی اک حرف آرزو اب سو وہ بھی کیا کیا مٹا مٹاکر

یہ جی مین یان ٹھن گئی ہی بالکل کہ حال دل کہتی تامل

غضب کیا کیون کیا تغافل گھٹا دیا حوصلہ بڑھا کر
وہ بدگمان نکتہ چین ہے بیڈھب کہین نہ قاصد ہو قتل آکر

اگرچہ لکھا ہی حرف مطلب ہزار پہلو بچا بچا کر
خدنگ دلدوز سے خدایا بچا نہ پہلو بہت بچایا

اگر جگر سے مین کھینچ لایا تو دل مین بیٹھا یہ گھر بنا کر
جو سوز الفت کے دل جلے ہین وہ کیا قیامت کے دل لگی ہین

یہ تفتہ دل آپ لے چلے ہین بغل مین دوزخ دبا دبا کر
نگاہ دزدیدہ پر شرارت اور اوسپہ دزد حنا ہی آفت

مگر وہ عیار ہی قیامت کہ چور دین جسکو دل چرا کر
یہان نہو خیر جسم و جان کی بچی کہین جان اک جہان کی

ہوس رہیگی نہ امتحان کی او نہین مرا عشق آزما کر
ملا نہ ایسا تو کوئی ہمدم جو دل کا ہو پاسبان شب غم

وہ بخت خفتہ نہین کہ اک دم ہم آپ سوئین جسے جگا کر

۱۳۴ نشانہ اس طرز گفتگو پہ نہین کہین داغ سا سخنور ۱۱
ہنسا دیا ہے رلا رلا کر رلا دیا ہی ہنسا ہنسا کر

نہ ہے تلاش کہ سرگرم جستجو ہو کر
ملا ہون رنگ مین سنگ اوسکے لہو مین ہو کر

تہری گلی مین ترے دل کا نقش ہو کے رہا
رقیب مٹ نہ گیا میری آبرو ہو کر

دہان کلیم سہی وہ نازیان یہ دعوی ہین
الٰہی حجاب نہو ہمسے گفتگو ہو کر

نگاہ شوق نے کیا خواب مین نہین دیکھا
بنا حجاب ہی چھپتے ہو روبرو ہو کر

نگہ نگہ سے ترے وار تھا کہ دل میرا — مژہ مژہ سے ٹپکتا رہا لہو ہو کر
ذرا سی چھیڑ پہ جامے سے باہر آپ ہوئے — یہ عیب ہے کہ نہ ہو چین خوبرو ہو کر
لگی نہیں ہے پنجۂ مژگان میں خون دل سے حنا — ہماری آنکھ ملی سب سے سرخرو ہو کر
سوال وصل پہ دو گالیاں ہی ہیں لیکن — کوئی تو بات ٹھہر جائے گفتگو ہو کر
ہمارے جذب محبت کو دیکھنا قاتل — کہ رہ گیا ترا خنجر رگ گلو ہو کر
بتوں کی خوف سے ڈر ڈر کے رہ گیا ہوں میں — ہزار مرتبہ آمادۂ وضو ہو کر

۱۳۴ — ۱۱
ہوا ہوں میں بھی اب اے داغ اپنا دشمن آپ
زمانہ دوست ہے اوسکا مرا عدو ہو کر

بزم اغیار کا ظاہر ہوا اثر آنکھوں پر — مہربان آپکی خفت مری سر آنکھوں پر
دہن اوسکا کمر اوسکی نظر آئے نہ کبھی — ہو اگر عینک خورشید و قمر آنکھوں پر
گہ نظر جانب درگاہ نظر سوی فلک — شبکو صدمے یہ رہے تا بسحر آنکھوں پر
رحم آجائے دم ذبح نہ تجھکو قاتل — اپنے دامن کو بچھا دے مری تر آنکھوں پر
ہو گیا باغ میں گلشن کو تماشا اوسکا — چشم گل لب پہ تو نرگس کی نظر آنکھوں پر
تیری زلفوں پہ بلائیں جو بلا گردان ہیں — فتنے قربان ہیں اے شعبدہ گر آنکھوں پر
مرتبہ دیکھنے والے کا ترے ایسا ہے — کہ بٹھاتے ہیں جسے اہل نظر آنکھوں پر
صبح اوس فتنۂ محشر کو جو دیکھا ہمنے — ایک آشوب رہا چار پہر آنکھوں پر

۱۳۵ — ۱۷
داغ کے دل کا تو کچھ بھید نہ پایا ہمنے
ایک حسرت سی برستی ہے مگر آنکھوں پر

دوستی کا ہو زمانے میں بھروسا کسکو — تو مجھے چھوڑ چلا اے دل شیدا کسپر

امتحان نالۂ دل کا تو دکھا دون لیکن
یہ تو سمجھو کہ فلک ٹوٹ پڑیگا کس پر

یون تو معشوق گل و شمع بھی کہلاتی ہین
دیکھنا یہ ہی کہ مرتا ہی زمانا کس پر

فتنہ پرداز دغاباز فسونگر عیار
ہای افسوس دل آیا بھی تو آیا کس پر

مجھسے کہتے ہین نکالینگے ہمین کچھ تدبیر
صاف کہدو کہ دل آیا ہی تمہارا کس پر

لیکے دل بھی نہ دیا بوسہ جو مانگا تو کہا
کوئی سنتا بھی ہی کرتی ہو تقاضا کس پر

غرق خون ہی مری مژگان بھی تیر اپیکان بھی
رنگ کھلتا ہی مگر دیکھیے اچھا کس پر

جور کے ناز دادا کو تو فرشتے سمجھین
خلد مین کہائینگے ہم آپکا دھوکا کس پر

وہی قاتل وہی مخبر ہی وہی منصف بھی
اقربا میرے کرین خون کا دعوا کس پر

اوسکی تصویر جو یوسف کی مقابل کردون
دیکھیے گرتی ہین پھر اہل تماشا کس پر

جو کیا مینے کیا کسنے ترے ساتھ سلوک
جو ہوا مجھپہ ہوا ہے ستم ایسا کس پر

دیدیا اوسکے مریضونکو خدائی بھی جواب
آپ بھولی ہوئی بیٹھے ہین مسیحا کس پر

سامنے غیر کے تم فتنہ مجھے کہتے ہو
چھائی جاتی ہی یہ دیکھو تو سراپا کس پر

کوئی گل باغ مین اوس غیرت گل سا تو نہین
آنکھ پڑتی ہی تری نرگس شہلا کس پر

جانب چرخ اشارے سے بتایا اوسنے
جب کہا مینے مرا صبر پڑیگا کس پر

دل چرایا ہے مرا آپنے بھری محفل مین
اور کہتے ہین کہ ہی شبہہ تمہارا کس پر

۱۳۶
داغ جاتے تو ہین مقتل مین پر اول سب سے
دیکھیے وار کرے وہ ستم آرا کس پر
۱۷

تنگ ہی دل وسعت دامان محشر دیکھکر
ایجنون ہم پانون پھیلائی ہین چادر دیکھکر

چلتے پھرتے بھولے بھٹکے بارہا پونہچی ہین ہم
ہای ظالم غیر کی دلمین ترا گھر دیکھکر

حسرتیں اترا رہی ہیں آگئے رندوں میں شاد ہیں — میری قسمت دیکھکر میرا مقدر دیکھکر

دشنۂ قاتل ہلال عید ہے اپنے لیے — ہم تو ملتے ہیں گلے یارو اوسکے خنجر دیکھکر

لن ترانی سے غرض کیا حسن عالم سوز کو — ہم نظر آپی چرا جاتے ہیں اکثر دیکھکر

خشک ہوتی ہے زبان زاہد کی استغفار سے — منہ میں بھر آتا ہے پانی دامن تر دیکھکر

روز جا کر اوسکے کوچے سے پلٹ آتے ہیں ہم — دیدۂ حسرت سے بیرون جانب در دیکھکر

سنتے ہی نالہ مرا وہ رہگئے خنجر بکف — کچھ سمجھکر سوچکر ڈر کر سنبھلکر دیکھکر

دید کے قابل ہے اے زاہد تماشا حشر کا — جائینگے جنت میں لیکن سیر دن بھر دیکھکر

وہ خوشی بھی دید کے قابل ہے جب ہوتا ہے شاد — مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر دیکھکر

حضرت زاہد خدا کو آپنے دیکھا نہیں — بندگی کرتی ہیں ہم اے بندہ پرور دیکھکر

کرسکے کیا لاگ اوسسے میری آہ ناتوان — جھوکتا ہیں تیر ہو جاتی ہیں خنجر دیکھکر

خوگر رنج و بلا ہوں مجھکو کچھ پروا نہیں — نکو سینا آگذر جائیگا محشر دیکھکر

دیکھنا یارو جگر کو روکتا تھا اپنے میں — وہ لیے جاتا ہے دل کو بھی مکرر دیکھکر

کیسے جلسے چھوڑ کر ہم آگئے ہیں اہل حشر — دل بھرگیا سیر سے دوچار محشر دیکھکر

۱۳۵

سخت جانی سے بنے کیا داغ دیکھا جائیگا
آج لائے ہیں وہ سو دو سو میں خنجر دیکھکر

ردیف راے منقوطہ

جو دکھاؤ بھی ندیکھوں رخ پر حجاب گر — یہ وہ آنکھ ہے کہ دیکھا نہیں جسنے خواب ہرگز

مری کثرت گنہ کی کوئی حد نہیں یہی ہے — نہ غم عذاب مجھکو نہ غم حساب ہرگز

مری آہ آتشیں ہے کہ دماغ مہ جبیں ہے
یہ بلند آسمان پر نہیں آفتاب ہرگز

وہ ہے تیرا مصحف رخ اگر اسکو دیکھے یار
تو یہ کافر کتابی نہ چھوئیں کتاب ہرگز

اگر آپ مول لیتے تو تمیز نشہ ہوتی
ملے مفت کی جو زاہد وہ نہیں شراب ہرگز

نہ مزاج یار بدلا نہ مرا نصیب پلٹا
نہیں اے فلک ہمیشہ تجھے انقلاب ہرگز

وہ اثر سے میں ڈرا ہوں دعائیں مانگتا ہوں
کہ مری دعا الٰہی نہ ہو مستجاب ہرگز

یہ بجا کہ منع ہوگا رمضان میں آب و دانہ
یہ غضب کہ تیس دن تک نہ پئیں شراب ہرگز

۱۴۲

کبھی داغ توبہ کی ہے کبھی پھر شراب پی ہے
نہ عذاب ہی ملیگا نہ ہمیں ثواب ہرگز

۹

ردیف سین مہملہ

کیا بے مروت خلق ہے سب جمع ہیں بسمل کے پاس
تنہا مرا قاتل رہا کوئی نہیں قاتل کے پاس

کیونکر دکھاؤں حال دل اسکو بٹھا کر دلکے پاس
نخوت سے جو بائیں طرف بیٹھے نہ اس مائل کے پاس

کوسوں کی دوری یہ ہی ہے معشوق و عاشق ہیں اگر
لیلیٰ ہے محمل نشیں مجنوں ہے محمل کے پاس

نالہ ابھی نکلا نہیں لب سے کہ آپہونچا اثر
جاتی ہیں ارباب کرم خود دور کر سائل کے پاس

رہبر نے راہ عشق میں سو بے جگر مجھسے ملا
ظالم سے جب پوچھا کہا اب آگئی منزل کے پاس

میں اپنی آنکھیں ڈھانک لوں میں ہاتھ اپنے باندھ لوں
ڈرتے ہو کیوں آکر سنو کچھ پردہ حائل کے پاس

پیر مغاں جو تجھکو دی اوہمیں سے مجکو بھی ملے
زاہد تجھے لایا ہوں میں کس مرشد کامل کے پاس

بحر محبت جوش پر ہے کیا کروں تو مشتوں
دم ٹوٹ جاتا ہے مرا آتا ہوں جب ساحل کے پاس

باہم ہمیں دیکھا رہیں یا بڑگئے کر عشق تو
حال اب سدھرا ہے مرا اے خیر تمہارے تل کے پاس

کب ناخن تدبیر سے کھلتی ہے قسمت کی گرہ
ہان اے ہوس ہمت کہ ہے دست ادب دامن سے دور

کیا ماتم حسرت کرون وہ شعلہ زن ہے داغ غم
وہ جا کی بزم غیر مین کیا جا کے کیا انجان بنگئی

مجنون تری تقدیر سے باقی نکی ہین شوق خیالت
کیا زیر تیغ امتحان خاموش ہے میری زبان

دریاے الفت مین ملے کیا جانے آگے کیا ملا
قربان جاؤن یار کے یہ کیا ملی دنیا ملی

چھینٹے دیے ہین قیس نے اشکونسے اپنے ہر طرف
غربت مین عادت ہو گئی صحرا نوردی کی مجھے

بیٹھے تھے زلفین چھوڑکر آکے وہ بہر شکار
ہے تجکو بعد امتحان کیون دم چرانیکا گمان

نالونکے ناوک ہین وہ آہونکے چلتے ہین خدنگ
خط آگیا رخ پر ترے ہے پر نظر اپنی رہی

دیکھی ہے اس مہتاب مین غیر تجلی کی جھلک

کیا کام ایسے ہاتھ کا اس عقدۂ مشکل کے پاس
ہان اے طپش جرات کہ ہون اک جست مین قاتل کے پاس

جلکر پھپھولے پڑ گئے جب ہاتھ آیا دل کے پاس
فتنہ قیامت ہو گیا پہونچا جو اس محفل کے پاس

لیلی کھڑی ہے منتظر کچھ دیر سے محمل کے پاس
خنجر بھی چل نکلا جہان دم بھر رہا قاتل کے پاس

چین جبین یار ہے جو موج ہے ساحل کے پاس
اک دولت جاوید ہے اک سلطنت ہے دل کے پاس

اوڑکر غبار کاروان پہونچا ہے جب محمل کے پاس
کترا کے پھر جاتا ہون آتا ہون جب منزل کے پاس

اوسدلنسی ساری مچھلیان سینے لگین ساحل کے پاس
یہ دل سے اپنے دور رکھا نہین کچھ دل کے پاس

ترکش مین غافل کی نہین جو تیر ہین بسمل کے پاس
رہتا ہے اب تک پاسبان انگشت بیجاحل کے پاس

مضمون کیا ہے امتحان آئینہ رکھکر دل کے پاس

١٣٩

دیکھی ہین حسن و عشق کے ہمنے نرالے شعبدے
موسی کی جو مٹی مین تھا وہ داغ نکلا دلکے پاس

٢١

ردیف شین معجمہ

وہ سمجھے کیا فلک کینہ خواہ کی گردش
اوٹھائی جسنے تمہاری نگاہ کی گردش

طریق عشق میں ہو راہ راہ کی گردش
کبھی کبھی کا سکون گاہ گاہ کی گردش

بلا ہے قہر ہے چشم سیاہ کی گردش
کہ پھیرتی ہے چھری اوس نگاہ کی گردش

ہو اُف کروں ابھی چکرائیں آسمان و زمین
بری بلا ہے مرے دود آہ کی گردش

شب فراق جو میرے ہی گرد پھرتی ہے
مگر شریک ہے بخت سیاہ کی گردش

بنا ہے یار کا ناصح پیامبر دیکھو
مرے لیے ہے اس خیرخواہ کی گردش

بلا سے جلکے دل سخت طوطیا ہوتا
کہ پیستی اوسے چشم سیاہ کی گردش

کبھی زمین پہ کبھی آسمان پہ تھی شب غم
رہیگی یاد مجھے برق آہ کی گردش

الٰہی دم مری آنکھوں پھیر کھا کے نہ آئی
کہ راہ رو کو قیامت ہے راہ کی گردش

اسی دوراہے میں اپنی تو پاؤں ٹوٹ گئے
کہ برسوں سے ہے تا خانقاہ کی گردش

کسیکو گردش کعبہ کسیکو گردش دیر
ہمیں تو وہ ہے تری جلوہ گاہ کی گردش

اوسے جو ڈھونڈھیے بیٹھے بٹھائے ملتا ہے
نہ یہ کہ خضر سے گم کردہ راہ کی گردش

اوٹھے نہ غیر کے پہلو سے آپ کیا جانیں
کسی غریب خراب و تباہ کی گردش

وہ اور بھول کی یون میرے گھر چلی آئیں
مگر نصیب سے لے آئی راہ کی گردش

حصول محفل رندان سے کیا ہوا آنکھو
مگر جناب مشیخت پناہ کی گردش

اگر یہی ہے نزاکت تو وقت نظارہ
نہ لے اوڑ کے تمہیں دیکھو نگاہ کی گردش

یہ دل تو کیا ہے کہ طوف حرم کو چکرا دے
مژہ کی جنبش و کافر نگاہ کی گردش

جنہیں فروغ ہے عالم میں ہیں وہ سرگرداں
یہ دیکھو آئنہ سے مہر و ماہ کی گردش

زمین و چرخ کوئی دم میں ہیں تہ و بالا
یہی رہی جو تمہاری نگاہ کی گردش

اشارے کرکے ملا غیر سے وہ روز حساب
مری نظر مین ہی چشم گواہ کی گردش

۱۴۰ بھرینگے داغ نہ دہلی کے دن یقین مانو
نہین ہی چرخ مین دولاب چاہ کی گردش ۱۵

مری موت خواب مین دیکھکر ہوے خوب اپنی نظر سے خوش
انھین عید کی سی خوشی ہوئی رہے شام تک وہ سحر سے خوش

کبھی شاد در ہم داغ سے کبھی ابلون کے گہر سے خوش
یہ بڑی خوشی کا مقام ہے غم ہجر یار ہے گہر سے خوش

او نہین بزم غیر مین تھا گمان کہ یہ سادہ لوح بہل گیا
مجھے خوف عزت و آبرو کہ رہا فقط اسی ڈر سے خوش

کہون وصف بادۂ ناب کیا نہین زاہدا ایسی کوئی دوا
جو دماغ اسکے اثر سے تر تو مزاج اسکے اثر سے خوش

اگر آبلہ ہے بھرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا
جنھین ہمنے سینے مین دی جگہ نہ وہ دلسے خوش جگر سے خوش

وہی دوست ہین وہی آشنا وہی آسمان ہی وہی زمین
عجب اتفاق زمانہ ہی کہ بشر نہین ہی بشر سے خوش

مجھے چشم تر سے نہین گلہ مرے دل کا داغ مٹا دیا
کہ کیا ہی نور بصر اگر تو کیا ہی لخت جگر سے خوش

کبھی حال اہل عدم سنا تو او نہین یہ وہم سما گیا
کسی بے نشان کا تو ذکر کیا نہ رہے وہ اپنی کمر سے خوش

نہو درد و آہ غم و الم کبھی تنگ اپنے مقام سے
یہ ہو سر سے خوش وہ زبان سی خوش ہو دل سی خوش وہ جگر ہی خوش

یہ خوشا نصیب کہ یار نے مری موت غیر سے سُن تو لی
یہ اگرچہ جھوٹ اوڑائی تھی وہ ہوا تو ایسی خبر سے خوش

وہ گلی ہو اور نظارہ ہو یہ نظر ہو اور اشارہ ہو
کبھی شاد جلوہ بام سے کبھی سیر روزن و در سے خوش

مجھے تجھسے شکوہ ہی ای فلک کبھی تو نے مری خوشی نہ کی
کوئی یہ بھی کام مین کام ہی جو کبھی ہوا اہل ہنر سے خوش

دل و دین لیا جو رقیب سی تو مبارک آپ کو یہ خوشی
مجھے فائدہ مجھے نفع کیا کہ جو ہون پرائے ضرر سے خوش

وہ تو حوریان بہشت ہین کہ ہر اک فقیر سے شاد ہون
یہ بتان ہند ہین زاہدو یہ حریص ہوتے ہین زر سے خوش

۱۴۱ — ۹

یہ سنا جو حضرت داغ نے حضو کعبے کو جائینگے
یہی ذکر ہی یہی فکر ہی شب و روز عزم سفر سی خوش

ردیف صاد مہملہ

یہ نہ کہیے کہ نہین کام کی حرص
اور جو کافر کو ہوا اسلام کی حرص

ہمنے توبہ مین یہ لذت پائی
ہو گئی بادۂ گلفام کی حرص

اوس نگہ سے مجھے فتنے کی طمع
اوس دہن سی مجھے دشنام کی حرص

ہوگیا جان کا خواہاں قاصد　　دے نہ اتنا جو ہو انعام کی حرص
ہاے ساقی کا تغافل مجھسے　　اور مجھ رند مے آشام کی حرص
فتنہ گر وہ بھی ہوئی ہے مشہور　　تھی قیامت کو ترے نام کی حرص
آنکھ پھرتی ہے تری لیل و نہار　　ہے اسے گردش ایام کی حرص
مل گئی میری سیہ بختی مین　　دیکھنا زلف سیہ فام کی حرص

۱۳۸
غیر کے ڈھنگ اوڑا او داغ
ہے اگر راحت و آرام کی حرص
۲۵

ردیف ضاد معجمہ

آئے وہ بیوفا یہان اوسکی بلا کو کیا غرض　　جائے در قبول تک میری دعا کو کیا غرض
موت کو اے دل حزین اوسکے بہانے ہین بہت　　آئے جو اوسکے ہاتھ سے میری قضا کو کیا غرض
دعوی دین اگر کیا کہنے لگا وہ بت بجا　　بخشدے آپکو خدا ایسی خدا کو کیا غرض
جبکہ ہو خانۂ رقیب خانۂ یار سے قریب　　لائے جو میری راہ پر راہ نما کو کیا غرض
جوش ہے اب شباب کا خاتمہ ہے حجاب کا　　اوس نگہ شریر سے شرم و حیا کو کیا غرض
اوسکی گلی سے آئی کیون نکہت زلف لائے کیون　　مجکو صبا سے ہے امید مجھسے صبا کو کیا غرض
یہ تو مرا ہی کام ہے سجدے کرون تو مین کرون　　کیون ترے پاؤن پر گرے زلف رسا کو کیا غرض
بعد فنا یقین ہے کہائیگا استخوان مرے　　سایہ فگن ہو کس لیے بال ہما کو کیا غرض

۱۳۹
ماتم داغ مین شریک ہو نہو اختیار ہے
گھر سے تمھین بلائین کیون اہل عزا کو کیا غرض
۲۱

ردیف طاے مہملہ

ہین اور حرف شکوہ غلط اے صنم غلط / واللہ جھوٹ ہی یہ خدا کی قسم غلط

دیکھے ہزار آئنہ و جام عم بھی / افسانۂ سکندر و احوال جم غلط

آتا ہے وہم لغزش مستانہ دیکھکر / پڑتے ہین نامہ کے ہزارون قدم غلط

معشوق کس طرح نہ کرم کو عوض ہو گرم / ہے انکی سر نوشت مین لفظ کرم غلط

مطلب نکال لیتے ہین سب ف حرف سے / پڑھتے ہین وہ صحیح جو کہتے ہین ہم غلط

تعریف حسن سنکے وہ بولے بہت بجا / مضمون شوق پڑھکے کہا ایک قلم غلط

سن سنکے عرض حال کی تکرار بار بار / کہنا کسیکا نا ہے وہ دمبدم غلط

مصحف نہین ہی نامۂ اعمال سر بسر / یارب یہ ہی ہزار جگہ کم سے کم غلط

وہ نیم وعدہ کرتے ہی لمین پلٹ گئے / آدھی قسم صحیح تھی آدھی قسم غلط

ق

کل چھیڑ سے جو ہمنے کہا کیون ستم شعار / کہتے ہین ہم فسانۂ رنج و الم غلط

کیا رسم و راہ غیر سے رکھتا نہین ہے تو / کیا جھوٹ ہی یقین ہمارا بھرم غلط

تجھسے امید ہو تو خدا سے ہون ناامید / کیا جانتی نہین ہے ترے وعدے کو ہم غلط

کیا کوچۂ رقیب مین چھپکر نہین گیا / ہو جائیگا سراغ و نشان قدم غلط

مشہور کسکا نام ہی جھوٹا جہان مین / کہتا ہی ہر روز کون قسم پر قسم غلط

دیکھا ہی تجکو آخر شب پاس غیر کے / کہتے ہین خواب صبح کا ہوتا ہی کم غلط

ایسی ہی خوش گئی ہین تری کشتۂ فراق / ٹھہینگے تیری یاد مین اہل عدم غلط

اپنے ہی گھر کو آپ سمجھنا کہ ہی بہشت / اسکے سوا حکایت خلد و ارم غلط

کہنا یہ نامہ بر سے مرے وہ تو مر گیا　　جھوٹا ہی تو یہ نامہ غلط یہ رقم غلط

تجھسے یقین کینہ و جور و جفا بجا　　چشم وفا و الفت و مہر و کرم غلط

بولے وہ داغ آپ ہین جھوٹونکی بادشاہ　　معشوق سی شکایت جور و ستم غلط

۱۴۴　　جور و لئیے ملیے خلد برین کو سدھاریی　　۹

دنیا مین آپکا نہین ہونے کا غم غلط

ردیف ظاے معجمہ

غم جاوید ہے ہمسے محفوظ　　اور ہم تیرے ستم سے محفوظ

دلمین رہتے ہین جو رہنی والی　　کب ہوی خلد و ارم سی محفوظ

کیون نہون چشم کرم کی مشتاق　　ہوتی ہین اہل کرم سی محفوظ

کیون نہ لیں جا کے قیامت ظالم　　فتنے ہین تیری قدم سی محفوظ

نامہ بر تجھسے رہے وہ مسرور　　یا مرے راز رقم سے محفوظ

وائے تقدیر کہ مر کر بھی ہم　　نہوے سیر عدم سی محفوظ

نہ ملے وہ تو کہین بھی کیا خوش　　پھر ہون ہم دیر و حرم سے محفوظ

وصل مین شاد ہو کیسا کیسا　　جو ہو جھوٹی بھی قسم سی محفوظ

۱۴۵　　ہیکسی مین ہے غنیمت اے داغ　　۱۰

کیون نہون عشق کے غم سے محفوظ

قول و قسم کی شرم ملاقات کا لحاظ　　انسان کو ضرور رہی ہر بات کا لحاظ

تھوڑی سی پی لی ہی بہت جستجو نکی بعد　　آہی گیا ہی پیر خرابات کا لحاظ

دامن جھٹک جھٹک کے چھڑایا ہزار بار
شکوہ ہوا نہ خاک مری بات کا لحاظ

ای شیخ بادہ دوست ہین ہم مست الست ہین
لازم ہی تجھسے رند خوش اوقات کا لحاظ

کل غیر کے ہی سامنے جھپکے گی تیری آنکھ
دن کو مزا دکھائیگا اس رات کا لحاظ

دیکھو ادھر اوٹھاؤ نظر ہو چکی حیا
کیا جانتا نہین کوئی اس گھات کا لحاظ

کل بھی خدا کیواسطے رکھنا خیال مین
ان منتون کی شرم ومدارات کا لحاظ

اقرار بھی ہی وصل پہ انکار بھی وہ نہین
اس بات کا لحاظ نہ اوس بات کا لحاظ

فریاد نالہ شور فغان شیون اشک آہ
ساتون فلک بھی کرتی ہین ان سات کا لحاظ

۱۴۶

ای داغ میکدے مین گئے ہین جناب شیخ
ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ

۱۱

ردیف عین مہملہ

اس شوق کی نہین بہت قاتل کو اطلاع
افسوس ہی کہ دل کی نہو دل کو اطلاع

ساری جہان کو گردش مجنون کی ہو خبر
لیکن نہو تو صاحب محمل کو اطلاع

مین ناتوان چلا ہون تہ بے پاؤن اسطرح
میری نہین ہی رہبر منزل کو اطلاع

صورت دکھا کے آئینے کو نام بھی بتاؤ
ہو جائے خوب تر مقابل کو اطلاع

جاتا ہی عاشقون کو یون ہجر کی خبر
جسطرح ہو خزان کی عنادل کو اطلاع

ہی آدمی کی پردہ غفلت سے زندگی
مرجائے گر ذرا بھی ہو غافل کو اطلاع

چھپتی ہی کب چھپائے سے اہل کرم کی شان
ہوتی ہی خود بخود دل سائل کو اطلاع

ہم تشنہ کام بزم سے اوٹھ آئے لاکھ بار
اسکی نہین ہی ساقی محفل کو اطلاع

مرتا ہی کون عشق مین کسنے کیا ہی آہ
وہ پہلوے رقیب مین ہی مست و بیخبر

قاتل کو اطلاع ہی نہ بسمل کو اطلاع
دے اے فغان پکار کے غافل کو اطلاع

۱۴۷

راتون کو چھپکے جب وہ گئے ہین عدو کے گہر
اے داغ ہو گئی ہی مرے دلکو اطلاع

۹

ردیف غین معجمہ

مانند گل ہین میرے جگر مین چراغ داغ
کب تنگدل کے دلمین سماتا ہی داغ عشق
پھر جاے سوز دل کا مزہ آنکھہ مین اگر
گہرا ہو داغ دل مدد اے ناخن جنون
مرگ عدو سے آپکے دلمین چھپا نہو
دلمین قمر کے جیسے ملی ہی اسے جگہ
جائین جو لیکے داغ جنون کشتگان عشق
تاریکی لحد سے نہین دل جلو کو خوف

پروانے دیکھتے ہین تماشاے باغ داغ
میدان حشر چاہیے بہر فراغ داغ
ہو مثل لالہ دیدۂ نرگس ایاغ داغ
لبریز خون سے رہے ہر دم ایاغ داغ
میرے جگر مین اب نہین ملتا سراغ داغ
اوسد لنسے ہو گیا ہی فلک تک دماغ داغ
ہو جاے نام گلشن فردوس راغ داغ
روشن رہیگا تا بقیامت چراغ داغ

۱۴۸

مولا نے اپنے فضل و کرم سے بچا لیا
رہتا وگر نہ ایک زمانے کو داغ داغ

۱۲

ردیف فا

کیسی حیا و شرم طبیعت ہی برخلاف
بولے ہزار بار وہ مجھسے مگر خلاف

باہم تمہارے عشق میں یہ پھوٹ پڑ گئی
آنکھوں سے دل خلاف ہے دل سے جگر خلاف

کشتی نہو تباہ کسی نامراد کی
چلتی ہے آج صبح سے باد سحر خلاف

مجھکو گمان تھا کہ ملیگا رقیب سے
یہ اتفاق ہے کہ زمانہ ہے بر خلاف

بے مہر تیرے جور سب اسنے بھلا دیے
کسدرجہ بر خلاف ہے دل کسقدر خلاف

افسوس کچھ نباہ کی صورت نہیں رہی
قسمت ادھر خلاف طبیعت ادھر خلاف

تجویز چارہ گر نے تو کی ہے دوائے عشق
یارب مری مزاج کے ہو بیشتر خلاف

اس سے زیادہ اور معلم نہیں کوئی
ہے خوش نصیب جس سے زمانہ ہو بر خلاف

مجھسے مری نگاہ پھری دیکھنا اثر
دیکھی تھی آج مینے کسیکی نظر خلاف

کیا شعبدے اوٹھائینگی یہ بدگمانیاں
لکھے ہیں مینے اونکو گلے سر بسر خلاف

ایسا نہو کہ مجھسے بگڑ جائیں راہ میں
سب سے مرا طریق ہے اے راہبر خلاف

۱۴۹
اے داغ زندگی کی توقع ہو کسطرح
قسمت خراب سخت مرض چارہ گر خلاف
۹۰

کیوں تم نہیں مجھسے مری جان صاف
چاہیے انسان سے انسان صاف

موت کی صورت نظر آئی مجھے
ہے وہ تیرے تیر کا پیکان صاف

چھٹ گئی سب بھیڑ مشتاقوں کی آج
کردیا سفاک نے میدان صاف

کینہ جو اک صاف باطن تو نہیں
ہیں تری محفل میں سب سامان صاف

خط ندیکھا مصحف رخ پر ترے
یہ نظر آیا عجب قرآن صاف

اونکے گھر میں مجمع اغیار تھا
ہم یہ سمجھے تھے کہ ہے میدان صاف

خانۂ دل کی صفائی ہوگئی
پھر نہیں مجھسے مرا مہمان صاف

اسکے ہاتھون خاک مین ملجائینگے | دل کدورت سے نہین اک آن صاف

۱۵۰ شغلہ ہے یہ جناب داغ کا
ہو رہا ہے آجکل دیوان صاف ۱۵

دیکھا نہ ہمنے رشک سے اغیار کیطرف | منہ پھیر کے بیٹھے بزم مین دیوار کیطرف
ایدل خوشا وہ دل جو پھرے یار کیطرف | دونون جہان ہین اسکے طرفدار کیطرف
وہ دیکھتے ہین بزم مین اغیار کیطرف | مین دیکھتا ہون چرخ ستمگار کیطرف
سیل سرشک اپنی ہی گھر مین بہائینگے | کیون جائیے بلا تری دیوار کیطرف
بیٹھے بٹھائے آئے جو شامت تو کیا علاج | دل نے کہا کہ آؤ چلین یار کیطرف
شوخی سے دیکھنا نہین آتا ابھی اونہین | غمزے سے جھانک لیتے ہین بازار کیطرف
جادو کیا رقیب پر اوسنے تو کیا کیا | دیکھو تم اپنی چشم فسون کار کیطرف
بیکس رہینگے حشر مین کب مجرمان عشق | رحمت کھنچیگی ہم ہین گنہگار کیطرف
چاہی تھی داد ہمنے دل صاف کی مگر | آئینہ ہو گیا ترے رخسار کیطرف
تصویر کو بھی اوسکی یہانتک غرور ہے | دیکھے کبھی نہ طالب دیدار کیطرف
تقصیر میفروش کی اے محتسب نہین | یہ چیز اوڑ کے جاتی ہے میخوار کیطرف
آتا نہین قریب کوئی دور دور سے | اوٹھتی ہین انگلیان ترے بیمار کیطرف
بولے وہ آپ کیسے بڑے ہین حمایتی | یہ کہکے جھک پڑے مرے غمخوار کیطرف
چلتے نہین وہ شرم سے نیچی نظر کیے | آنکھین لگی ہین شوخی رفتار کیطرف

۱۵۱ دی جان کس خوشی سے تہ تیغ داغ نے
لب پر تبسم اور نظر یار کی طرف ۱۱

۱۵۱

ردیف قاف

۱۱

غم اوٹھانیکے ہین ہزار طریق
کہ زمانے کے ہین ہزار طریق

غیر کے ذکر پر نہین موقوف
جی جلانے کے ہین ہزار طریق

نہین خالی تسلیان اونکی
آزمانے کے ہین ہزار طریق

مہربانی کی ایک راہ تو ہو
کہ ستانے کے ہین ہزار طریق

خواب مین تمکو کسنے روکا ہی
آنے جانے کے ہین ہزار طریق

دل مین آیا ہزار راہ سے غم
اس ٹھکانے کے ہین ہزار طریق

اونکو سو سو بہانے آتے ہین
ہر بہانے کے ہین ہزار طریق

جان سے جائینگے ہم ای دربان
قید خانے کے ہین ہزار طریق

دی ہی مئی اوسنے غیر کو جھوٹی
منہ لگانے کے ہین ہزار طریق

ابھی کم سن ہو تم نہین واقف
دل دکھانے کے ہین ہزار طریق

۱۵۲

داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
مانگ کھانے کے ہین ہزار طریق

۱۱

ردیف کاف تازی

دعا مانگے دل غمگین کہانتک
کہون مین دمبدم آمین کہانتک

مسلمانون سے بغض و کین کہانتک
کہانتک ای بت بیدین کہانتک

ترے بیمار کو آتی نہین موت
پڑے جائے کوئی لیسین کہانتک

تڑپنے دو ابھی مین بھی تو دیکھون
وہ دیتے ہین مجھے تسکین کہان تک

مجھے چھوڑین خدا پر دوست میرے
یہ رہیگا سر بالین کہان تک

خدا اوس بت کی باتونکا ہی مشتاق
گیا شور لب شیرین کہان تک

مرا منہ تھک گیا شکوہ جفا سے
کرون مین آفرین تحسین کہان تک

پریشانی سیہ بختون کی دیکھو
بنے گا طرۂ مشکین کہان تک

تصور مین عدو کے تم ہو بیدار
سناؤن قصہ رنگین کہان تک

بجا ہے عشق مین بے صبر مین ہون
رہیگی آپ کی تمکین کہان تک

۱۵۳

رہیگا مصطفے آباد مین داغ
غریب و عاجز و مسکین کہانتک

۹

جا سکے جو نہ آپکے در تک
جاے وہ داد خواہ محشر تک

دل کا آئینہ خوب صاف کیا
اور ہمنے مٹائے جوہر تک

پہونچا ناسور سینہ تا بجگر
ہمنے پہونچایا چور کو گھر تک

ہجر مین یون بھی تو ہوا نہ وصال
پھیر دیکھے گلے پہ خنجر تک

تو رہے اور خرام ناز ترا
یہی فتنہ بہت ہے محشر تک

آتش توبہ سوز خاک لگے
آنچ آئے نہ دامن تر تک

کیا ٹھکانا ہے اس کدورت کا
خاک اوڑتی ہے دیدۂ تر تک

مین نے جب غیر کا سلام لیا
ہاتھ آ آکے رہ گیا سر تک

۱۵۴

کوئی سنتا ہے داغ دل اے داغ
یہ جلے گا چراغ محشر تک

۱۳

ساقیا ابر ہے دے جام شتاب ایک پہ ایک
آج محفل مین گرے مست شراب ایک پر ایک

ہے تری عشق مین سرگرم عتاب ایک پہ ایک
اور کھنچے ہوئے شمشیر بر آب ایک پر ایک

گل بازی ہے حسینون مین مرا افسانہ
پھینک دیتا ہے محبت کی کتاب ایک پر ایک

جوش پر ہے جو ترا حسن تو اے پردہ نشین
زور کرتا ہے غضب بند نقاب ایک پر ایک

توڑ اسطرح سے اے نالۂ دل ساتون فلک
کہ گرین ٹوٹ کے یہ خانہ خراب ایک پر ایک

تہ و بالا جو کیا وان بھی نگاہون نے تری
توڑا ہوگا یونہین روز حساب ایک پر ایک

گر سنے بزم طرب مین مرے آہنگ فغان
چڑھ کے بولے نہ کبھی تار رباب ایک پر ایک

دلکو سو داغ نہ دو جان کو سو رنج نہ دو
منصفی شرط ہے لازم ہے عذاب ایک پر ایک

کبھی پورا نہوا تیری جفاؤن کا شمار
ہم بڑھاتے ہی گئے وقت حساب ایک پر ایک

لب جو ساغر کو آیا ہے جو وہ بحر کمال
ٹوٹا پڑتا ہے تماشے کو حباب ایک پر ایک

جور پر جور غضب ہے غضب ظلم پہ ظلم
بل بے قہر ایک پہ ایک اف رے عتاب ایک پر ایک

یاد آتی ہے انہین دمبدم اک بات نئی
روز آتا ہے مرے خط کا جواب ایک پر ایک

۱۵۵
جب کبھی داغ کیا ہمنے سوال بوسہ
سیکڑون اونسے دیے سخت جواب ایک پر ایک
۹

کتاب عشق کی الٹی ورق اولسے آخر تک
مگر سمجھے نہ ہم اسکا سبق اولسے آخر تک

بڑی ہے ابتدا بھی انتہا بھی تیری الفت کی
کہ اسمین ہین غم و رنج و قلق اولسے آخر تک

کبھی ہے عرش اعلی پر کبھی تحت الثری مین ہے
کھلے ہین شیخ پر چودہ طبق اولسے آخر تک

مئے انگور تجھکو مین بھی دیتا ہون اے زاہد
رہیگا تیرا یکسان یہ عرق اولسے آخر تک

ہزارون دوست دشمن بزم مین آسکے رہے لیکن
رہا اک شکل پر نظم و نسق اولسے آخر تک

ازل سے تا ابد پائی نہ راحت اس جراحت نے / رہا ہم بسملوں کا سینہ شق اول سے آخر تک
بہار عارض گلگوں تسے تیرہ اسکو کیا نسبت / نہین اک رنگ پہ رہتی شفق اول سے آخر تک
بشر کو گر نہ ملتی کسکو ملتی عشق کی دولت / نہین تھا کوئی اسکا مستحق اول سے آخر تک

۱۵۶

لکھون اسکو جواب اے داغ کیا مین سخت حیران ہون
لکھے ہین خط مین مضمون ادق اول سے آخر تک

۱۳

ردیف کاف فارسی

کیون نہ چھپائین ہو عیان عیب و ہنر الگ الگ / دیکھتے ہین بچشم غور اہل نظر الگ الگ
اوسکی تلاش مین مگر ایک کا ایک ہے رقیب / پھرتے ہین روز و شب یون شمس و قمر الگ الگ
راہ مین انکو وہم تھا کوئی نہ بدگمان ہو / آئے تو ساتھ ساتھ وہ مجھسے مگر الگ الگ
تیغ نگاہ یار کو دیتے ہین ہر گھڑی دعا / پارہ دل جدا جدا لخت جگر الگ الگ
روح فزا کسیکو ہے روح گزا کسیکو ہے / بادہ عشق نے کیا اپنا اثر الگ الگ
کسکا یقین کیجیے کسکا یقین نہ کیجیے / لائی ہین اوسکے بزم سے یار خبر الگ الگ
صبح شب وصال مین پاؤن پہ اونکے گر پڑا / کہنے لگے وہ ناز سے وقت سحر الگ الگ
ہم ہین ادہر تو وہ اودہر ہم ہین یہان تو وہ وہان / رہتے ہین مجھسے دور دور آٹھ پہر الگ الگ
ہوتی ہین کیونکر اک جگہ یہ عجب اتفاق ہے / جاتی ہین جانب عدم پائے بشر الگ الگ
رنج فراق یار بھی صدمہ روزگار بھی / ایک دل اور اتنے غم چاہیے گھر الگ الگ
غوث کا مرتبہ کیا تو نے قتیل تیغ کا / ٹکڑے گرے ہین دست و پا سینہ و سر الگ الگ
اونکو یہ وہم ہے کہین ایک سے ایک مل نجلے / لوگ بہت ہین بزم مین سب ہین مگر الگ الگ

۵۵۷

حشر کو اوسنے چُن لیے داغ گناہگار عشق
تاڑ گئی ہزار مین اوسکی نظر الگ الگ

۱۷

ردیف لام

بخشا ہی زمانے کو پروردگار دل
آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

ہر بار مانگتی ہی نیا چشم یار دل
اک دل کی کسطرح سی بناؤن ہزار دل

مشہور ہو گئی ہی زیارت شہید کی
خون گشتہ آرزو کا بنا ہی مزار دل

یہ صید گاہ عشق ہی ٹھہرائیے نگاہ
صیاد مضطرب سی نہو گا شکار دل

طوفان نوح بھی ہو تو ملجا ہی خاک مین
اللہ ری غبار تہ اپر غبار دل

پوچھا جو اوسنے طالبِ وزجرا ہی کون
نکلا مری زبان سی بے اختیار دل

کرتے ہو عہد وصل تو اتنا رہی خیال
پیمان سی زیادہ ہے ناپائدار دل

تاثیر عشق یہ ہی ترے عہد حسن مین
مٹی کا بھی بنائین تو ہو بیقرار دل

اسکی تلاش ہے کہ نظر آئے آرزو
ظالم نے روز چاک کیے ہین ہزار دل

عالم ہوا تمام رہا اوسکو شوق جور
برسائے آسمان سی پروردگار دل

پہلے پہل کی چاہ کا کیجیے نہ امتحان
آتا تو سیکھ لی ابھی دو چار بار دل

نکلے مری بغل سی وہ ایسی تڑپ کی ساتھ
یاد آگیا مجھے وہین بے اختیار دل

اے عندلیب مجکو لگی کب ہوای عشق
کلیونکی طرح تجھ مین نہ پھوٹے ہزار دل

عاشق ہوئے وہ جب سی عدو پر یہ حال ہی
رکھ رکھ کی ہاتھ دیکھتے ہین بار بار دل

اوسنی کہا ہی صبر پڑے گا رقیب کا
لے اور بیقرار ہوا بیقرار دل

بیتاب ہوکے بزم سے اسکی اوٹھادیا
غافل ہوں مین مگر ہی بہت ہوشیار دل

١٥٨

مشہور ہین سکندر و جم کی نشانیان
ای داغ چھوڑ جاینگے ہم یادگار دل

٢

ہوا زمانۂ پیری عذاب مین داخل
جوان تھی تو جوانی تھی خواب مین داخل

پڑھی نماز جنازہ کی میرے قاتل نے
گناہ کر کے ہوا ہی ثواب مین داخل

غلط رہا ہی وہی ابتدا سے آخر تک
ہوئی ہی دل کی رقم جس حساب مین داخل

کسی نے دست تسلی سے ایسی چٹکی لی
سکون دل بھی ہوا اضطراب مین داخل

بہت ہی ناز تمہین خال مصحف رخ پر
مگر یہ نکتہ نہین انتخاب مین داخل

ہوا یہ شرم معاصی سے پانی پانی مین
تمام خلط عناصر ہین آب مین داخل

رقیب کو مری آگے پلا کے مے ساقی
کیا نہ زہر ذرا سا شراب مین داخل

بتون کا روی کتابی ہوا ہی کیون مجمل
خدا کا نام نہین اس کتاب مین داخل

وہ لطف خاص ترا جس سے جان پہ بن جاے
نہو کہین ستم بے حساب مین داخل

اگر نہین مے و مینا و ساقی و معشوق
بہشت بھی ہی جہان خراب مین داخل

یہ رشک مانع توبہ ہوا ہی ای زاہد
بڑے بھلے ہین سبھی اس ثواب مین داخل

دکھائی منہ جو چھپاتی ہو کوئی چھپتا ہی
نگاہ شوق رہیگی نقاب مین داخل

کسے مجال جو دیکھے وہ حسن عالم سوز
وہان ہی برق تجلی حجاب مین داخل

مقام اہل خرابات اور ہے زاہد
نہین یہ لوگ جہان خراب مین داخل

یہان ادا ہی خموشی کو ہم جفا سمجھے
وہان جواب نہ دینا جواب مین داخل

زمانہ بخت جوان لائیگا کہان تجسا
کہین ہوئی بھی ہی پیری شباب مین داخل

وہ لطف توسن عمر رواں کو کیا جانے
ہوا ہی پاؤن خضر کا رکاب مین داخل

دوبارہ ہمکو کبھی بھول کر نہ لکھنا خط
یہ شرط ہے مری خط کی جواب مین داخل

غش آگیا جو مجھے راحت اسکو وہ سمجھی
ہوئی ہی بیخودی شوق خواب مین داخل

۱۵۹
گئے تھے داغ تلاش صنم مین کعبے کو
خدا نے مفت کیا ہی ثواب مین داخل
۱۴

کیون کھلکے دلکا حال کرین ہا ہائے دل
اچھی کہی کہ ہمسے کہو ماجرائے دل

افسوس مین نے روز ازل یہ نہ کہدیا
دی مجکو سب جہان کی نعمت سوائے دل

گھبرا کی بزم ناز سے آخر وہ اوٹھ گئے
سن سنکی ہای ہای جگر ہای ہائے دل

پھر عیادت آج وہ آکر یہ کہہ گئے
ہو زندگی عزیز جسے کیون لگائے دل

رہتا ہی دم خفا مری سینے مین ہر گھڑی
روٹھی ہوئی کو ہای کہانتک منائے دل

یہ دلربا ہی اب اسی لیکر نہال ہون
پروا نہین رہی ہمین جاتا ہی جائے دل

کیا اب بھی مشق ظلم کے ارمان رہگئی
ایک ایکدن مین تو نے ہزارون ستائے دل

آئینہ جانکر اونھین اغماض ہوگیا
یہ کیا کیا برا ہو ترا ای صفائے دل

شکوہ کیا کہ شکر کیا تیر یار کا
تھم تھم کی بزم بزم کچھ آئی صدائے دل

پایا نہ اوس گلی مین دل اپنا کسی جگہ
یون ہم کرے پڑے تو بہت ہو ڈھونڈھے دل

تعریف اونکی ہوتی ہی کیون میرے روبرو
تم چاہتی ہو یہ کہ رقیبون پر آئے دل

جور سپہر و ظلم بتان سہہ گئے بہت
رستم وہی ہی جسنے اوٹھالی جفائے دل

ایسا بناؤن ٹھیک کہ یہ یاد ہی کری
ابکی کسی طرح مری قابو مین آئے دل

کہتے نہ تھے وہ سنکی برا مان جائینگے
ای داغ اونسے اور کہو ماجرائے دل

ردیف میم

چھک گئے ہین آج اک ساغر سے ہم
ہاتھ دہو بیٹھے مئے کوثر سے ہم

بتکدے مین جا کے اوس بت کا پتا
پوچھتے پھرتے ہین ہر پتھر سے ہم

قصد صحرا ہے دل ویران کے ساتھ
اک بیابان لے چلے ہین گھر سے ہم

جب رگ جان سے کمی کرتا ہے خون
چھیڑ دیتے ہین اوسے نشتر سے ہم

تیر تیرا بڑھ کے مژگان سے نہین
کچھہ کھٹکتے ہین اسی نشتر سے ہم

کس قدر کٹتی ہے راہ شوق جلد
تیز چلتے ہین ترے خنجر سے ہم

کیا کہین کس سے کہین کسکے لیے
پھرتے ہین چارون طرف مضطر ہم

حضرت واعظ نے جو چاہا کہا
پر نہ بولے کچھہ خدا کے ڈر سے ہم

دل جو اپنا ہمنے مانگا تو کہا
کیا چرا لائے تمھارے گھر سے ہم

ہمسری تجھ سے کرے گر آسمان
صدقہ کر ڈالین تری سر پر سے ہم

۱۶۱

وہ ستمگر روبرو ہوگا تو داغ
کیا کہین گے داور محشر سے ہم

۹

ڈرتے ہین چشم و زلف و نگاہ و ادا سے ہم
ہر دم پناہ مانگتے ہین ہر بلا سے ہم

معشوق جای حور ملے می بجای آب
محشر مین دو سوال کرینگے خدا سے ہم

گر تو کسی بہانے سے آجای وقت نزع
ظالم کرین ہزار بہانے قضا سے ہم

گو حال دل چھپاتے ہین پر اسکو کیا کرین
آتے ہین خود بخود نظر اک مبتلا سے ہم

ناچار اختیار کیا شیوۂ رقیب
کچھہ بیحیائی خوب ہین گذری حیا سے ہم

مانگی نہو گی خضر نے یون عمر جاودان — کیا اپنی موت مانگتے ہین التجا سے ہم
دیکھین تو پہلے کون مٹے اوسکی راہ مین — بیٹھے ہین شرط باندھ کے ہر نقش پا سے ہم
مجبور اپنے شیوۂ شرم و حیا سے تم — ناچار اضطراب دل مبتلا سے ہم

یہ آرزو ہے آنکھ مین سرمہ لگائیے
اے داغ خاک پائے رسول خدا سے ہم

۱۶۱ — ۹

شب وصال نہ چپکے ہو حیا کے تم — جفا کے تم سے گلے ہم کرین وفا کے تم
کوئی خوشی تو ہوئی ہے کہ ہنستے آتے ہو — گئے تھے کیا کسی مردے پہ آشنا کے تم
مزا ہو حشر مین دونون ہون ایکبار طلب — ہمارے ساتھ چلو سامنے خدا کے تم
کسی طرح نہین ٹلتے بغیر دل کے لیے — یہ ڈھنگ سیکھ گئے کسکی التجا کے تم
مجھے جو ناز ہوا اپنی بے گناہی پر — کہا اونہون نے سزاوار ہو سزا کے تم
مری زبان جلاؤ سے کیا جلیگا اثر — کہ جانتے ہی نہین ہتھکنڈے دعا کے تم
کیا جو شکوہ عزیزون نے میری قاتل سے — کہا اونہون نے کہ قائل نہین قضا کے تم
کہین نہ حضرت دل ہم سے تم دغا کرنا — ہمارے دوست پرانے ہو ابتدا کے تم

تمہارے شعر مین گرمی ہے کس قیامت کی
جلے ہوئے ہو مگر داغ انتہا کے تم

۱۶۲ — ۱۹

ردیف نون

بیکسی صدمۂ ہجر انکی مجھے تاب نہین — کاش دشمن ہی چلے آئین جو احباب نہین
قبر مین بھی نہ بجھی آتش غم وائے نصیب — ہم جہان دفن ہین وان زیر زمین آب نہین

بخت بیدار نہ یہ دیدۂ دربان یارب ۔ چشم مشتاق کی تقدیر مین کیون خواب نہین
تجکو ای بخت سیہ آگ لگا کر دیکھون ۔ شب ہجران مین اگر جلوۂ مہتاب نہین
جام کو شراوسی میکش کو ملیگا زاہد ۔ بول اوٹھا جو کوئی ہمکو مے ناب نہین
چھیڑ تھمتی ہی کوئی نالہ کوئی رکتا ہی ۔ چارہ گر ناخن وحشت ہی یہ مضراب نہین
اب لفافہ بھی نہین خط کا خدا کی قدرت ۔ پہلے اتنی ہی شکایت تھی کہ القاب نہین
وان یہ ٹھہری ہی کہ اسکو بھی نظر مین رکھیے ۔ اب جو ٹھہری تو ہمارا دل بیتاب نہین
دیکھ تجافی مین تصویر کا عالم ای شیخ ۔ یان مصلا نہین منبر نہین محراب نہین
آنکھ لگتی ہی تو کہتے ہین کہ نیند آتی ہی ۔ آنکھ اپنی جو لگی چین نہین خواب نہین
راز دل کس سے کہون حضرت ناصح کیسی ۔ جو مری دوست ہین کیا غیر کے احباب نہین
نامہ بر مجھسے یہ کہتا ہی کہ تم تو کیا ہو ۔ بادشہ بھی تو وہان قابل القاب نہین
نہ ملے مجکو مری حال پہ رونیوالے ۔ عیش کیسا کہ یہان غمکی بھی اسباب نہین
مجھسے بیتاب کی میت پہ ملین کیون کافور ۔ کیا میسر مری احباب کو سیماب نہین
جستجو چاہیے گو خون جگر ہی لجا ی ۔ رزق انسان کا کمیاب ہو نایاب نہین
پوچھتے کیا ہو کہ دیکھا شب وعدہ کیا کیا ۔ تمسے تعبیر بن آئے وہ مرا خواب نہین
موت اب کوچۂ قاتل مین کھڑی ہنستی ہی ۔ یہ بھی قسمت کی تری ای دل بیتاب نہین
طعنے دینے کو محبت مین برا کہنے کو ۔ کوسنے روز یہان مجمع احباب نہین

۱۶۴ — ۱۶

حال دل جس سے کہا اوسنے کہا بس خاموش
داغ اس درد کے سننے کی ہمین تاب نہین

کیا کیا فریب دل کو دئے اضطراب مین ۔ اونکی طرف سے آپ لکھے خط جواب مین

شوخی نے تمکو ڈالدیا اضطراب مین
کچھہ تمکنت کا لطف نہ دیکھا شباب مین

ہی پایدار رشتۂ عمر مسیح سے
میرا ابھی تار جیب لگا نا نقاب مین

کچھہ شان مغفرت سہی نہین دو زاہدو
ڈوبین گناہ بادہ کشونکو شراب مین

کیا جانین کیا سکھائینگے اونکو صلاح کار
ہر روز گفتگو ہی نئی میرے باب مین

ای اہل حشر جمع ہین یان ہر طرح کی لوگ
دو کچھہ صلاح مجکو طبیعت کے باب مین

حورونکا انتظار کرے کون حشر تک
مٹی کی بھی ملے تو روا ہی شباب مین

پیر مغان کی دلشکنی کا رہا خیال
داخل ہوا ہون توبہ سی پہلی ثواب مین

ہر وقت انتظار طلب مین ہین مستعد
رہتا ہی ایک پاؤن ہمارا رکاب مین

گر وہ نہ آئینگے تو اجل آئیگی ضرور
تسکین ملی ہوئی ہی مرے اضطراب مین

جی چاہتا ہی چھیڑ کے ہون اوس سے ہمکلام
کچھہ تو لگے گی دیر سوال و جواب مین

دنیا کی باز پرس سے ابتک نہین نجات
اولجھا ہوا ہون حشر کے دن بھی حساب مین

کوئی گلہ کریگا نہ غصے کی بات کا
کہنا ہو جو کسیکو وہ کہہ لے عتاب مین

رکھنا قدم تصور جانان سنبھال کر
کانٹی ہی جا بجا مری چشم پر آب مین

ای شیخ جو بتائے مئی عشق کو حرام
ایسے کے دو لگائے بھگو کر شراب مین

۱۶۵　ای داغ کوئی مجھسا نہو گا گنہگار
ہے معصیت سی میرے جہنم عذاب مین　۱۱

سوز و گداز عشق کا لذت چشیدہ ہون
مانند آبلہ ہمہ تن آبدیدہ ہون

سرو سہی ہون اور نہ شاخ خمیدہ ہون
تسلیم و راستی کے لیے آفریدہ ہون

گر تو نہو تو پھر کسی کافر کا دل لگے
دوزخ مین آرمیدہ ارم سی رمیدہ ہون

نازک مزاجیون نے مجھے تجسا کر دیا
ای بیخبر مین اپنے سے آپ ہی کشیدہ ہون

اللہ ری کشاکش دیر و حرم کہ مین
ظالم ہزار ہاتھ سے دامن دریدہ ہون

پروانہ پاس شمع کے بلبل ہے گل کے پاس
آگ مین کہ تیری بزم مین خلوت گزیدہ ہون

بیتاب درد ہون تو دل راز دار ہون
لبریز شکوہ ہون تو زبان بریدہ ہون

افتادگی پہ بھی نہ گئی اوسکی جستجو
گویا زمین پہ سایہ مرغ پریدہ ہون

ای آرزوی تازہ نکر مجھسے چھیڑ چھاڑ
مین پائے شوق و دست تمنا بریدہ ہون

صیاد پہ ہون بار تو ہون باغبان کو خار
آزاد دام و تا بہ چمن نارسیدہ ہون

166

اے داغ جسکے واسطے روز جزا بنا
وہ کون ہے وہ مین ہی تو آفت رسیدہ ہون

27

الٰہی کیا کرین ضبط محبت ہمتو مرتے ہین
کہ نالے تیر بنکر کلیجے مین اوترتے ہین

جفا پر جان دیتے ہین ستم پر تیری مرتے ہین
یہ ناکام محبت سچ تو یہ ہی کام کرتے ہین

کہین کیا ہمنے جو صدمے گذرتے ہین گذرتے ہین
لگایا جسنے گھر ہی دل اوسکے گھر کو یاد کرتے ہین

تماشا جیسے دیکھا ہی مرے دل کے تڑپنے کا
تماشا ہی کہ وہ اپنی نظر سے آپ ڈرتے ہین

دم تعظیم اوٹھتی ہی قیامت کو ہی جا نا مین
اجل کہتی ہی بسم اللہ جہان ہم پانو دھرتے ہین

بڑھایا ہمنے دل اوسکا یہ کہکر دم بسمل
لگا چک تیغ ای قاتل کہین قاتل بھی ڈرتے ہین

مزا ہی نامۂ دلبر مین کیا جستجو پڑھتا ہون
تو سنکر کاتب اعمال اوسکو حفظ کرتے ہین

نکر نا منفعل ای ناخن غم تیغ قاتل سے
کہ رنگ گریہ کہتا ہی جگر کے زخم بھرتے ہین

نہین آتی نہ آئین وہ گئی تاب و توان جا مین
تجھی پر آج ہم ای بیقراری صبر کرتے ہین

تہ خنجر یہ کہتا تھا ستمگر سے گلو اپنا
جو یون کٹ کٹ کے گرتے ہین وہ کب کٹ کٹ کے مرتے ہین

تسلی و دلدہی دلجوئی اک حیلہ بہانہ ہی
مرا دل دیکھتے ہین وہ جو دلپر ہاتھ دہرتے ہین

نہ پوچھو کچھ مصیبت دردمندان محبت کی
خدا پر خوب روشن ہی گذر جسطرح کرتے ہین

قیامت ہی نگیون گذری ہمین ان سنگ رہ ہونا
سنا جس رہگذر کو یہ ادہر سی وہ گذرتے ہین

یہانتک بدگمان ہین تیری مرغ نامہ بر سے وہ
کہ پہلی ذبح کرتے ہین تو پیچھے پر کترتے ہین

خدا ہی کوئی پوچھے حشر مین ہمسی ترا آگر
کہ وان تم کسپہ مرتے تہے کہین ہم اسپہ مرتے ہین

ہم اس غفلت کے صدقے کوئی دم چہٹتے تو ہین غمسے
کہ جبدم ہوش آتا ہی تو پہر ان فکر کرتے ہین

مری ہر زخم دلپر بدنصیبی سی برستی ہی
وہ کسکی شور بختی سی نمکدان اپنا بہرتے ہین

لگی کہنے جو ہمین تمنے اشتہار عشق پہیلا ئی
کہ اڑ اڑ کر مری مکتوب کے پرزے بکہرتے ہین

کبہی یہ دل تماشاگاہ تہا عیش و مسرت کا
اب اسمین حسرت و شوق تمنا سیر کرتے ہین

زبان ہی گر کیا بہی وعدہ لونی تو یقین کسکو
نگاہین صاف کہتی ہین کہ دیکہو ہم مکرتے ہین

کبہی جہکتا ہون شیشے پر کبہی ہون گرتا ساغر پر
مری بہیو شیونسی ہوش ساقی کی بکہرتے ہین

الٰہی دیدہ و دل تو نہ ٹہری رہگذر ٹہری
کہین حسرت گذرتی ہی کہین صدمے گذرتے ہین

کوئی کہدے کہ تمنے دل لیا پہر دیکہیے کیا کیا
اوچہٹتے ہین اوکہڑتے ہین پلٹتے ہین جہگڑتے ہین

ادا بیساختہ اون گیسوؤن کی کچہ نرالی ہی
بنائی سی بگڑتے ہین سنوار لیسے بکہرتے ہین

تمہاری بدمزاجی سی ہمین کیونکر نہ خوف آئی
مثل مشہور ہی صابر جب سہی سب ہی ڈرتے ہین

ستم دیکہو بیان رنج پر کہتا ہی وہ ظالم
یہ صدمہ تو نہین آخر کسیپر ہم بہی مرتے ہین

۱۶۷

نہ پوچھو داغ ہمسے انتظار یار کی صورت
یہ آنکہین جانتی ہین خوب جو نقشے گذرتے ہین

۱۱

اس چمن مین برنگ سبزہ بیگانہ ہون
گل ہر رنگین مین اپنی رنگ کا دیوانہ ہون

مین تو ہر انداز معشوقانہ کا دیوانہ ہون
گل پہ بلبل ہون اگر تو شمع پر پروانہ ہون

غفلت خوابیدگان خاک کی اڑتی ہی ہنسی
مین شراب بیخودی سی اسقدر مستانہ ہون

مجھ پہ سو سو ظلم دلکی واسطے اک اضطراب
اور پھر کہتا ہی مین ہی عشق مین دیوانہ ہون

بجز ناکامی ہوا حاصل نہ اس میخانہ مین
جام مے حسرت بھری ہی مجھ مین وہ پیمانہ ہون

جبکہ عاشق ہی صبا اوس خاک کا ذرہ ہون مین
برق جسپر لوٹ ہی اوس کھیت کا مین دانہ ہون

کر رہینگی کام کچھ آخر مری ناکامیان
جسقدر نادان ہون اوتنا ہی مین فرزانہ ہون

مجھسے ای گبر و مسلمان کس لیی اتنا تپاک
قابل مسجد نہ ہرگز لائق بتخانہ ہون

وصل کی گرمی بھی ہی یار اپنی نازک طبع پر
شمع سی کافور ہو جاتا ہون وہ پروانہ ہون

مین اگر ہمدرد کی دلمین ہون تو اک درد ہون
مین زبان پر ہر زبان کی ہون تو اک افسانہ ہون

۱۶۸

ہی سراسر تیرگی اے داغ میری وحشتی
گو چراغ خانہ ہون پر آفت کاشانہ ہون

۱۱

میرا چرچا ہوا نہ کس کس مین
مین بنا چور اونکی مجلس مین

ہاے کس طور سی ہوی وہ کام
ہو قدم دل کا درمیان جس مین

ہی کسیکا تو انتظار تجھے
آنکھ ملتی ہی تیری نرگس مین

دل کا ویرانہ ہو گیا لیکن
اب بھی ہی تیری آرزو اس مین

درہم داغ دل کو جانے لگا
مال آیا ہے دست مفلس مین

دل بیتاب کی تڑپنے سے
آگئی جان جسم بے حس مین

ہم ستم سی بھی خوش ہین ای ظالم
وہ ستم کوئی لطف ہو جس مین

آنکھ اونکی صبا نے دیکھی تھی
ڈال دی خاک چشم نرگس مین

تم پہ عاشق نہون تو کسپہ ہون
تم مین جو بات ہی وہ ہی کس مین

گر کہا تم گلے سے مل جاؤ
مل گیا زہر گھولنا اس مین

۱۶۹ — ۹

مجکو دشمن سے کیا گلا اے داغ
انس پاتا نہین ہون مونس مین

جب کہا اور بھی دنیا مین حسین اچھے ہین
کیا ہی جھنجلا کے وہ بولی کہ ہمین اچھی ہین

نہ اوٹھا خواب عدم سے ہمین ہنگامۂ حشر
کہ پڑے چین سے ہم زیر زمین اچھے ہین

کس بھروسے پہ کرین تجھسی وفا کی امید
کونسے ڈھنگ ترے جان حزین اچھے ہین

خاک مین آہ ملاکر ہمین کیا پوچھتے ہو
خیر جسطور ہین ہم خاک نشین اچھے ہین

ہمکو کوچے سے تمہارے نہ اوٹھائے اللہ
صدقے بس خلد کے کچھ ہم تو نہین اچھے ہین

نہ ملا خاک مین تو ورنہ پشیمان ہوگا
ظلم سہنے کو ہم اے چرخ برین اچھے ہین

دلمین کیا خاک جگہ دون ترے ارمانونکو
کہ مکان ہی یہ خراب اور مکین اچھے ہین

مجکو کہتے ہین رقیبون کی برائی سنکر
وہ نہین تمسی برے بلکہ کہین اچھے ہین

۱۷۰ — ۱۹

بت وہ کافر ہین کہ اے داغ خدا اونسے بچائے
کون کہتا ہی یہ غارت گر دین اچھے ہین

پھر دین عجب ادائین اوس شوخ سیمتن مین
اک ٹیڑھ سادگی مین اک سیدھ بانکپن مین

مطلب کی چھیڑ اونسے پنہان سخن سخن مین
سچ ہے یہ کہ داغ پر فن یکتا ہی اپنے فن مین

جبسے لیا ہی مینے اے شوخ نام تیرا
مشکل ہوا زبان کو رہنا مری دہن مین

مین سر بسر ہون شکوہ اے تیغ یار تجسی
سو سو گلے بھرے ہین اک ایک عضو تن مین

مین ناتوان نہ پونہچا مر کر بھی تا بمنزل
زنجیر ہی مجھے وہ جو تار ہے کفن مین

پوچھو نہ کچھ کدورت اس اغبار دل کی — آتی ہی خاک لیئے آندھی اسی چمن مین
یہ گرم سرد عالم دیکھین دم کہان کیا اب — شعلے تھی پیرہن مین کافور ہین کفن مین
دست جنون ہمارا چھوڑی نہ تار باقی — گر دامن قیامت پیوند ہو کفن مین
آفت ہی میکشون کا پیاسا ہلاک ہونا — پھرتی ہی روح میری ساقی کی انجمن مین
مجنون کا حوصلہ تھا جو راز دل چھپاتا — اک مشت استخوان بھی رکھی نہ پیرہن مین
میت پر آئینگی وہ یان دم ہی مجھ مین باقی — یارو لپیٹ دینا زندہ مجھے کفن مین
اچھی بھی اسیری مجھسے شکستہ دل کی — اچھا شکن بڑھایا گیسوی پر شکن مین
اس رنج بیکسی کی یارب خبر نہ پوچھے — جائے نہ شام غربت سر پیٹتی وطن مین
خط کو کمر سی باندھا آخر تو بوجھ اوٹھایا — میری زبان بھی رکھلے ای نامہ بر دہن مین
ہی چارہ ساز گلچین گلہای داغ دل کا — شامت بہار کی ہی آئی جو اس چمن مین
اکدن حریف محشر ہونا ہی اس سبب سے — پھرتی ہین روز فتنے وہ چشم سحر فن مین
یہ شوق خود نمائی کیا کچھ جنون سی کم ہی — بیتاب تجکو لایا خلوت سے انجمن مین
یہ کیا کہ دلمین آؤ تو خاک مین ملاؤ — رونق ہوا انجمن کی بیٹھو جس انجمن مین

۱۷۱

ای داغ ہم نہایت سمجھے اوسی غنیمت
جو دم خوشی ہی گذرا یاران ہم وطن مین

۹

ساز یہ کینہ ساز کیا جانین — ناز والے نیاز کیا جانین
شمع رو آپ گو ہوئے لیکن — لطف سوز و گداز کیا جانین
کب کسی در کی جبہہ سائی کی — شیخ صاحب نماز کیا جانین
جو رہ عشق مین قدم رکھین — وہ نشیب و فراز کیا جانین

پوچھیے میکشوں سے لطف شراب
یہ مزہ پاکباز کیا جانین

بلبے چتون تری غضب رے نگاہ
کیا کرینگے یہ ناز کیا جانین

جنکو اپنی خبر نہین ابتک
وہ مرے دل کا راز کیا جانین

حضرت خضر جب شہید نہون
لطف عمر دراز کیا جانین

۱۷۲
جو گذرتے ہین داغ پر صدمے
آپ بندہ نواز کیا جانین
۱۳

مانا کہ لطف عشق مین ہین ہم مگر کہان
کیا سوجھتا نہین کہ ٹپہ ہی نظر کہان

زاہد مری شراب کے چسکے ہی اور ہین
توبہ طہور مین ایسا اثر کہان

بھرتا ہزار غنچۂ پیکان کو توڑ کر
اتنا مگر یہ دامن زخم جگر کہان

ای آہ دلمین رہ کہ جو پردہ رہے ترا
جاتی ہے دوڑ دوڑ کے تو بے اثر کہان

الفت جتائیے تو غلط جھوٹ نادرست
دل مانگیے تو کہتے ہین کیسا کدھر کہان

تھم تھم کے وار کر کہ مرا درد مٹ گیا
جب مین نہین تو لذت زخم جگر کہان

بھولا ہون راہ فرط محبت مین دیکھیے
ہوتی ہے آج شام غریبی سحر کہان

اب وہ بے ثمر ہی جلے خاک آسمان
گل ہی نہین شجر مین ہمارے ثمر کہان

اوس زلف مین بھی ای دل مضطر نہ رہ سکا
خانہ خراب تیرے ٹھکانے کو گھر کہان

دیتے ہین یار کسکی خبر کیا مین بے خبر
یہ تو کہین ہم اس سے رہے بیشتر کہان

صورت مین اتحاد تو سیرت مین اختلاف
سمجھا ہو اور سمجھا نہو وہ بشر کہان

آغاز شوق مین نہین انجام کی خبر
اس ابتدا کی دیکھیے نکلی خبر کہان

۱۷۳
میخانے کے قریب سے جھجکی تو داغ
ہر ایک پوچھتا ہے کہ حضرت ادھر کہان
۱۱

دلمین گھر یار کی پیکان کیی بیٹھے ہین — مجھپہ قبضہ مری مہمان کیے بیٹھے ہین
تیری وعدی کی جو ارمان کیی بیٹھے ہین — تین دن پہلے ہی سامان کیے بیٹھے ہین
الله الله رے وہ نہین میری نظر سی بیزیر — کہ رقیبون کو نگہبان کیے بیٹھے ہین
اسطرح بیٹھے ہین سر کاٹ کی میرا سر بزم — مجھپہ گویا کہ وہ احسان کیے بیٹھے ہین
ایسی وحشت نہین اپنی کہ ہو محتاج بہار — پہلے ہی چاک گریبان کیے بیٹھے ہین
سنہدی ملنے کو بہانے ہین عبث یون کیسے — آج اغیار سی پیمان کیے بیٹھے ہین
دیکھ اے دشمن ایمان کہ وفا پہ تیری — اسقدر صبر مسلمان کیے بیٹھے ہین
دیکھیے کون گرفتار بلا ہوتا ہے — آج وہ زلف پریشان کیے بیٹھے ہین
اب ہی کیا ہم ہین جو لیگی نگہ ناز تری — پہلے ہی جان کا نقصان کیے بیٹھے ہین
حسرت و یاس و تمنا کی لیی اک دل تھا — ہم اسے پہلے ہی ویران کیے بیٹھے ہین

۱۷۴

حضرت داغ کو پھر کیا کہین وا وحشت
آج گھر کو جو بیابان کیے بیٹھے ہین

۹

نالی کرتے دل ناکام بری ہوتے ہین — کہ بری کامونکے انجام بری ہوتی ہین
ذبح کیجیے نہ مجھے مین تو یہ نہین کہتا ہون — آپ کیون لیکے یہ الزام بری ہوتی ہین
خوب ہون اہل ہوس کیا کہ نہین پختہ مزاج — ہے یہ ظاہر ثمر خام بری ہوتی ہین
ہو تسلی تو گذارون شب ہجران ساری — طور میرے تو سر شام بری ہوتی ہین
چھیڑ معشوق سی کیجیے تو ذرا تھم تھم کر — روز کی نامہ و پیغام بری ہوتی ہین
مہربانی نہ کرو اور غضب آئیگا — اس بھلائی مین مرے کام بری ہوتی ہین
ہر قدم ہمکو رہ عشق مین اک منزل ہے — طور اپنے سر ہنگام بری ہوتی ہین

راہ پر حضرت زاہد کو لگا ہی لائے | سچ تو یہ ہے کہ مے آشام بری ہوتی ہین

۱۷۵

درہم داغ نہو داغ کو کس طرح عزیز
چارہ گر مفت کی کیا دام بری ہوتے ہین

۱۱

پھرا پیامبر اپنا خراب رستے مین | دیا نصیب نے اچھا جواب رستے مین
وہ یون رقیب سے ہو بیحجاب رستے مین | کرے جو سائے سے بھی اجتناب رستے مین
یہ سچ ہے راہ محبت بڑی ہی ٹیڑھی کھیر | نہ آئے خضر کبھی اس خراب رستے مین
وہ گھر پہ آ کے مری عرض حال بھول گئی | رہا وہ رستے کا سارا حساب رستے مین
بھٹکتے پھرتے ہین اوس رہگذار مین عاشق | مسافرونکی ہے مٹی خراب رستے مین
لگا کی بات نہین لے آئے ہم اونہین گھر تک | ہزار ہمسے ہوئے گو عتاب رستے مین
عجب نہین کشش دل سے میرے اے قاصد | ملے اگر تجھے خط کا جواب رستے مین
گلی سے یار کی ہم اوٹھکے چل چکے تھے مگر | مچل گیا دل پر اضطراب رستے مین
یقین ہے زندہ نہ پہونچینگے کوے جانان تک | جو شوق کا ہے یہی اضطراب رستے مین
وہ رستہ کاٹکے چلتے ہین اسلئے مجھسے | کہ کچھ کہے نہ یہ خانہ خراب رستے مین

۱۷۶

بغل مین داب کی کیپل عدم کو شیشہ مے
ملیگی داغ نہ تجکو شراب رستے مین

۱۱

زاہد نہ کہہ بری کہ یہ مستانے آدمی ہین | تجکو لپٹ پڑینگے یہ دیوانے آدمی ہین
غیرونکی دوستی پر کیون اعتبار کیجے | یہ دشمنی کرینگے بیگانے آدمی ہین
جو آدمی پہ گذری وہ اک سوا تمہاری | کیا جی لگا کے سنتے افسانے آدمی ہین
کیا چور ہین جو ہمکو دربان تمہارا ٹوکے | کہدو کہ یہ تو جانے پہچانے آدمی ہین

دی بوند بھر پلا کے کیا ہنس رہا ہی ساقی
بھر بھر کے پیتے آخر پیمانے آدمی ہین

تمنے ہمارے دلمین گھر کر لیا تو کیا ہی
آباد کرتے آخر ویرانے آدمی ہین

جب داور قیامت پوچھیگا تمپہ کھلکر
کھد دینگے صاف ہمتو بیگانے آدمی ہین

ناصح سے کوئی کھدے کیجے کلام ایسا
حضرت کو تاکہ کوئی پہچانے آدمی ہین

ہین وہ بشر کہ جنسے ہر آدمی کو نفرت
تم شمع وہ کہ جسپر پروانے آدمی ہین

محفل بھری ہوئی ہی سودائیوں سے اونکی
اوس غیرت پری پر دیوانے آدمی ہین

۱۷۶

شاباش داغ تجھکو کیا تیغ عشق کھائی
جی کرتے ہین وہی مردانے آدمی ہین

میکشو مژدہ کہ گھنگھور گھٹائین آئین
تمپہ رحمت ہوئی توبہ یہ بلائین آئین

مجھپر افلاک سے میری ہی بلائین آئین
سیکڑون پڑھتی ہوئین پھر کے دعائین آئین

موت نے مجکو پکارا کہ مرے قاتل نے
آئیے آئیے مقتل سے صدائین آئین

کسکی زلفین مجھے یاد آئین شب ہجر انہین
کہ بلائین مری لینے کو بلائین آئین

آئے دلمین بھی وہ ہمراہ نگہبانونکے
برچھیان تانے ہوئے ساتھ ادائین آئین

جب ہوئی خاک مری جمع تری کوچے مین
شرط باندھے ہوئے اوڑنے کو ہوائین آئین

گو محبت سے مرے خاک نہ آیا مجکو
اسپہ مرتا ہون کہ تمکو تو ادائین آئین

ناز ہی اونکو کرم پر کہ نہین جسکا حساب
اس خطاوار کی گنتی مین خطائین آئین

کیا نئی بات تھی یا تو نہین اوسے بھلانا
نہ گلے آئے زبان پر نہ دعائین آئین

کوئی قاتل کی زمین پر جو رکھا اپنے قدم
آسمانسے مرے ماتم کی صدائین آئین

آئنہ دیکھتے ہی بیٹھ گئے تھام کے دل
پھر کہا آہ مجھے کیون یہ ادائین آئین

داور حشر سے ابتک ہی امید انصاف | کیا کرینگے جو پسند اوسکی جفائین آئین

۱۷۹ — ۱۱

درد دل کچھ نہ کہا داغ مگر وقت اخیر
داد بیداد کی دو چار صدائین آئین

ہم تری بزم سے ای یار چلے جاتے ہین | لے چلے جاتی ہین ناچار چلے جاتے ہین
اوسکا کوچہ ہی کہ ہی عرصۂ محشر یارب | سیکڑون طالب دیدار چلے جاتے ہین
حضرت دلکی قضا آئی ہی اوس کوچے مین | کہ یہ دوڑے ہوے سر بار چلے جاتے ہین
مرض عشق سے بگڑا ہون کچھ ایسا مجھے | دور سے دیکھکے غمخوار چلے جاتے ہین
منتظر دیر سے ہین جلوہ دکھا دے ظالم | ورنہ یہ طالب دیدار چلے جاتے ہین
اسطرح جاتے ہین اوس بزم مین دلکی ہاتھون | کہ بندھے جیسے گنہگار چلے جاتے ہین
بلبے ضد آپکی اللہ ری ہٹ اُف ہے مزاج | آجتک وصل کے انکار چلے جاتے ہین
گرچہ سو سو ہین تغافل کہ نجانے کوئی | اون نگاہون کے مگر وار چلے جاتے ہین
ہم نہین جانتے کچھ دیر و حرم کا رستہ | ہم تو عشق مین سرشار چلے جاتے ہین
بھولکر راہ چلے آئے ہین اللہ بخشو | ہم خطاوار گنہگار چلے جاتے ہین

۱۷۹ — ۱۱

داغ اس ضعف نے لی اپنی تو منزل کھوٹی
ہم رہے جاتے ہین سب یار چلے جاتے ہین

شوخی نے تیری کام کیا اک نگاہ مین | صوفی ہی بتکدے مین صنم خانقاہ مین
آنکھین بچھائین ہمتو عدو کی بھی راہ مین | پر کیا کرین کہ تو ہی ہماری نگاہ مین
بڑھتا ہون آگے پوچھکر اوس سے مقام عشق | جو فتنہ مجھ غریب کو ملتا ہی راہ مین
دلمین سما گئی ہین قیامت کی شوخیان | دو چار دن رہا تہا کسی کی نگاہ مین

راتین مصیبتونکی جو گذرین تہین اجتک
ماتم کو آئے ہین مری روز سیاہ مین

اوس توبہ پر ہے ناز تجہی زاہد اسقدر
جو ٹوٹ کر شریک ہوئے میرے گناہ مین

آتی ہی بات بات مجہی یاد بار بار
کہتا ہون دوڑ دوڑ کے قاصد سے راہ مین

تاثیر بجلیے سنگ حوادث سے آئے کیا
میری دعا ہے ٹہوکرین کہاتی ہے راہ مین

کیسا نظارہ کسکا اشارہ کہانکی بات
سب کچھ ہی اور کچھ نہین نیچی نگاہ مین

جو کینہ آج ہی تری دلمین ستم شعار
جائیگا کل ہی تو دل دادخواہ مین

۱۸۰
مشتاق اس صدا کے بہت درد مند تہی
ای داغ تم تو بیٹھ گئے ایک آہ مین

۱۱

بہولے بہٹکے جو تری گہر مین چلی آتی ہین
اپنی تقدیر کی چکر مین چلی آتے ہین

تجھ مین تاثیر ہو گر ای کشش دل کچھ بہی
تو وہ دوڑے ہوی دم بہر مین چلی آتے ہین

وحشت ایسی ہی کہ سائی سی بہی مین کہتا ہون
آپ کیون میرے برابر مین چلی آتے ہین

ہمسری کون کرے فتنہ خرامی سی تری
سیکڑون کبک سے ٹہوکر مین چلی آتے ہین

چشم بدمست سی بہر ہمکو ندیکہو دیکہو
غش یہان ایک ہی ساغر مین چلی آتے ہین

روز سنتے ہین نیا ایک اک شیدائی
نام نکلے تری دفتر مین چلی آتے ہین

سیر بازار ہی ہے اونکے لیی ایک شکار
دل بندھی زلف معنبر مین چلی آتے ہین

آپ حسرت ہین اثر این مین سوز و گداز
کسلیے پہر دل مضطر مین چلی آتے ہین

تفتہ جان وہ ہون دم ذبح گراتی قاتل دیکھ
جوش آب دم خنجر مین چلی آتے ہین

تہک کے بیٹھون ہی جو وحشت مین تو سر پہر تاہیے
پانون کی چرخ مری سر مین چلی آتے ہین

۱۸۱
داغ جاکر نہ پہر آئی عدم سے جو تو
ہم یہ سمجھی تہی کہ دم بہر مین چلی آتی ہین
۱۲

کشتۂ یاس ہون مقتول تمنا ہون نہین
اور اس زندگی عشق پہ مرتا ہون مین

کچھ خبر ہی نہین اللہ رے مری بیخبری
کسکا مشتاق ہون کیون ہون نہین کیا ہون مین

نظر آتا نہین اے جوش سرشک اپنا شباب
کشتی نوح نہین ہون کف دریا ہون مین

ظالم و قاتل و سفاک و غضبناک ہو تم
عاشق و شیفتہ و والہ و شیدا ہون مین

مین اوٹھون تو طرف غیر نگاہین اوٹھین
مگر اوس بزم مین اوس چشم کا پردا ہون مین

تو وہ تیر حوادث نگہ ہین کیون افلاک
کہ اسی واسطے ہون خاک کا پتلا ہون مین

شمع سان گھلتے ہی گھلتے سحر آجائیگی
اے شب ہجر کوئی منہ کا نوالا ہون مین

داب کر تجھکو بغل مین دل مضطر لیجاؤن
پر یہ ڈر ہے کہ رقیبون مین تماشا ہون مین

آپ کی جنبش لب نے تو کیا کام تمام
اسی اعجاز پہ کہتے تھے مسیحا ہون مین

جان نکلی ہے اجازت ہو وہان بسم اللہ
دل بیتاب پہ لو فاتحہ پڑھتا ہون مین

آرزو بنکے رہا ہون کہ نکالی نہ فلک
اوس گلی مین ہمہ تن آج تمنا ہون مین

چپ نہ رہ ناصح مشفق مجھے غافل سمجھ
ہان کبھی جا جو تری دلمین ہے سنتا ہون مین

۱۸۲

داغ کیا پوچھتے ہو مین نہین کچھ کہہ سکتا
خیر جس حال مین ہون شکر ہے اچھا ہون مین

۱۱

دل مہجور کو آزردہ جو پاتا ہون مین
اپنے روٹھے کو شب و روز مناتا ہون مین

جبہہ سائی تری دہلیز پہ کچھ فرض تھی
اپنی تقدیر کے لکھے کو مٹاتا ہون مین

ایک نظارۂ گلشن کی ہوس باقی ہے
رخصت اے کنج قفس پھر ابھی آتا ہون مین

فرقت یار مین ہم موت جو مر جاتا ہون
ملک الموت کو دیوانہ بناتا ہون مین

کتنا شوق شہادت کہ جو وہ بھول بھی جائے
جرم اپنا اوسے خود یاد دلاتا ہون مین

قفس تنگ سے چھٹنا تو بہت مشکل ہے
تو جگر پر سے گلزار اوڑاتا ہوں میں

میرا ساماں ہے تری بزم میں ہنگامۂ حشر
اپنی تعظیم کو سو فتنے اوٹھاتا ہوں میں

آسمان ٹوٹ پڑا ہے ستم بیجا کا
یہ ہے میرا ہی کلیجا کہ اوٹھاتا ہوں میں

دیکھنا مشکل ہوں اوس سے نہ دل بھر جائے
اسلیئے آئینے سے آنکھ چراتا ہوں میں

جب کھڑا ہوں لیں تلوار جو اوس کو خمیدہ
شور محشر کی طرف کان لگاتا ہوں میں

۱۸۳
کتنے ہمدرد ہوا خواہ ہیں یوں تو اے داغ
پر یہ کوئی نہیں کہتا اوسے لاتا ہوں میں
۹

باغ میں گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
اونگلیاں سرو اوٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

جان مشتاق مری آنکھوں میں آ جاتی ہے
یار جب مژدہ سناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

جیتے جی کون عیادت کا اوٹھائے احسان
اسلیئے جان سے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

دیر قاصد کو لگی ہے دل مشتاق شتاب
دیکھیے ہمکو بہلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

سیکڑوں دو قدم آگے ہیں جلو میں فتنے
ساتھ اک حشر کو لاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

ساتھ دشمن کے وہ کیا آئے قیامت آئی
خاک میں ہمکو ملاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

دل و جاں پاس سے جاتے ہیں کہ وہ جاتے ہیں
صبر و ہوش و خرد آتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

نہیں منظور جو بچنا تو دم چارہ گری
ہم مسیحا کو ڈراتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

۱۸۴
کون آتا ہے برے وقت کسی پاس اے داغ
لوگ دیوانہ بناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
۱۱

یہ لوگ کیا اوسے رسوا سر عام کرتے ہیں
مرے جنازے پہ کیوں ازدحام کرتے ہیں

تمہاری تیغ و تبر خاک کام کرتے ہیں
گلے پڑی ہی کو سو دنے مدام کرتے ہیں

جفا کی شکوے پہ صاحب نگاہ کیون پھیری
جواب وہ ہمین تمسے کلام کرتے ہین

وہ ناتوان ہو نہین میرے کاتب اعمال
صریر خامہ کی بہی وہ تمام کرتے ہین

تری گلی سے نکلنا ہمین قیامت ہے
قدم قدم پہ ہزارون مقام کرتے ہین

نہین ہے غور اونہین جس ستم رسیدونکی
وہان وہ چرخ کو قائم مقام کرتے ہین

وہی تو عشق کہ جو قیس کو کہن نے کیا
یہ خوب کام تمہارے غلام کرتے ہین

الٰہی غیر نے کی کونسی وفاداری
کہ آج وہ مجھے جھک کے سلام کرتے ہین

جفائین کیونکر اوٹھین اسکو جان و دل عزیز
عدو اب اونسے ہمارا پیام کرتے ہین

وہی خیال وہی انتظار یار اونہین
یہ چشم و دل کوئی میرا بھی کام کرتے ہین

۱۸۵

کہان وہ زہرہ جبین داغ پاکباز کہان
فرشتے پر بھی یہ لوگ اتہام کرتے ہین

۱۱

جوش گریہ سے یہ آنکھین ابر نیسان ہوگئین
اب مری بیتابیان مشہور دوران ہوگئین

راز الفت چھپ سکا ہمسے نہ اوسکے روبرو
صاف دلکی حسرتین منہ پر نمایان ہوگئین

مر گئے ہم اک اشارے مین نگاہ ناز کی
آج اپنی مشکلین اک پلمین آسان ہوگئین

سیکڑون دل ہوگئے انداز پر تیرے نثار
سیکڑون جانین تری چتون پہ قربان ہوگئین

دن پورا ہو چکا ہم ہوگئے آخر تمام
روز فرقت کی خدا کیا سخت گھڑیان ہوگئین

جب دیا اونسے دلاسا شکوۂ وقت اضطراب
دلکی وہ بیتابیان سب راحت جان ہوگئین

اب کسی سے دل لگاکر ہم نہونگے پائمال
جو خطائین ہوگئین اے چرخ گردان ہوگئین

واہ اے جوش جنون آخر الجھکر ضعف سے
اونگلیان ہاتھونکی بہی تار گریبان ہوگئین

وہ نہ آئے جب شب وعدہ نہ آئی مجکو نیند
آرزوئین دلکی سب خواب پریشان ہوگئین

شکوۂ غیر و نکو اگر بیجا ہین بیجا ہی سہی	اب تو یہ گستاخیان مجھسی مری جان ہو گئین

۱۸۶
داغ اب یوسف کہان لیلی کہان شیرین کہان
جو حسین شکلین تھین سب زیر خاک پنہان ہوگئین
۱۲

دلکو بہلاؤن کہانتک کہ بہلتا ہی نہین	یہ تو بیمار سنبھالے سے سنبھلتا ہی نہین
آپکا زور مرے دل پہ نہ کیونکر چلتا	کیا مرا حب کا عمل تھا کہ جو چلتا ہی نہین
چمن دہر مین یہ عاشق ناکام ترا	وہ شجر ہی کہ کبھی پھولتا پھلتا ہی نہین
نالہ نکلا کبھی دل سی تو کبھی آہ و فغان	پر ترے وصل کا ارمان نکلتا ہی نہین
اوسکے ہاتھون نہین جبتک کسی مظلوم کا خون	اپنے ہاتھونمین حنا وہ کبھی ملتا ہی نہین
ہین تری راہ محبت مین ہزارون فتنے	دیکھیے مجکو بجز اس راہ کے چلتا ہی نہین
دن ڈھلے آنیکا وعدہ ہی کسی سی لیکن	آج یہ دن وہ قیامت ہی کہ ڈھلتا ہی نہین
شمع کی طرح سے روتا ہی ہی عاشق تیرا	مثل پروانہ فقط آگ مین جلتا ہی نہین
موم ہوتا ہی مری آہ سے پتھر لیکن	سنگدل ایک ترا دل کہ پگھلتا ہی نہین
خضر بھی تو اسی گرداب سی گھبراتے ہین	ڈوب کر بحر محبت مین اوچھلتا ہی نہین
تیرہ بختی نہ گئی اپنی تو جانا ہمنے	کہ کبھی رنگ زمانیکا بدلتا ہی نہین

۱۲۷
کسطرح دل خم ابرو سی نکالون ای داغ
پڑ گیا پیچ کچھ ایسا کہ نکلتا ہی نہین
۹

حضرت دل آپ ہین جس دھیان مین	مر گئے لاکھون اسی ارمان مین
عشق جس کشتی کا ہو تو ناخدا	وہ نہ آئے کس طرح طوفان مین
اوس سی پوچھو تم مری آشفتگی	زلف کہدیگی تمہارے کان مین

غیر سے مرنے کی خبر سن کے کہا
واقعی کچھ بھی نہین انسان مین

گر فرشتہ وش ہوا کوئی تو کیا
آدمیت چاہیے انسان مین

دل کی قیمت اک نگہ ہے ای صنم
آ گئے جو آکے ترے ایمان مین

جس سے دل کھویا اوسیکو کچھ ملا
فائدہ دیکھا اسی نقصان مین

سچ یہ دیتا ہو نہین دل کے سوا
اور جو کچھ ہے مرے امکان مین

۱۸۸

کس سے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغ
آج ہو تم اور ہی سامان مین

۱۳

کس مصیبت سے بسر ہم شب غم کرتے ہین
رات بھر ہائے صنم ہائے صنم کرتے ہین

برسون ترساتی ہین جب تیغ علم کرتے ہین
کس تکلف سے وہ تکلیف ستم کرتے ہین

دیکھو ہو لاگ تو ہو کچھ کسی صورت کا لگاؤ
لطف کیسا کہ وہ اب جور بھی کم کرتے ہین

اشک خون جھلکتا عصیان نہین لے یا شہر
نار دوزخ کو یہ گلزار ارم کرتے ہین

اور ہی منہ پھیر کے دم ذبح خنجر اونکا
پڑھکے ہم سورۂ اخلاص کو دم کرتے ہین

شوخ تم شیفتہ ہم دونون ہین بیچین مگر
پھر ذرا صبر جو کرتے ہین تو ہم کرتے ہین

ایکو دوست کی مرنیکی خوشی ہے ان حال
کوئی دشمن بھی جو مرتا ہی تو غم کرتے ہین

ہائے اوس کشتہ کی تربت کا مقدر جسکو
سجدہ ہو بت مٹکے ترے نقش قدم کرتے ہین

ہمین بدنام ہین جھوٹے بھی ہمین ہین بیشک
ہم ستم کرتے ہین اور آپ کرم کرتے ہین

خوف ہے اونکو بیانتک تو ہم آغوشی کا
میری تصویر کے بھی ہاتھ قلم کرتے ہین

ہاتھ مین کرتی ہین فتنو لنسی نگاہین تیری
چال محشر ہے ترے نقش قدم کرتے ہین

مجھسے کہتا ہے یہ احسان جتا کر ظالم
ہم سوا تیرے کسی پر بھی ستم کرتے ہین

۱۸۹ ۱۱

جنکو تم داغ بڑا عہد شکن کہتے تھے
لو مبارک ہو وہ پھر قول و قسم کرتے ہین

دل ہی تو ہے نہ آئے کیون تم ہی تو ہو نبھائے کیون
ہمکو خدا جو صبر دے تجھسا حسین بنائے کیون

تیری تلافی جفا جب نہ ہو تا بروز حشر
عاشق نامراد عشق انکی کمی کو پائے کیون

جملہ رفیق و ہم طریق رہزن راہ عشق ہین
سایہ خضر ہی کیون نہین ساتھ ہمارے آئے کیون

گو نہین بندگی قبول پر ترا آستان تو ہے
کعبہ و دیر مین ہے کیا خاک کوئی اوڑائے کیون

لاگ ہو یا لگاؤ ہو کچھ بھی نہ ہو تو کچھ نہین
بنکے فرشتہ آدمی بزم جہان مین آئے کیون

جرأت شوق پھر کہان وقت ہی جب نکل گیا
اب تو ہین یہ ندامتین صبر کیا تھا ہائے کیون

رونے پہ میرے وہ ہنسین رنج پہ میرے شاد ہون
چھیڑ مین کچھ تو ہے مزہ ورنہ کوئی ستائے کیون

عشق و جنون سے مجکو لاگ ہوش و خرد سے اتفاق
پھر یہ کہون تو کیا کہون بیٹھے ستم اوٹھائے کیون

ہان نہین غیرت رقیب خیر ہمین بھی آئے ہی
جو نہ دوبارہ آسکے بزم سے تیری جائے کیون

فکر مین ہم تو رہ گئے اور وہ آج کہہ گئے
عیب نہین تو راز دل ہمسے کوئی چھپائے کیون

۱۹۰ ۲۱

پردہ عشق ہو چکا داغ یہی قرار تھا
صبر پہ آہ آہ کیا ضبط پہ ہای ہای کیون

کیا کہا پھر تو کہو دل کی خبر کچھ بھی نہین
کیون کیا ہے خم گیسو مین اگر کچھ بھی نہین

نہ یہ خورشید قیامت نہ یہ مہر لب غیر
کچھ تو ہو مال مگر داغ جگر کچھ بھی نہین

جوش ہی اہل ہوس کا مگر الطاف ترا
ابھی سب کچھ ہے ابھی شعبدہ گر کچھ بھی نہین

نہ بصارت نہ اشارت نہ خجالت نہ حیا
تجھمین تو دیکھنے کو دیدۂ تر کچھ بھی نہین

آنکھ پڑتی ہے کہین پاؤن کہین پڑتا ہے
سبکی ہے تمکو خبر اپنی خبر کچھ بھی نہین

دل ہی سینے میں نہاں دل میں نہاں کیا کیا کچھ
چھوڑنیکی تری دزدیدہ نظر کچھ بھی نہیں

رات کی رات کا مہمان ہے مریض ہجراں
صبح تم آئے تو کیا آئے سحر کچھ بھی نہیں

دھوم ہے حشر کی سب کہتے ہیں یوں ہے یوں ہے
فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں

انکو بیتاب کیا کچھ نہ کیا نالۂ دل
یہ تو کچھ بھی نہ ہوا یہ تو اثر کچھ بھی نہیں

نہ کروں نالہ تو کس شغل میں کاٹوں اوقات
یہ تو مانا کہ یہ نالوں میں اثر کچھ بھی نہیں

کعبے جانا ہی تو بتخانے سے ہو کر زاہد
دور اس راہ سے اللہ کا گھر کچھ بھی نہیں

لامکاں میں بھی تو کچھ جلوہ نظر آتا ہے
بیکسی میں تو ادھر ہوں کہ جدھر کچھ بھی نہیں

اک جفا تیری جو کچھ بھی نہیں تو سب کچھ ہے
اک وفا میری کہ سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں

خواب میں دیکھ لیا خلد کو ہمنے واعظ
اجی بس بیٹھیے بھی وہاں لطف بشر کچھ بھی نہیں

کچھ ہے یاں خاک تو اک جنبش داماں کر لیے
تیری موجوں کو ہے باد سحر کچھ بھی نہیں

آئینہ دیدۂ اعمیٰ ہے سہی پر اے چشم
وہ ہی کچھ دیکھتے ہیں جنکی نظر کچھ بھی نہیں

میری ہی جوش طبیعت نے اوٹھائی ہیں فساد
خیر سے آپکی طینت میں تو شر کچھ بھی نہیں

عیب بے عیب ہے جب حد سے گذر جاتا ہے
اب تجھے بے ہنری مجھ میں ہنر کچھ بھی نہیں

اے نگاہِ غلط انداز ادھر کچھ تو سہی
اے تغافل اثر عربدہ گر کچھ بھی نہیں

غیر کے وصل کا انکار مزہ دیتا ہے
پھر اسیطرح کہو بار دگر کچھ بھی نہیں

۱۹۱

حشر میں دست جنوں سے خجل ہوا ہے داغ
کہ مرے پاس بجز دامن تر کچھ بھی نہیں

۲۳

دست وحشت کی لپیٹی ہے رگ جاں نہیں
ہاتھ اوس تار میں الجھا جو کہیں جا نہیں

لخت دل کونسے دن بخیۂ مژگاں میں نہیں
غنچے وہ پھول ہیں جو گلستاں میں نہیں

تری اقرار مین انکار تری ہان مین نہین
عہد مین عہد یہ پیمان کسی پیمان مین نہین

بے ثباتی کے سوا اور کوئی کیفیت
میری توبہ مین نہین آپکے پیمان مین نہین

راہ مین ہمسے ملا دیتی ہے شوخی اونکو
کہ ابھی ہین تو ابھی چشم نگہبان مین نہین

ہم نہ مدت سے یہ کہتے تھے کہ مرجائینگے
تم نہ برسون سے یہ سنتے تھے کچھ انسانمین نہین

گل کو ملکر تری عارض سے ملا حسن قبول
ورنہ کیا سبزۂ بیگانہ گلستان مین نہین

خاک دیکھون تجھے اچاک جگر کیا دیکھون
اونکے دامن مین نہین اونکے گریبان مین نہین

مجکو حیرت کا گمان دلمین تمنا کا یقین
نالہ کہتا ہے کچھ اس خانۂ ویران مین نہین

پہلے ستی دلمین کھٹک اب تو ہے رگ رگ مین کسک
چین اے درد تجھے بھی شب ہجران مین نہین

جلوۂ ہوش ربا دیکھ لیا اے موسیٰ
یان تحیر مین وہ لذت ہے جو عرفان مین نہین

نگہہ شوخ جو ٹھہری تو مرا دم نکلے
نیشتر مین وہ تڑپ ہے جو رگ جان مین نہین

داد بیداد ہے گر خاطر سفاک مین ہے
درد بیدرد ہے گر اس دل ویران مین نہین

دیکھتے راہ مین ٹھوکر سے نہ کھلجائے گرہ
ایک فتنہ ہے یہ دل گوشۂ دامانمین نہین

ناز کو فتنہ بناوٹ کو بلا کہتے ہین
سادگی اک تری گنتی کسی سامان مین نہین

اب کب اس چشم نظر باز نے دہوکا کہایا
جوڑ کیا آپکی ٹوٹی ہوی پیمان مین نہین

اُف ری جلوہ کہ نہین اور رنگ شوقین ہے
بلبلے پردہ کہ وہ ہے اور دل حیرانمین نہین

رنگ گل نغمۂ بلبل اثر باد بہار
جیسے ہم قید ہوے کوئی گلستانمین نہین

مانگتا قرض تری واسطے اے چشم خیال
پر سیاہی ہے سفیدی شب ہجرانمین نہین

ہو جو تاثیر تو ہیری کی کنی ہے قاتل
کیا کرون اشک مژہ تیری نمکدانمین نہین

خار ہین بلبل پر دانہ سر شبنم حسرت
ہے کھٹکتے ہوئی کانٹے تو بیابان مین نہین

اب تغافل ہی سی ہم چھیڑ کرینگے ناچار
آج لڑتی ہوئی نظرین صف مژگان نہین

۱۹۲

داغ ہم تہمت مجنون پہ چڑھائی چادر
پیرہن تار کفن کو بھی گریبان نہین

۱۰

کہان وہ گئے عیش و عشرت کی دن
مصیبت کی راتین ہین آفت کی دن

خبردار اے دل خبردار ہے
نہین اب نہین تیری غفلت کی دن

فزون روز محشر سے ہر گھڑی
کٹین کسطرح تیری فرقت کی دن

گذر جائے ہنس بول کر کوئی دم
کہ نزدیک آئے ہین رخصت کی دن

یہ افسانہ پورا تو ہوگا کبھی +
جو دو چار ہونگے قیامت کی دن

ستم کر نہ پہلے ہی ای نوجوان
ابھی آئے ہین تیری شہرت کی دن

جوانی کو ترسا کرین خضر آپ
پھر نبکے قیامت کو حضرت کی دن

بھلا وا تجھے دے دیا ای اجل
بلا لینگے ہم تجھکو فرقت کی دن

وہ راتین وہ باتین وہ گھاتین غضب
جوانی ہین تجھے کس شرارت کی دن

۱۹۳

یہ ہے داغ کی عرض یا مصطفے
نہ محروم ہون مین شفاعت کی دن

۱۲

دست گلچین سی چھٹا آیا کف صیاد مین
ہین گل باسی ہوئی اس گلشن ایجاد مین

کونسی خوبی نہین تیری قد آزاد مین
شاخ ہی کیا سرو مین طرہ ہی کیا شمشاد مین

حشر مین افسانہ مرا اس دھوم سی ہوگا بپا
اہل محشر کو کٹی کا دن مبارکباد مین

یارب انداز ستم کوئی نیا نکلا کہ آج
غش ہی وہ بیدادگر خود لذت بیداد مین

بنتی ہین تیری کمر کی کیا خیالی صورتین
چھنتی ہین بارہ یکیان کیا مانی و بہزاد مین

ناتوانی ناتمامی ناامیدی نارسی
ہمنے بھر بھر رکھا ہی کیا کیا دامن فریاد مین

ہم اسیرونکی ہی اک باد صبا پرسان حال
پوچھ جاتی ہی کہ کیا باقی رہا صیاد مین

آگے یہ گردش کہان تھی پر کوئی گردش زدہ
آگیا تیری نگاہ خانمان برباد مین

ہی یہی ذوق اسیری تو اسیری ہوچکی
مین نہین بھولا اسمانی کا کف صیاد مین

ہی جگر مین داغ یا ہی گنج قارونمین درم
غم ہی دلمین یا ہی قیدی قلعۂ فولاد مین

عشق کی کوچے نے ہمکو وہ دکھایا ہی بہشت
حضرت آدم نے جو دیکھا نہ اپنی یاد مین

محتسب پتھر ہی دل تیرا تری کس کام کا
ڈال دی اسکو کسی میخانی کی بنیاد مین

۱۹۴
میری دلسے داغ پوچھی کوئی دہلی کی مزی
لطف تھا دونون جہانکا اک جہان آباد مین
۹

مین کہان اور بزم خواب کہان
لائی اسے ہستی خراب کہان

اوسسے کہدی ہی آرزو دل کی
اب میری بات کا جواب کہان

ہمنے بھی صبر دلکو دی ہی لیا
اب وہ اگلا سا اضطراب کہان

دل پہ گرمی سی تیری ہے بلبل
یون کلیجا ہوا کباب کہان

رات اور رات بھی جدائی کی
اب نکلتا ہے آفتاب کہان

بات کرنی ہے جسے نہ آتی ہو
بات سننے کی اوسکو تاب کہان

وعدہ حشر آپ کرتے ہین
چار دن بعد یہ شباب کہان

کافرون سی ہی جب بھری دوزخ
غیر کے واسطے عذاب کہان

۱۹۵
کعبۂ و دیر مین جو داغ نہین
پھر ہے یہ خانمان خراب کہان
۱۱

جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کی ہین
کھلتے نہین ہین اثر جو سوز نہانکی ہین
کرتے ہین قتل وہ طلب مغفرت کی بعد
جسدن سے کچھ شریک ہوئی میری مشت خاک
قاصد بیانسے برق تپان پر نصف راہ سے
بازو دکھائی تمنے لگا کر ہزار ہاتھ
ناصح کے سامنے کبھی سچ بولتا نہین
کیسا جواب حضرت دل دیکھیے ذرا
کیا اضطراب شوق نے مجکو خجل کیا
عاشق ترے عدم کو گئے کسقدر تباہ

مجھسے کہان چھپینگے وہ ایسے کہانکی ہین
کیا پھوٹتے کبھو اسلیے چھالے زبان کی ہین
جو تہی دعا کے ہاتھ وہی امتحان کی ہین
اوس روز سے زمین پہ ستم آسمان کی ہین
بیمار کی ہے چال قدم ناتوان کی ہین
پوری پڑی ہین تو وہی بہت امتحانکی ہین
میری ہزار ہان نہین رنگ تمہاری زبانکی ہین
پیغامبر کے ہاتھ مین ٹکڑے زبانکی ہین
وہ پوچھتے ہین کیسے ارادے کہانکی ہین
پوچھا ہر ایکنے یہ مسافر کہانکی ہین

۱۹۶

ہر چند داغ ایک ہی عیار ہے مگر
دشمن بھی تو چھٹے ہوے سارے جہانکی ہین

۱۱

کھویا گیا ہون دیکھیے نامہ بر کو مین
مجھکو تباہ چشم مروت نے کر دیا
بس ہوگیا کرو گی نظر سے جگر مین چھید
خاموش اب تو شکوہ ہمسایہ نے کیا
جاکر در قبول پہ جھڑ گئی دعا
مہر و وفا و راحت و آرام کو رقیب
میرا طریق عشق جدا ہے جہان سے

اپنی خبر کو جاؤن الہی کدہر کو مین
ملجائے تو چراؤن کسیکی نظر کو مین
لو آؤ تم ادھر کو ٹہرا ہون ادھر کو مین
پھر تو ہے آہ نیم شبی اور سحر کو مین
صد شکر جاکے آپ نہ لایا اثر کو مین
جور و جفا و کاوش خون جگر کو مین
چلتا ہون چھوڑ چھوڑ کے ہر رہگذر کو مین

تم تو وہ پارسا ہو کہ دو رنگ لیتی او
آتا تھا منہ چھپائے کہیں سے سحر کو میں

دل دیکھ اونکو اور بھی امید بر گئی
جانا تھا یہ کہ چھوٹ گیا عمر بھر کو میں

دونو نہیں ایک تو نکل آئینا سخت نشانہ
دیکھونگا آج دل سے لڑا کر جگر کو میں

۱۹۷
اے داغ تیغ حشر تھی صبح شب وصال
جب یہ کہا کسی نے کہ جاتا ہوں گھر کو میں
۹

بات میری کبھی سنی ہی نہیں
جانتے وہ بری بھلی ہی نہیں

دل لگی اونکی دل لگی ہی نہیں
رنج بھی ہے فقط ہنسی ہی نہیں

لطف مے تجھسے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

اوڑ گئی یوں وفا زمانے سے
کبھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں

جان کیا دوں کہ جانتا ہوں نہیں
تمنے یہ چیز لے کے دی ہی نہیں

ہم تو دشمن کو دوست کر لیتے
پر کریں کیا تری خوشی ہی نہیں

ہم تری آرزو پہ جیتے ہیں
یہ نہیں ہے تو زندگی ہی نہیں

دل لگی دل لگی نہیں ناصح
تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں

۱۹۸
داغ کیوں تم کو بے وفا کہتا
وہ شکایت کا آدمی ہی نہیں
۸

بجائے آئنہ یہ رشک ماہ دیکھتے ہیں
نگاہ دیکھنے والی نگاہ دیکھتے ہیں

کچھ اسطرح کوئی وہ قاتل سوال کرتا ہے
ہمارے منہ کو ہمارے گواہ دیکھتے ہیں

ہمیشہ کسکی نبھی اور کسکی نبھتی ہے
نباہ ہو جاتی ہیں جبتک نباہ دیکھتے ہیں

کوئی بھی مجھسے شب وعدہ یہ نہیں کہتا
اوٹھو چلو کہیں جلدی وہ راہ دیکھتے ہیں

خدا کا خوف نہیں ہے بتوں سے ڈرتا ہوں — گناہگار نہ یہ بے گناہ دیکھتے ہیں
اسی کے واسطے آنکھیں خدا نے دیں ہمکو — کہ روز و شب یہ سفید و سیاہ دیکھتے ہیں
غرض نہیں ہے اونہیں طور کی تجلی سے — جو خوش نصیب تری جلوہ گاہ دیکھتے ہیں

۱۹۹
خدا کے واسطے لو داغ کی خبر جلدی
ہم اوسکا حال نہایت تباہ دیکھتے ہیں
۹

کیوں قسم کھائی ہے جو ہم جور سے باز آئے ہیں — ان فریبوں میں کہیں واقف راز آئے ہیں
یوں تو آفت ہے ہر انداز پری زادوں کا — وہ قیامت ہیں جنھیں ناز و نیاز آئے ہیں
کچھ نہ پوچھو جو صدا آتی ہے میخانے سے — کبھی مسجد سے جو ہم پڑھکے نماز آئے ہیں
سیکھ لی اے فلک اوسکی نگہ پر فن سے — شعبدے تجکو کہاں شعبدہ باز آئے ہیں
قاتل اوس شوخ کے انداز قیامت ہونگے — جسکی تصویر کو سو طرح کے ناز آئے ہیں
آپکی بزم سے لیجاتے ہیں سو رنج و ملال — جی سے جانے کو ہم اے بندہ نواز آئے ہیں
لاکھ تو جال بچھائے مگر آزاد مزاج — تیرے پھندے میں کب اے زلف دراز آئے ہیں
شمع کی طرح سے اپنا انہیں جلنا رونا — غش پہ غش ہمکو دم سوز و گداز آئے ہیں

۲۰۰
ساتھ نواب کے حج کر کے پھرے ہیں اے داغ
ہند میں دھوم ہے مہمان حجاز آئے ہیں
۹

کبھی فلک کو پڑا دلجلوں سے کام نہیں — اگر نہ آگ لگا دوں تو داغ نام نہیں
دفور یاس نے یاں کام ہی تمام کیا — زبان یار سے نکلی تھی ناتمام نہیں
وہ کاش وصل کے انکار پر ہی قائم ہیں — مگر اونھیں تو کسی بات پر قیام نہیں
الٰہی تو نے حسینوں کو کیوں کیا پیدا — کچھ اونکی ذات سے دنیا کا انتظام نہیں

سنائی جاتی ہین در پردہ گالیان مجکو
جو مین کہون تو کہین آپ سی کلام نہین

وہ آئینگے شب وعدہ یقین نہین آتی
چراغ گھی کی جلاؤن یہ ایسی شام نہین

سوائے جور و جفا ماورائے بغض و دغا
بتونکو واسطے دنیا مین کوئی کام نہین

پیؤن پلاؤن تجھی دور سے ترساؤن
یہ روز عید ہے زاہد مہ صیام نہین

۲۰۱

دباؤ کیا ہے سنے وہ جو آپ کی باتین
رئیس زادہ ہے داغ آپکا غلام نہین

۹

مزہ جو چاہیے اونکے ستم مین خاک نہین
جب آئی خاک اڑائی کہ ہم مین خاک نہین

مری غبار کی اٹکھیلیان تماشا ہین
ابھی فلک ہی ابھی ایک دم مین خاک نہین

چلا ہے کعبے کو تو خاک چھاننے زاہد
فقط خدا ہی خدا ہی حرم مین خاک نہین

ہمیشہ کافر و مومن پہ ظلم ہوتی ہین
سوائے سنگدلی اوس صنم مین خاک نہین

بنا ہی فتنہ خرامی سے فتنہ ہر روزہ
نہین یہ تیری نقش قدم مین خاک نہین

بتونکی بدلی جو حورین ملین تو خاک ملین
ہماری واسطے باغ ارم مین خاک نہین

ہمین تھی وہ جو کبھی تھے خزانہ عرفان
ہمین مین اب کہ جو ڈھونڈھو تو ہم مین خاک نہین

ملے تھے خاک مین اسواسطے کہ یار ملی
مگر ملا ہمین ملک عدم مین خاک نہین

۲۰۲

گئے رقیب کے گھر داغ وہ شب وعدہ
اثر تری تپش رنج و غم مین خاک نہین

۱۷

پھرا ہوا جو کسیکی نظر کو دیکھتے ہین
لگا کے تیر ہم اپنے جگر کو دیکھتے ہین

نظر چرا کے وہ یون ہر بشر کو دیکھتے ہین
کیسکو یہ نہین ثابت کدھر کو دیکھتے ہین

بنے ہوئے ہین وہ محفل مین صورت تصویر
ہر ایک کو یہ گمان ہی اودھر کو دیکھتے ہین

فروغ ماہ کہاں یہ شب جدائی میں
چراغ لیکے فرشتے سحر کو دیکھتے ہیں

تمہارے پاس کہیں بھولکر نہ آیا ہو
ہمیں تلاش ہے ہم نامہ بر کو دیکھتے ہیں

ہمیں گمان یہ ہوتا ہے ہمکو روتا ہے
کسی جگہہ جو کسی نوحہ گر کو دیکھتے ہیں

خیال بعد فنا بھی ہے دوست دشمن کا
ہم آنکھہ بند کیے ہر بشر کو دیکھتے ہیں

الٰہی آج ہی پورا ہو وعدۂ دیدار
نہیں تو اور کسی جلوہ گر کو دیکھتے ہیں

بنی ہوئی ہے لفافی یہ خط کی آنکھہ اپنی
قدم قدم روش نامہ بر کو دیکھتے ہیں

مقام رشک ہوا عرصۂ قیامت بھی
تجھی کو دیکھتا ہے جس بشر کو دیکھتے ہیں

یہ رشک ہے تن لاغر سے ناتوانوں کے
وہ کھینچ کھینچ کے اپنی کمر کو دیکھتے ہیں

بتوں کے واسطے دنیا نہیں ہے جنت ہے
بہشت دیکھتے ہیں جسکے گھر کو دیکھتے ہیں

حیا تو دیکھیے آئینہ سے بھی پردہ ہے
وہ اپنے ہاتھہ ہی پہلی سحر کو دیکھتے ہیں

خدا کرے سر محشر وہ بت ہو بے پردہ
کہ ہم بھی دیکھتے ہیں سب کدھر کو دیکھتے ہیں

نکل نہ آئے کہیں داغ آرزو ڈر ہے
وہ چیر کر مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں

کسی سے کچھہ نہیں مطلب کہ دیکھنے والے
تمہاری آنکھہ تمہاری نظر کو دیکھتے ہیں

۳۰۳

سکندر آئینہ اے داغ جام جم دیکھے
ہم اپنے خسرو والا گہر کو دیکھتے ہیں

۱۳

شراب ناب ہے ہر رنگ کی اپنی پیالی میں
وہ طرہ کونسا گل پیچ کیا ہے شاخ لالی میں

فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
سناؤں درد دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

تکیوں ہولا کہ مستانہ ادائیں ہیں کنالی میں
گدائے میکدہ ہوں ہر طرح کی ہے پیالے میں

بغل میں دل نہیں معشوق ہے اور وہ بھی ہے تمنا
بھری ہیں قہر کی اندازشیں نازکی پالے میں

خبر سنکر مری مرنیکی وہ بولے رقیبوں سے
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھین مرنے والے مین

قیامت کی خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش
مری دل مین تمھاری حسرت ہی یا کانٹا ہی چھالے مین

گھلا جاتا ہی زاہد آرزو مین حوض کوثر کی
کوئی تصویر اوسکی کھینچدی میری پیالے مین

تمھارا لو چھلکی آنا اور مریض غم کا مرجانا
مری جان فرق ہوتا ہی سنبھلنے مین سنبھالے مین

لباس سرخ سی ہوتا ہی کب خونین کفن کوئی
نچوڑو تو لہو کی بوند تک نکلے نہ لالے مین

عجب کیا ہی شب غم عکس سے اپنی جھجک جائے
جو دیکھے منہ یہ اپنا آئینہ لیکر اوجالے مین

یہ کیسا رنج ہی یارب گھٹی ہی خوشی جس سے
کہ نغمی کی ہی کیفیت مری دشمن کے نالے مین

نگاہ شوخ ہی حلقے مین چشم شرمگین کے
تماشا ہی کہ بجلی کوندتی ہی آج ہالے مین

٢٠٤

ملے مجھسے تو فرمایا تمھین کو داغ کہتے ہین
تمہین ہو ماہ کامل مین تمہین ہنستے ہلالے مین

١٩

رہیگا کوئی تو تیغ ستم کی یادگارون مین
مری لاشی کی ٹکڑی دفن کرنا سو مزارون مین

کسیکی نرگس مخمور کچھ کہدی اشارون مین
مزہ ہی یا تڑپنے جلتی ریتی پر سبزہ زارون مین

وہ غنچہ ہون شگفتہ دل رہا عالم کی خارون مین
وہ کانٹا ہون کھٹکتا ہین کسیکی گلعذارون مین

جنون مین دیکھی میدان کسکی ہاتہ رہتا ہی
پڑی ہی آبلون مین پھوٹ ورنہ ایکا ہی خارون مین

بڑی تمکین ہی کچھ شوخی تو کچھ شوخی چھپاتی ہی
ہوئے تم اور ہی کچھ اور آکر بیقرارون مین

وہ شرمائی ہوئی آنکھین وہ گھبرائی ہوئی باتین
نکلنا گھر سی وہ گھبرا تری امیدوارون مین

عیادت کو لیے وہ خنجر آیا کہ موت آئی
اشارے ہو گئے کیسے مری بیمار دارون مین

اجل کا نام لین تقدیر کو دشمن سمجھ جوگن
مقرر قاتل کا چرچا کیون ہی پھر سوگوارون مین

دل بیتاب کا شیدا اسیر تمہارا دیوانہ و شیدا
یہ کسکی جان نثارون مین تمہاری جان نثارون مین

پلک اوٹھتی نہیں میری ظاہر کیا تھک گئیں آنکھیں / ابھی تو ہو رہی تھیں غیر سے باتیں اشاروں میں

کوئی جنت کا خواہاں ہے کوئی کوثر کا طالب ہے / اوڑا کرتی ہے زاہد یہ کی ہمیشہ بادہ خواروں میں

اسی گلشن کی کھائی ہے ہوا تا زندگی میں نے / جو مر جاؤں تو میری پھول کر نا گلعذاروں میں

ہوا ہے غیر کے طالع میں کیا ثابت یہ سیارہ / نشان مشتری ملتا نہیں میرے ستاروں میں

جو ہم اوجڑے ہوئے نہ پہر باں ہو خرج اے گلچین / بجاے برگ پیدا ہوں نشیمن شاخساروں میں

پھرا جاتا ہے ادہر بت کی طرف رخ اہل ایماں کا / مسلماں اپنے قبلے سے نہ منہ پھیریں ہزاروں میں

خفا ہوتے ہو کیوں عہد وفا کی ذکر سے سچ ہے / نہ تم وعدہ خلافوں میں نہ ہم بے اعتباروں میں

غضب ہے اور بھی اس سادگی پر مر گئے لاکھوں / کہا تھا کسنے بن بیٹھیں وہ میرے سوگواروں میں

ملے کیا تیر سر ہر زخم میں ہے چور اے قاتل / اجل کی ہوش گم ہوتی ہیں تیرے دلفگاروں میں

٢٠٥

جلانا داغ کا اچھا نہیں یہ دم غنیمت ہے / کہ ایسا باوفا اک آدھ نکلیگا ہزاروں میں

٢١

کوئی جانے تو کیا جانے وہ یکتا ہے ہزاروں میں / ستمگاروں میں عیاروں میں دلداروں میں یاروں میں

کسیکا دل تو کیا شیشہ ہے ٹوٹا بادہ خواروں میں / یہ توبہ ٹوٹکر کیوں جا ملی پرہیزگاروں میں

کہاں ہے دختِ رز اے محتسب ہم بادہ خواروں میں / ترے ڈر سے وہ کافر جا چھپی پرہیزگاروں میں

ملیگا بعد میرے پھر نہ مجسا قدرداں اسکو / قیامت تک رہیگا بخت تیرہ سوگواروں میں

ہوئی گرم عناں جب ہوش و صبر و تاب و عقل و دیں / دل بیتاب بھی داخل ہوا پانچوں سواروں میں

جو ارمانوں میں دم میرا تو پیکانوں میں دل میرا / یہ خوش ہے اپنے یاروں میں وہ خوش ہے اپنے پیاروں میں

فرشتوں سے سر روز جزا تکرار ہوتی ہے / لگا رکھا ہے ہمکو بھی کسی نے جاں نثاروں میں

کوئی غنچہ دہن ہنسکر ہمیں اب کیا ہنسائیگا / بہاریں ہمنے لوٹی ہیں بہت اگلی بہاروں میں

دکھادینگی صف محشر مین ہم کتنی نکلتی ہین
جو پوچھا اونسی کوئی ہی مری امیدوارون مین

پڑین جبتک تری گردن مین وہ بوٹین ہاتھ اے ظالم
کہ بوی غیر آتی ہی مجھی پھولون کی ہارون مین

خوشی مرگ عدو کی لاکھ غم سی ہوگئی بدتر
مری آنکھون نے دیکھا ہی کسیکو سوگوارون مین

تغافل مانع دیدار ہوگا مین تہ مانون گا
نگہ تیری تہ پکڑ جائیگی بیقرارون مین

مرا ہی دل نہو مین ہی نہون آمرگ یون ماسی
خدا جانی یہ کسکی فاتحہ ہے آج یارون مین

حقیقت برق کی کیا ہی مگر اوس سے بھی ڈرتے ہین
سنبھلکر بیٹھنا جب بیٹھنا تم بیقرارون مین

خدا کے سامنی قسمین نہ کھانا دیکھنا ڈرنا
ہمین تو آپنے ٹھہرا دیا بے اعتبارون مین

انھین لوگونکی آنےسی تو میخانی کی عظمت ہی
قدم لو شیخ کی تشریف لائے بادہ خوارون مین

تری برق تجلی گر ٹھہر جاتی تو کیا ہوتا
کہ ان بیتابیون پر لوٹ ہی امیدوارون مین

وہ ہی افسردہ دل عالم بجا ہی یہ اگر کہیی
کہ مردی ہین نہین پر اور زندی ہین ادہ دین

وہ کترا کر چلے ہین میکدی سے حضرت زاہد
بری مرشد ہین ہاتھون ہاتھ لانا اونکو یارون مین

مرا اختر جلایا اے فلک تجھپر گری بجلی
شب فرقت یہ کیسی آگ روشن ہی ستارون مین

۲۰۶

پڑا رویا کرے وہ داغ بیکس اسطرح تنہا
کہ جسکی رات دن ہنس بولکر گذری ہو یارون مین

۹

مکر جاتی ہو دل لیکر یہ دلدارونکی باتین ہین
تمہاری تو وہ باتین ہین جو عیارونکی باتین ہین

سوال وصل پر تکرار کیا کیا لطف دیتی ہی
اونھین دل سی پسند اپنی خریدارنکی باتین ہین

خراباتی ہین سب اللہ والی لوگ اے زاہد
جو باتین مرشدونکی ہین وہ میخوارونکی باتین ہین

تجلی دیکھتے ہی حضرت موسیٰ کو غش آیا
نہ نکلی بات بھی منہ سی یہ ہشیارونکی باتین ہین

دکھا مین لب ترا اعجاز یا جادو کرین آنکھین
بظاہر فرق ہی پر ایک ان چارونکی باتین ہین

ذکر عشق و جنون مین گفتگو اے ناصح نادان
ترا منہ ہے کہ تو بولے یہ سرکارون کی باتین ہین

فرشتون کی الٰہی کیا سنون مین قبر کے اندر
کہ میرے کان مین اب تک عزاداروں کی باتین ہین

دکھا دی کسنے چشم مست جو ایسے بہک اوٹھو
کہ مجھسے آج کچھہ بہکی ہوی یاروں کی باتین ہین

۲۰۷

بتوں کی ایک چپ ہے داغ لاکھوں کو ہراتی ہے
جسے سمجھے ہو خاموشی وہ عیاروں کی باتین ہین

۹

دیر سے کعبے کو ڈرتے ہوے ہم جاتے ہین
دیکھہ لیتا ہے جو کوئی وہین تھم جاتے ہین

اپنے گھر سے نکالا ہمین ہم جاتے ہین
پھر نہ آئینگے کبھی کھا کے قسم جاتے ہین

بخط مہری قاصد کا قلم ہوتا ہے
غیر کو تحفے مین بن بنکے قلم جاتے ہین

دیکھتے ہی مجھے محفل مین رقیبون سے کہا
فتنے اوٹھتے ہین جہان انکے قدم جاتے ہین

یون تو دم بھر نہین آتا انہین شوخی سے قرار
جب تصور مین وہ آتے ہین تو تھم جاتے ہین

مر گیا مین تو کس افسوس سے ظالم نے کہا
ہاتھہ آئے ہوئے انداز ستم جاتے ہین

دل کا کیا حال کہون صبح کو جب اوس بت نے
لیکے انگڑائی کہا ناز سے ہم جاتے ہین

خوف عصیان ہے کہ مردون نے کفن پہنا ہے
کھینچ لے طرف ملک عدم جاتے ہین

۲۰۸

حضرت داغ یہ ہے کوچہ قاتل اوٹھیے
جس جگہہ بیٹھتے ہین آپ تو جم جاتے ہین

۱۱

تیری صورت کو دیکھتا ہون مین
اوسکی قدرت کو دیکھتا ہون مین

جب ہوئی صبح آگئے ناصح
انہین حضرت کو دیکھتا ہون مین

وہ مصیبت سنی نہین جاتی
جس مصیبت کو دیکھتا ہون مین

دیکھنے آئے ہین جو میری نبض
اونکی صورت کو دیکھتا ہون مین

موت مجکو دکھائی دیتی ہے
جب طبیعت کو دیکھتا ہون مین

شب فرقت اوٹھا اوٹھا کر سر
صبح عشرت کو دیکھتا ہون مین

دور بیٹھا ہوا سر محفل
رنگ صحبت کو دیکھتا ہون مین

ہر مصیبت ہی ہمرہ شب غم
آفت آفت کو دیکھتا ہون مین

نہ محبت کو جانتے ہو تم
نہ مروت کو دیکھتا ہون مین

کوئی دشمن کو یون نہ دیکھیگا
جیسے قسمت کو دیکھتا ہون مین

۲۰۹
حشر مین داغ کوئی دوست نہین
ساری خلقت کو دیکھتا ہون مین
۱۱

دنیا مین وضعدار حسین اور بھی تو ہین
معشوق اک تمہین تو نہین اور بھی تو ہین

تیری ہی در پہ حشر کا ہنگامہ ہو بپا
اس شہر مین مکان و مکین اور بھی تو ہین

ای آہ اک فلک کے جلا یا تو کیا کیا
ایسے ہزار چرخ برین اور بھی تو ہین

نکلا نہ دل سے تیر ترا بیٹھ کر کبھی
ہونے کو ورنہ گوشہ نشین اور بھی تو ہین

کیا فرض ہی ملے تو یہ زاہد ہی کو ملے
خواہان خلد و حور برین اور بھی تو ہین

مرنا شب فراق مین جینی سے خوب ہی
بہلے گا دل کہ زیر زمین اور بھی تو ہین

کرتا ہی یون علاج کوئی درد عشق کا
تیری علاوہ چارہ گزین اور بھی تو ہین

کیون چھیڑتی ہی جان و جگر کو تری نگاہ
سینے مین ان جہان ہی وہین اور بھی تو ہین

تمنے مری خبر بھی نہ پوچھی چلے گئے
ہمخواب وقت یار نسین اور بھی تو ہین

تم خواب مین بھی آئی تو منہ کو چھپا لیا
دیکھو جہان مین پردہ نشین اور بھی تو ہین

۲۱۰
پہنچے پیام مرگ تو کیونکر ہو زندگی
عاشق جہان مین داغ حزین اور بھی تو ہین
۱۱

خاک مین ملجای دل تو مدعا پیدا کرون
جب مٹاتون ایک کو تو دوسرا پیدا کرون

کیا کہون اللہ قدرت دی تو کیا پیدا کرون
پیشتر سب سے تری دلمین وفا پیدا کرون

آفرینش سے مری کچھ اور تو مطلب نہ تھا
مدعا یہ تھا کہ پیدا کر کے ناپیدا کرون

مین تو خواہان اجل ہون چارہ گر کو یہ تلاش
ڈھونڈھکر سارے زمانے مین دوا پیدا کرون

یہ بتا دیتے ہین دشمن کو بھی اکثر راہ دوست
خضر مر جائین تو کوئی رہنما پیدا کرون

جو زمانے سے نرالا ہو فلک سے ہو جدا
فکر ہے اونکو وہ انداز جفا پیدا کرون

روز اک دل میرے سینے مین خدا پیدا کرے
اور مین ارمان اوس دلمین نیا پیدا کرون

غیر کو میرے جلانیکے لیے پیدا کیا
وان تو یہ تھا آدمی ہر کام کا پیدا کرون

ہاے کیون آیا نہ صورت آفرین کو یہ خیال
آئینگے کس کام یہ بت انکو کیا پیدا کرون

سب دکھانیکے ہین قابل دلمین جتنے داغ ہین
کونسا پوشیدہ رکھون کونسا پیدا کرون

۲۱۱

لکھو ہے اے **داغ** عمر جاودان کی آرزو
مین کہانتک چشمۂ آب بقا پیدا کرون

۹

وہ سویا بھی تو یون پایا بت عیار پہلو مین
کہ رکھکر شب کو تکیہ کھینچ لی دیوار پہلو مین

حرارت عشق کی دلمین ہمن کے نہین ورنہ
برنگ موم آتش دیدہ ہو زنار پہلو مین

چھپایا ہے تری تیرونکو تیری ہی نگاہون سے
ہزارون بار سینے مین ہزارون بار پہلو مین

اوسی لائین مجھے لیجائین یا پیغام پہونچائین
یہ کیا کرتی ہین سب بیٹھی ہوے غمخوار پہلو مین

جگر کی ناتوانی مین کہون یا دلکی رنجوری
ادھر بیمار پہلو مین ادھر بیمار پہلو مین

کلیجا پیستا ہے دل مسلتا ہے کوئی میرا
کہان سے آگئی ظالم تری رفتار پہلو مین

مریدا ہے شیخ صاحب آپ کو سر پر بٹھالینگے
بٹھاتے ہین بھلا ایسونکو کب میخوار پہلو مین

یہ بجلی کی طرح تڑپا یہ بسمل کی طرح لوٹا | رہا تو کیا رہا گر دل رہا بیکار پہلو مین

۲۱۲ یہ نقشہ ہو گیا ہی داغ اب تو اونکی محفل کا
کہ ہردم آئنہ ہی سامنے اغیار پہلو مین ۱۱

کیون ناامید ہون وہ خدا ہی بشر نہین
فردوس ہی عطا کوئی قارون کا گھر نہین

وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہین
اپنی بھی حال پر تمہین اب تو نظر نہین

آتا ہے مجکو یاد سوال وصال پر
کہنا کسیکا ہاے وہ منہ پھیر کر نہین

کیونکر یقین ہو کہ کیا وعدہ غیر سے
ہمنے سنی ہی منہ سے تری عمر بھر نہین

دو ہوتے میری دشمن جان ایک ہی جگہ
اچھا ہوا کسیکا ترے دلمین گھر نہین

مین صبر ہی بھی لونگا دل بیقرار کو
ٹھہری جو ایک پل وہ تمہاری نظر نہین

ثابت جو بغض وکین ہو تو آجائی مجکو صبر
پھر کیا ہی دل مین آپکے یہ بھی اگر نہین

وحشت مین شغل چاک گریبان کا ہو گیا
اب ہاتھ بھی مرا دل بیتاب پر نہین

رہتا ہی کوئی جوش جنون بے اثر کیے
وحشت کی جو نہ لے وہ مرا چارہ گر نہین

بیشک مجھے ہی عشق ترا پر خدا گواہ
جتنا ترے گمان مین ہی اسقدر نہین

۲۱۳ اے داغ کب چھپائے سے چھپتا ہی آفتاب
شہرہ کہان نہین ہی تمہارا کدھر نہین ۱۱

رخنہ گر یہ بت ہون یون اسلام مین
دخل ہے کسکو خدا کے کام مین

جنگ ہی ایک ایک مے آشام مین
بچ رہی تھی کسکی جھوٹی جام مین

گالیان دیکر بھڑک جاتے ہین آپ
کیا مزا ہے تلخی دشنام مین

جب وہ سنتے ہین بنا لیتے ہین منہ
لگگیا کیا زہر میرے نام مین

ناز ہے اور دشمن سے نیاز / طاق ہے وہ فتنہ گر ہر کام میں
جب شب غم کی دعا آئی ندا / صبح محشر ہے ابھی آرام میں
دل سے وابستہ ہیں لاکھوں حسرتیں / زلف سے بڑھکر پھنسے اس دام میں
شور یارب سے وہ کافر ڈر گیا / ہے اثر بیشک خدا کے نام میں
کوی جاناں کی زمیں ہی فتنہ خیز / آسماں ہی مفت کے الزام میں
چشم دلبر نے دکھایا یہ طلسم / دل نہیں دیکھا کسی بادام میں

۲۲۴

داغ زاہد سے کہو کھنچی ہے مے
ہوشیار اس کار ننگ انجام میں

۱۴

فلک دیتا ہے جنکو عیش انکو غم بھی ہوتے ہیں / جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں
گلہ شکوہ کہاں تک ہونگی آدھی رات تو گذری / پریشاں تم بھی ہوتے ہو پریشاں ہم بھی ہوتے ہیں
جو رکھی چارہ گر کافور دونی آگ لگجائی / کہیں یہ زخم دل شرمندۂ مرہم بھی ہوتے ہیں
وہ آنکھیں سامری فن ہیں وہ عیسی نفس دیکھو / مجھی پر سحر ہوتے ہیں مجھی پر دم بھی ہوتے ہیں
زمانہ دوستی پر ان حسینوں کی نہ اترائے / یہ عالم دوست اکثر دشمن عالم بھی ہوتے ہیں
بظاہر رہنمائی ہے اور دلمیں بدگمانی ہے / ترے کوچے میں جو جاتا ہے آگے ہم بھی ہوتے ہیں
ہمارے آنسوؤں کی آبداری اور ہی کچھ ہے / کہ یوں ہونے کو روشن گوہر شبنم بھی ہوتے ہیں
ہمارے ساتھ ہی پیدا ہوا ہے عشق اے ناصح / جدائی کس طرح سے ہو جدا توام بھی ہوتے ہیں
خدا کے گھر میں کیا ہے کام زاہد بادہ خواروں کا / جنہیں ملتی نہیں وہ تشنۂ زمزم بھی ہوتے ہیں
نہیں گھٹتی شب فرقت ہی اکثر ہمنے دیکھا ہے / جو بڑھ جاتے ہیں حد سے وہ ہی گھٹکر کم بھی ہوتے ہیں
بچاؤں پیرہن کیا چارہ گر میں دست وحشت سے / کہیں ایسے گریباں دامن مریم بھی ہوتے ہیں

طبیعت کی کجی ہرگز مٹانے سے نہین مٹتی
الٰہی سیدھے تمہارے گیسوئے پرخم ہی ہوتے ہین

جو کہتا ہون کہ مرتا ہون تو فرماتے ہین مر جاؤ
جو غش آتا ہے پھر مجھ پر ہزارون دم ہی ہوتے ہین

۲۱۵ — ۱۳

اسیکا وعدۂ دیدار تو اے داغ برحق ہے
مگر یہ دیکھیے دلشاد اوس دن ہم ہی ہوتے ہین

رنج کو چین ہے ہجوم غم دلبر مین نہین
صاحب خانہ کو آرام بھرے گھر مین نہین

مجکو امید ہے مشکل مری آسان ہوگی
جو رکاوٹ تری دلمین ہے وہ خنجر مین نہین

اے غم عشق نہ جانا مرے دل سے باہر
ایسے مہمان کی توقیر کسی گھر مین نہین

کس سے وعدہ ہے جو گھبرائے ہوئے پھرتے ہو
یہ وہ گردش ہے جو تیرے ہی مقدر مین نہین

مجھپہ بیداد کرو تو بھی غنیمت جانون
تمسے امید کسی طرح کی محشر مین نہین

آپکے لطف و عنایت کا بھروسا کیا ہے
کہ گھڑی بھر مین اگر ہے تو گھڑی بھر مین نہین

دلکی ٹکڑون کا مزہ حلق کی برش مین نہین
نگہ ناز کی تیزی دم خنجر مین نہین

لکھے جاتے ہین جو شیفتہ کہلاتے ہین
کونسا نام ہے جو آپ کے دفتر مین نہین

تیسرا ایک جہان اور بنا دے یارب
ہے لب عہد شکن پر ابھی محشر مین نہین

سخت جانی سے جو منہ پھر گیا اے قاتل
عرق شرم تو آب دم خنجر مین نہین

ہمہ تن زرد ہو عاشق تو مزہ ہے یہ کیا
سر مین ہے دلمین نہین دلمین جو ہے سر مین نہین

تونے کیا جانیے کیون سجدہ کیا اوس بت کو
جانتا ہون کہ خدا اور ہے پتھر مین نہین

۲۱۶ — ۱۱

غیر کے عیش سے جلتا ہے عبث تو اے داغ
اوسکی تقدیر مین ہے تیرے مقدر مین نہین

جب سر رہگذار پھرتے ہین
وہ بہت ہوشیار پھرتے ہین

کسکی آمد ہی میری بالین پر
مضطرب غمگسار پھرتے ہین

عشق خانہ خراب کی ہاتھون
دربدر شہریار پھرتے ہین

سیکڑے مین عجب تماشا ہی
چار بیٹھے ہین چار پھرتے ہین

حشر مین اینڈتی ہوئی ادب
کسکے تقصیر وار پھرتے ہین

بات پر اپنی جان دیدینگے
قول پر جان نثار پھرتے ہین

دن مری ہای دیکھیے کسدن
ای شب انتظار پھرتے ہین

صدقی ہوتے ہین شمس و ماہ و سپہر
گرد پروانہ وار پھرتے ہین

وہ ہی کوچہ ہی اوسکا ای قاصد
کہ جہان بیقرار پھرتے ہین

ہاے اونکا خرام مستانہ
پیکے جب بادہ خوار پھرتے ہین

٢١٧ — ٧

داغ کا ذکر سنکے وہ بولے
ایسے اسّی ہزار پھرتے ہین

کرنہ لے اپنا ٹھکانا دشمن
دوست نادان ہین دانا دشمن

دیکھیے گر اوسکی پلک یا اللہ
تو ہو تیرون کا نشانا دشمن

دیدۂ تر نہ بہانا آنسو
ڈہونڈہتے ہین یہ بہانا دشمن

دوست کو دوست نہ سمجھا تمنی
اور دشمن کو سجانا دشمن

دوستی کی نہ رہی پھر امید
کاش ہوجائے زمانا دشمن

دشمن جان ہین بہت پر اےعشق
تجھے جانا تجھے مانا دشمن

٢١٨ — ١٠

تم سمجھتے ہو اسے یار قدیم
دل ہوا اے داغ پرانا دشمن

مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین
کہ جو موت کو زندگی جانتے ہین

شب وصل لین اونکی اتنی بلائین
کہ ہمدم مرے ہاتھ ہی جانتے ہین

نہو دل تو کیا لطف آزار و راحت
برابر خوشی ناخوشی جانتے ہین

جو ہے میری دلمین اونہین کو خبر ہی
جو مین جانتا ہون وہی جانتے ہین

پڑا ہون سر بزم مین دم چرائے
مگر وہ ادے بیخودی جانتے ہین

کہان قدر ہمجنس ہمجنس کو ہے
فرشتون کو بھی آدمی جانتے ہین

کہون حال دل تو کہین اس سے حاصل
سبھی کو خبر ہے سبھی جانتے ہین

وہ نادان انجان بھولے ہین ایسی
کہ سب شیوۂ دشمنی جانتے ہین

نہین جانتے اسکا انجام کیا ہی
وہ مرنا مرا دل لگی جانتے ہین

۲۱۹

سمجھتا ہی تو داغ کو رند زاہد
مگر رند اوسکو ولی جانتے ہین

۱۰

چاک ہو پردۂ وحشت مجھے منظور نہین
ورنہ یہ ہاتھ گریبان سے کچھ دور نہین

وصل سی یاس ہوا ایسا دل مہجور نہین
بت اگر دور ہے تجسے تو خدا دور نہین

چھین لین دلکو اگر وہ تو یہ مجبوری ہی
مین کہی جاؤنگا محتاج ہون مقدور نہین

سجدے کر نے سی مٹا خط جبین آزاہد
ہم کہے دیتے ہین قسمت مین تری حور نہین

دلکو ہوتی ہی خبر آپ کہین یا نہ کہین
ہمکو معلوم ہے وہ بات جو مشہور نہین

محتسب مانع حلت ہے گمان مے سے
سونگھنے کو بھی میسر مجھے انگور نہین

لب تک آئی تھی شکایت کہ محبت نے کہا
دیکھ سمجھائیگا خاموش یہ دستور نہین

رات دن نامہ و پیغام کہانتک ہونگی
صاف کہدیجیے ملنا ہمین منظور نہین

تمنے دی کوہکن و قیس سے مجھکو نسبت
کوئی دیوانہ نہین ہین کوئی مزدور نہین

۲۲۰

کیا کرے داغ کوئی اوسکی محبت کا علاج
وہ کلیجا ہی نہین جسمین یہ ناسور نہین

۱۱

گلے ملا ہی وہ مست شباب برسونمین
ہوا ہی دلکو سرور شراب برسونمین

خدا کرے کہ مزا انتظار کا نہ مٹے
مرے سوال کا وہ دین جواب برسونمین

بچینگے حضرت زاہد کہین بغیر پیے
ملی ہی مفت کی حضرت شراب برسونمین

حیا و شرم تمہاری گواہ ہی اسکی
ہوا ہی آج کوئی کامیاب برسونمین

یہ ضعف دل ہی کی خوبی ہی بلکہ ہی احسان
کبھی ہوا تو ہوا اضطراب برسونمین

شب وصال اوسی کیون شرم آجائے
جب آئنہ سی بھی ٹوٹا حجاب برسونمین

ہمارے بعد کچھ ایسا ہوا مزاج اونکا
کہ لطف روز ہی ہی عتاب برسونمین

نگاہ مست سی اوسکی ہوا یہ حال مرا
کہ جیسے پی ہو کسی نے شراب برسونمین

کہان ہوا ہی رخ یار قابل بوسہ
یہ دن دکھائیگا یہ آفتاب برسونمین

نکیون ہو ناز مجھے اپنے دلبر ظالم
کیا ہی تو نے جسے انتخاب برسونمین

۲۲۱

وہ بولے داغ کی صورت کو ہم ترستے ہین
ملا ہی آج یہ خانہ خراب برسون مین

۱۱

یہ فتنہ آتش الفت کا پہنچیگا نہ محشر مین
لگی ہی آپکے گھر سی بجھیگی آپکے گھر مین

خمار آلودہ آنکھین بل جبین پر درد ہی سرکا
رہی تم رات بھر ہیچین کس کمبخت کے گھر مین

ہوا جب چاک داماں یار سا لکھی گئے یوسف
کھچتے ہین پانون خیر المثل ہم [illegible] مین

مزا جاتا رہا چوری چھپے ہی دیکھ لینے کا
لگا دی غیر کی تصویر اوسنے روزن در مین

تری تو میاشی بھی جھوٹ سی خالی نھیں ظالم
بدلجائیگی قسمت حشر کو اہل مصیبت کی
مذمت کر رہا ہے بادۂ انگور کی واعظ
اثر ہوتا ہو ایسا جذب کامل اسکو کہت
تڑپکر لوٹکر رویا ہے تمین جسدو ش
نکال اہل حسد کی بیگیناہی ...

۲۲۲

کوئی اب ش...
ناصحون سے ...
اسقدر ...
جو ترے ...
ہو وہ صو...
روکش ...
سادہ ...
تیغ تیـ...

...

اس تپ اعضا شکن نے توڑ ڈالی ہاتھ پانو

حق نی تیری نور کی سانچی مین ٹہالی ہاتھ پانو

ای جنون اب کر دی تیری حوالی ہاتھ پانو

…ی یہ مجسی جب جائین چھٹالی ہاتھ پانو

…ی بس ہین صیاد کیو جب بھالی ہاتھ پانو

…خونکی ہاتھون بیچ ڈالی ہاتھ پانو

…ب کرتی ہین نالی ہاتھ پانو

…بہ مجرم تھکالی ہاتھ پانو

…نے نرالی ہاتھ پانو

…ہی نکالی ہاتھ پانو

…غ جفالی ہاتھ پانو

…ی الی ہاتھ پانو

٩

وان شکایت پہ وہ حکایت ہے
کہ نہین چاہئے گفتگو مجکو

ای حیات دو روزہ لا آئی
کن گرفتاریون مین تو مجکو

نکہت گل ہے ناگوار دماغ
کیا ہوائی ہوئی ہے بو مجکو

۲۲۵
داغ یکسو ہو ہوش نہین آتی
نا امیدانہ آرزو مجکو
۹

دکھانا گر تمہین منظور ہی روی روشن کو
لگایا کیون ہے پردہ تم لگا دو آگ چلمن کو

ہمین صیاد گلشن مین تھی شوق گرفتاری
بنایا بارہا شکل قفس اپنے نشیمن کو

خدا پیدا ہوا گر سنگ سے بتونکو سرنگون کرنا
تو پھر کیا ہے عجب گر بت کرے سجدہ برہمن کو

دم بسمل ہوئی کیون پیر اتنی دم نکلنے مین
قضا کیا مژدہ پہنچانی لگی ہے میرے دشمن کو

ملین روز ازل ہم غمزدونکو نعمتین کیا کیا
دل شیدا ملا تمکو لب فریاد شیون کو

وہ کہتے ہین وصل عاشق و معشوق اتفاقی
کہ اک تیرے خنجر نے چھوڑا میری گردن کو

لباس عاشق دیوانہ بھی گویا ہے دیوانہ
گریبان آستین کو آستین لپٹی ہے دامن کو

ستم تیری جو دیکھی جل گئی معشوقہ عاشق
بجھا دی آن پر پروانہ میری شمع مدفن کو

۲۲۶
اجل کے ہاتھ سے اے داغ بچتا نہین کوئی
نہ چھوڑا دوست کو اسنے یہ چھوڑیگی دشمن کو
۱۵

پوشیدہ جب ہے راز کہ منہ مین زبان نہو
ہم بات بھی کرین تو بغیر از فغان نہو

لیجائین آہ مجکو میری بدگمانیان
ظالم وہان کہ تیرا پتا بھی جہان نہو

رکھنا ہماری خاک سی کچھ راہ ای صبا
مرقد مین بند سوز جگر کا دھوان نہو

ارا نگاہ ناز سے پہلے جگر پہ تیر
پھر اوسپہ حکم یہ ہے کہ لب پر فغان نہو

زاہد عذاب عشق صنم لطف حق سمجھ
یعنی عذاب ہمکو یہان ہو وہان نہو

کچھ چاہیے بشر کو لیے غم کی چھیڑ چھاڑ
ہم بھی نہون اگر ستم آسمان نہو

اٹھونگا خاک ہو کے تری رہگذر سے مین
تا بعد مرگ میرا جنازہ گران نہو

نیرنگی چمن جو مجھے یاد آگئی
گل پر ہوا گمان کہ برگ خزان نہو

تمکو مزہ نہ دیگی کبھی داستان عشق
جبتک ہمارے منہ سے یہ قصہ بیان نہو

کہتے ہین لوگ زیر زمین جسکو آسمان
وہ کشتگان آتش غم کا دھوان نہو

باز آئے لطف سے جو ہوا اسمین ستم شریک
ظالم خدا کے واسطے تو مہربان نہو

رکھتے ہین کیا چھپا کے غم یار دل مین ہم
ڈر ہے کہ یہ نصیب دل دشمنان نہو

اس بیخودی مین بیٹھ گذاری شب فراق
زندہ ہون پہ گمان ہے کہ تجکو گمان نہو

ناقہ کو قیس کیا نہ لگا لاے راہ پر
لیلی کا راز دار اگر ساربان نہو

۲۲۷

تہمت کیسکو ظلم کی اے داغ کیون لگائین
شکوہ بتون سے کیا جو خدا مہربان نہو

۱۱

یہ سن سن کے مرنا پڑا ہر کسیکو
نہین مرتے دیکھا کسی پر کسیکو

خدا دے تو دے اپنا غم ہر کسیکو
کرے ہے پہ نہ مائل کسی پر کسیکو

بچاؤنگا تنہا بہشت برین مین
کہ لیجاؤنگا دل کے اندر کسیکو

یہ بجلی نہین جسکی اک سیر کرتی
تڑپ جاؤ دیکھو جو مضطر کسیکو

نہ کر ناصحا ایسی دیوانی باتین
یہ کیا کھینچ مارا جو پتھر کسیکو

رہی منصفی قتل تو نے کیا ہے
وفا پر کسیکو دعا پر کسیکو

مجھے دیکھ لو ہو کے چین بر جبین تم
نہ دیکھا ہو گر زیر خنجر کسیکو

محبت میں جسجا گئی لٹ گئی ہم　　لیا دل کسی نے دیا سر کسیکو

رہے تشنۂ دید مشتاق اُنکے　　ملا بھی تو زہر آب خنجر کسیکو

بہت چھیڑ کر ہمکو پچتایئے گا　　ستاتے نہیں بندہ پرور کسیکو

۲۲۸　یہ کہتی ہے اے داغ چتون تمہاری　۱۱

کہ تم چاہتے ہو مقرر کسیکو

وقت آخر پوچھتے ہو کیا ہماری آرزو　　اشکباری ہے تمنا بیقراری آرزو

خاک کرتا ہے تغافل گرچہ ساری آرزو　　اسپہ تجھسے آرزو ہے بلبے ہماری آرزو

ایک ہی ہے ایک لغت میں گرا ابنار الم　　دل ہے مجھپر بار تو ہے دلپہ بھاری آرزو

چشم تر گریہ سے کب نکلی مری دلکی مراد　　ساتھ اشکو نکی نہیں ہو نکی جاری آرزو

کھدو یہ اہل ہوس سے لاکھ کہیں کام آئیگی　　کوڑیوں کے مول بکتی ہے ہماری آرزو

گر لگا رکھنے کا مشتاقوں کو آجائے مزہ　　تمکو ہو جائے مری امیدواری آرزو

بنھ گئی اک وضع سے اب تک آگے دیکھیے　　چھوڑتی ہے یا نہیں وہ ضعداری آرزو

کون تھا مجھسا تمنائی کہ برسوں میرے بعد　　قبر پہ آ آکے چلائے پکاری آرزو

لطف حسن عشق تو جب ہے کہ دسے دل ملے　　کچھ ہماری آرزو ہو کچھ تمہاری آرزو

رفتہ رفتہ تیر سینے سے مرے قاتل نکال　　لطف کیا نکلے اگر اک بار ساری آرزو

۲۲۹　پھر مرے داغ کہن اے داغ تازہ ہوگئے　۹

دل میں آئی صورت باد بہاری آرزو

کیا چاک کیا تو نے میرے جان مری دلکو　　میرا ہی بنایا ہے گریبان مری دلکو

اک کھیل ہوئی الفت جانان مرے دلکو　　دشوار ہو مجکو ہے وہ آسان مری دلکو

تجکو ہی قسم درد محبت مری دل کی
تو چین نہ دینا کسی عنوان مرے دلکو

پھر حشر دو ارمان و تمنا ہی نہو نگے
اے یاس نہ کر بے سروسامان مرے دلکو

یا اوس بت گمراہ کو لا راہ وفا پر
یا پھیر دے اے گردش دوران مرے دلکو

اچھی کہی اچھا نہیں کچھ دل کا لگانا
یہ لگ گئی اے ناصح نادان مرے دلکو

تاثیر دکھا جاے محبت تو عجب کیا
سینے سے لگا آج مری جان مرے دلکو

کچھ دور نہیں بتکدہ و کعبہ سمجھ لیں
کافر تیری آنکھیں ہوں مسلمان مرے دلکو

۲۳۰

ہی لطف تو یہ تجکو ہو محشر میں بھی انکار
اور داغ کہے تو نے لیا ہاں مرے دلکو

۹

جوہر دکھاو صاحب جوہر کے روبرو
ہی قدر آئینے کی سکندر کے روبرو

دل کھنچا ہی باندہ کے دلبر کے روبرو
جاتا ہی اک اسیر ستمگر کے روبرو

کہتا ہی سرو شاخ ثمرور کو دیکھکر
مفلس ہی بیوقار تونگر کے روبرو

رو کر بھلا شکم کو بھرین کیوں نہ اہل حرص
شیشے کو ہچکی لگتی ہی ساغر کے روبرو

ڈر ہی کہے نہ یار سے چرخ ستم شریک
رویا ہوں شکوہ دیدہ اختر کے روبرو

اوس بت میں اک خدائی کا جلوہ ہی ورنہ شیخ
سجدہ کہیں سے فایدہ پتھر کے روبرو

آنسو بہا رہا ہوں خط یار پڑھ کے میں
یوں دانہ ڈالتا ہوں کبوتر کے روبرو

حاصل ہوئی ہی عقل فلاطوں اگر تو کیا
چلتی نہیں کسیکی مقدر کے روبرو

۲۳۱

اے داغ ہو گا ہم سے کسی کا جواب کیا
مستدار چشمہ کیا ہے سمندر کے روبرو

۹

طرق عشق میں الٰہی ... ہم سو سو
غلط پڑی ہیں خضر کے قدم سو سو

برس پڑے وہ مجھی دیکھ کر خدا کی پناہ
ہزار ناز ہر اک ناز میں ستم سو سو

دل شکستہ کا مضمون لکھا نہیں جاتا
کہ ایک نکتے پہ ٹوٹا کیے قلم سو سو

ہزار جلووں سے معمور ہے یہ کافر دل
اس ایک سنگ سے پیدا ہوئے صنم سو سو

خطر ہے پھینک نہ دے درغ نامہ بر مکتوب
کہ نامہ باندھتے ہیں ایک میں ہم سو سو

کھلیں نہ ہمسے کبھی پیچ انکی باتوں کے
جو ایک بات کے پہلو بناتے ہیں ہم سو سو

ہنوگے حشر میں تم داد خواہ کس کسکی
یہی سوال وہ کرتے ہیں دمبدم سو سو

بہار خلد سے آباد تھا جہان آباد
ہر ایک کوچے میں تھے گلشن ارم سو سو

۲۳۲
ابھی سے چرخ کی گردش کا داغ کیا شکوہ
ابھی تو لائیگا چکر یہ پر ستم سو سو
۱۵

ہمتو مرتے ہیں ادا پر دلستاں ہو کوئی ہو
دوست دشمن مہرباں نامہرباں ہو کوئی ہو

اوسنے لی ہے دست نازک میں بڑے دعوے سے تیغ
یا الٰہی نیم بسمل نیم جاں ہو کوئی ہو

شاد ہوں کیا وعدۂ فردا سے خلوت گزیں
یہ تو ممکن ہی نہیں ہے تو جہاں ہو کوئی ہو

سر میں ہو گردن میں ہو پہلو میں ہو سینے میں ہو
تیغ ہو خنجر ہو پیکاں ہو سناں ہو کوئی ہو

غیر اچھا میں برا ہی ہو تم جھوٹے نہیں
آدمی کا آدمی راحت رساں ہو کوئی ہو

میری قصے میں برائی کیا ہے سن تو لیجیے
خواب راحت سے غرض ہے آستاں ہو کوئی ہو

آدمی کیواسطے چشم بصیرت چاہیے
دل سے ہو منظور نظر وہ نہاں ہو کوئی ہو

ہم نہیں اے آہ تو سارا زمانہ ہیچ ہے
ہو نگ دے سکون زمیں ہو آسماں ہو کوئی ہو

اے فلک یہ کیا ابھی کچھ تھا ابھی کچھ ہو گیا
غم ہو یا شادی ہو لیکن جاوداں ہو کوئی ہو

آشنا حرف تمنا سے ہو تو کیجیے قلم
میں نہیں کہتا کہ میری ہی زباں ہو کوئی ہو

وہ نہو تو پاس ہو یہ تو نہ ہو کوئی نہو
خانۂ دل مین الٰہی میہمان ہو کوئی ہو

غیر کو کیون چھوڑتی ہو قتل گاہ عام مین
امتحان کی جبکہ ٹھہری امتحان ہو کوئی ہو

بزم دشمن مین ہی اذن عام یارب بھیجدے
حشر ہو طوفان ہو حسرت گہان ہو کوئی ہو

مدفن عشاق یہ کافی ہی تیر النقش پا
عاقبت ان بی نشانونکا نشان ہو کوئی ہو

۱۳۳ — ۹

بعد مجنون داغ سے آباد ہی دشت جنون
اس خرابی کے لیے بے خانمان ہو کوئی ہو

نالہ کھینچین گے اگر تاثیر الٹی ہو تو ہو
راست ہی تدبیر گو تقدیر اُلٹی ہو تو ہو

وہ بھی برہم مین بھی راضی قتل کا سامان درست
آب رواں گردن پہ گر شمشیر اُلٹی ہو تو ہو

کر لیا وعدہ اُنھون نے ہو گئی تدبیر وصل
اور اسپر بھی اگر تقدیر اُلٹی ہو تو ہو

کچھ خیال وصل سے ایدل نہین ہوتا وصال
ہان مگر اس خواب کی تعبیر اُلٹی ہو تو ہو

ہم گنہگارونکا لکھا ہو سکے تبدیل کیا
نامۂ اعمال کی تحریر اُلٹی ہو تو ہو

مر بھی جاؤن تو نہو انکو مرا مردہ عزیز
بلکہ میری لاش کی تشہیر اُلٹی ہو تو ہو

ہمنے جو نالہ کیا تدبیر اپنی ہی درست
عقل تیری آسمان پیر اُلٹی ہو تو ہو

اُس ستمگر سے دل نافہم امید کرم
بیگناہی پر تجھے تعزیر اُلٹی ہو تو ہو

۱۳۴ — ۱۳

سیدھی سیدھی ہم تو باتین انکو لکھ بھیجین گے داغ
وان الٹ جائین گی گر تقدیر اُلٹی ہو تو ہو

اے فلک چاہیے جی بھر کے نظارا ہمکو
جاکے آنا نہین دنیا مین دوبارا ہمکو

کبھی ایما نہ کنایا نہ اشارا ہمکو
کم نگاہی نے تیری جان سے مارا ہمکو

ہم کسی زلف پریشان کی طرح اے تقدیر
خوب بگڑے تھے مگر خوب سنوارا ہمکو

جب کھنچے اُنسے ہوئے اور زیادہ مضطر
مرض عشق کے پرہیز نے مارا ہمکو

شکر صد شکر کہ اب قبر مین ہم جا پہونچے
توسن عمر نے منزل پہ اُتارا ہمکو

روز تکرار کرے کون خریدار ونسے
دل کی اس گرمی بازار نے مارا ہمکو

چل تو اے دل رہ الفت مین کہین آہ نما
ل رہیگا کوئی اللہ کا پیارا ہمکو

اب تو ہم تذکرہ غیر پر آفت ٹھہرے
پھر قیامت ہین جو چھیڑو گو دوبارا ہمکو

باتین اس آئینہ رو کی بھی ہین گویا کہ طلسم
آج تو خوب ہی شیشے مین اوتارا ہمکو

آپ سے اب نہ بنے گا کوئی سودا اپنا
پھیر دیجے دل بیتاب ہمارا ہمکو

ہم سیہ رو ہین سوا مردمک چشم سے بھی
پہ جو دیکھے تو کہے آنکھ کا تارا ہمکو

بدسلوکی مین مزہ کیا ہے مزہ ہے اسمین
کہ ہمارا ہو تمہین پاس تمہارا ہمکو

۲۳۵ بحر ہستی مین ہوئے کشتی طوفانی ہم
نہین ملتا ہے کہین اے داغ کنارا ہمکو ۹

وہ طریق مہر و وفا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
تمہین روز یاد دلائینگے تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کیا پہلے خط مین بہت رقم کہا پھر زبان سے اپنا غم
مگر اسپہ بھی میرا ماجرا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہمین کسکی شرم لحاظ کیا یہ خدا کیواسطے کیا کہا
تمہین آئینے سے بھی تھی حیا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ کسی کا شکوہ کوئی خجل وہ کسیکا داغ کسی کا دل
وہ کسی کا کوئی تھا آشنا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مجھے ڈر ہے یہ نہ ہوں جتنی کہ پڑی ہیں حشر کی مدتیں
دم بازپرس مری خطا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

چڑھے ذہن پہ نہ زبان پر اب مرے چار حرف وصال اب
تو پھر آگے کہنے کا لطف کیا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ابھی قول کر کے جو بھولے تم ہوئی اس سے تو مری عقل گم
کہ خدا کا نام بھی مہ لقا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یہ کہاں کہ بیٹھو ہزار میں تمھیں شرم آتی تھی جا نہیں
یہ تو دو ہی دن کا ہے ماجرا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو داغ سحر بیان رہا کہ ثنا گر اوسکا جہان رہا
کوئی شعر اوسکا بڑا بھلا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

عرصۂ حشر میں اللہ کرے گم مجھکو
اور پھر ڈھونڈھتی گھبرائی ہوئے تم مجھکو

دیکھیے مستی میں جو سرگرم تکلم مجھکو
کہے واعظ بھی کہ نشہ کوئی خم مجھکو

غیرت ماہ کہے خسرو انجم مجھکو
نام کہ داغ ہوں کیا جانتے ہو تم مجھکو

ساقیا ہمیں کھینچی کیا کسی مجذوب کی روح
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے سوئے خم مجھکو

جیسے آنکھوں میں سمائی ہیں عدو کا فر نظریں
رات دن اپنی نظر سے ہے توہم مجھکو

یا سنا دو کہ مری مطلب کی کوئی اے ناصح
یا یہ کہہ دے کہ نہیں تاب تکلم مجھکو

ساقیا نشہ ہو کیا تری آنکھیں کم ہیں
کہ ملے جام مجھے شیشہ مجھے خم مجھکو

جم گئی گرد رہ میکدہ مجھ پر واعظ
خاک سے پاک کرے پھر نہ قلزم مجھکو

سہم جاتی ہے خوشی ڈرتی ہے فرحت مجھسے
کبھی آتا ہے تو زدیدہ تبسم مجھکو

جب گئی کہہ گئی میری دعاسی تاثیر
گم کرے تجکو خدا تونے کیا گم مجکو

میںنے اس حال پہ بھی دل کو بہت سمجھایا
ضعف سی گرچہ نہ تھی تاب تکلم مجکو

تم کہاں غیر کہاں جھوٹ غلط محض دروغ
خفقان ہے یہ جنون ہی یہ توہم مجکو

ضعف نے نام کو تھوڑا سا نشان رکھا تھا
تونے ای بیخودی شوق کیا گم مجکو

ضبط وہ شی ہے کہ ای حضرت موسی دیکھو
آپ دیتے ہین وہ تکلیف تکلم مجکو

لطف توبہ کا مزہ توبہ کا یہ ہے زاہد
ضد سی ساقی نے پلائی ہین کئی خم مجکو

کیون نہ حیران و پریشان ہون سننے والی
مین بھلا تمکو کہون اور بتاؤ تم مجکو

مین بھی حیران ہون ای داغ کہ یہ کیا بات
وعدہ وہ کرتے ہین آتا ہے تبسم مجکو

۲۳۷ — ۱۵

کیا ڈبوئیگا تری عشق کا قلزم مجکو
موج ساحل ہی سفینہ ہی تلاطم مجکو

اپنے رونے پہ کچھ آیا جو تبسم مجکو
یاد نے اوسکی کہا بھول گئی تم مجکو

دیکھ ای وادی ایمن مجھی وہ خاک ہوئین
کہ فرشتون نے لیا بھر تیمم مجکو

رشک نے جلوہ دیدار سی رکھا محروم
کہ رہی مد نظر دیدہ مردم مجکو

دیکھنا چھیڑ سر حشر مرے پاس آکر
کہتے ہین کون ہو ہم مین جانتے ہو تم مجکو

ہنستے ہنستے کبھی روتا ہون زمین پر تصویر سے
روتے روتے کبھی آتا ہے تبسم مجکو

آتش تر سی یہ میخانہ ہے آتش خانہ
پانی وضو چاہیے زاہد کہ تیمم مجکو

معجزہ حضرت عیسی کا غلط بھی تو نہین
مردہ اوٹھتا ہے وہ کہتے ہین اگر قم مجکو

دل نے سرمایہ صد راحت و آرام دلنشاط
کھو کے پایا تھا اوسے پاسکے کیا گم مجکو

اس تمنا سی مری درپئے آزار نہو
کہ مجھے ہو یہ گمان چاہتے ہو تم مجکو

غم و شادی کی یہی شرط ہی الفت تیری
نالہ بلبل مجھے دے غنچہ تبسم مجھکو

کیون گنہ لیتے ہین تھوڑی سی پلا نیوالے
کل ہی کوثر اوسے آج جو دی خم مجھکو

دیکھنا پیر مغان حضرت زاہد تو نہین
کوئی بیٹھا نظر آتا ہی پس خم مجھکو

کیا کرین دیکھیے کوثر پہ مری تشنہ لبی
سوکھ جاتا ہی یہان دیکھ کی قلزم مجھکو

٢٣٨
مسکرائے مری میت پہ وہ منہ پھیر کے داغ
حشر تک یاد رہیگا یہ تبسم مجھکو
١٧

اللہ رے تلون ابھی کیا تھے ابھی کیا ہو
شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

محشر مین اوسی بت کا طرفدار خدا ہو
جنت سے بدل جائے جہنم تو مزا ہو

بسمل کی تڑپنے کا تماشا تو ذرا ہو
تھم تھم کی چھری پھیر کی رہ رہ کے جفا ہو

گھبرانے گئے ہین وہ ستاتے ہوئے کسکو
یہ تو نہو وہ غیر کا نقش کف پا ہو

برباد کرون گا اوسی کوچہ مین وہ فائین
کیون رکتی ہی آگے مرے ای باد صبا ہو

فریاد جگر نغمۂ نے نالۂ بلبل
دلکش ہو کسی طرح کی ہو کوئی صدا ہو

کیون وصل کی حسرت مرے دل سی نہین مٹتی
یہ کاش الٰہی اوسی بدخو کی وفا ہو

نیرنگیے خون شہدا دیکھ تو قاتل
پانی ہو وہ بہائے سے لگائے سے حنا ہو

مے عید کی اقرار پہ لی ہی رمضان مین
یہ قرض ادا ہو تو بڑا فرض ادا ہو

دعوی مجھے دل پہ ہی زبان پہ ہی تمہین ناز
یہ شرط ٹھہر جائے کہ جھوٹے کو سزا ہو

تعریف نے کوثر کی مجھے خوب پلائی
کیا بات ہی واعظ تری عقبے کا بھلا ہو

ہو جب چھپایا نہین قاصد نے خط اونکا
ایسا نہو کمبخت کی مٹھی مین قضا ہو

کیا توبہ کرون عشق سے ای حضرت ناصح
ڈرتا ہون کہ یہ بھی نہ شب غم کی دعا ہو

اس دل سے مجھے لاگ ہے پھر تو مین ہون — تم شان وفا کان وفا جان وفا ہو
واعظ نہ کرے طعن مرے جرم وخطا پر — کیا اسکا ہے گر بخشنے والے کو مزا ہو
کیونکر نہ پھرون کعبے سے تنہا کو زاہد — پھر جاے مرے ساتھ اگر قبلہ نما ہو

۲۳۹

کیون داغ کا نام آتے ہی نفرت ہوئی تمکو
اک شخص ہے وہ تم اوسے سمجھے ہوئے کیا ہو

۱۷

کچھ سوچ سمجھکر دل مضطر پہ خفا ہو — ایسا نہوا سمین کوئی تیری بھی ادا ہو
کہ ملنے جو کہا سیر ہو کل روز جزا ہو — فرماتی ہین وہ ان بھی ہمین سچ ہو تو کیا ہو
کیون صبح شب وصل خدا کو مجھے سونپا — دشمن ہی کو دیجیے جو مرے حق کی دعا ہو
اسطرح سے قاصد نے تو رک رک کے کہا حال — جیسے کہ سبق پڑھکے کوئی بھول گیا ہو
ڈالتا ہون آہی نفس سرد سے اپنے — اسکو نہ جلائے تو جہنم کو سزا ہو
دل ہمنے بنایا ہے ہدف تیر لگائے — اب جسقدر انداز کی چٹکی مین قضا ہو
ڈر ہے نہ اوگین خار مژہ قبر پہ میری — یہ حسرت دیدار نہ انگشت نما ہو
قاصد یہ سمجھنا کہ یہی شہر ہے اوسکا — مشہور جہان نام تغافل کا جیا ہو
رنجش مری ٹرھکر ہے تمہاری خفگی سے — مین جان سے بیزار ہون تم مجھسے خفا ہو
جی چاہتا ہے غیر کو دون اپنا مقدر — کیا اسمین بھی آئی ہے کسیکا جو بھلا ہو
مین اور کرون دعوی خون مجھسے نہوگا — تم چھوڑ بھی دو ہاتھ کوئی مر چکا ہو
مطرب سے کہو انکو سنائے وہ سنین گے — جس ساز مین اک ٹوٹے ہوے دل کی صدا ہو
راحت کا مزہ بعد ہمارے نہ ملیگا — ہر شخص سے تم آپ کہو گے کہ ہمین [illegible]
ہوتی ہے وہان روز جفاؤن کی ترقی — ہر ذوق فزون ہو [illegible]

دکھانے لگاتے ہین عجب رنگ کی مہندی
بدلون نہ کبھی اور حسینون کی وفا سی

جب آبلون مین چھن چھن چھلک آئے حنا ہو
وہ کینہ کبھی اچھا جو ترے دلمین ہا ہو

۱۴۳

اوس بت سے بگاڑی نہ بن آئیگی تمہین داغ
کیا پیش چلے جسکا طرفدار خدا ہو

۱۴

کیا خود وعدہ عیاری تو دیکھو
دل آزارون کی دلداری تو دیکھو

مرے دل کی وفاداری تو دیکھو
پھر اسپر اپنی عیاری تو دیکھو

کیا جب وعدہ آنے کا نہ آئے
اس آسانی کی دشواری تو دیکھو

بنا روز جزا جسکی سزا کو
مری قدر گنہگاری تو دیکھو

وہ کہتے ہین مرے غم مین مرنا
یہ مجبوری یہ لاچاری تو دیکھو

بنا لین شرم آلودہ نگاہین
تغافل مین یہ ہشیاری تو دیکھو

مٹا نقش وفا اوس بت کی دل سی
ہماری گریہ وزاری تو دیکھو

نہ عاشق کا نہ یہ معشوق کا دوست
فلک کی تم ستمگاری تو دیکھو

پھنسا یا اوس بت بیگانہ وش کو
محبت کی گرفتاری تو دیکھو

خدا سے بخشوانے کو ہین موجود
رقیبون کی طرفداری تو دیکھو

خدا نے دی ہین آنکھین دیکھنے کو
تم اپنی مردم آزاری تو دیکھو

نہ آئی قبر مین بھی نیند مجھکو
مری قسمت کی بیداری تو دیکھو

۱۴۴

غزل کیا خاک لکھین حضرت داغ
ہجوم کار سرکاری تو دیکھو

۱۵

چلتے نہین ہین ساتھ مرے ہمسفر کے پانو
ہرگام پر دبانے پڑے راہبر کے پانو

آنکھون کی بل چلون گا تری راہ شوق مین
کیا مضطرب رہی شب فرقت مری غریز
آتی ہی کوئے یار سے مستانہ کسقدر
وقت خرام ناز تعجب نہین اگر
ہی کچھ جواب شست ستمگر کہ جو ادھر
چلکر وہ میری ساتھ بتائین جو راہ دوست
صیاد ہم قفس سی چھٹے بھی تو کیا چھٹے
لاکھون مین مجکو تاڑ گیا وہ نگاہ باز
اتا وہ دوڑ کر شب غم ای دعای وصل
تھک تھک کی بیٹھ جائی نکیون تیری آدمین
وہ آئے کسطرح یہ گیا کس طریق سی
سینے سی اپنے ساتھ اڑا کر یہ لیگئے
پونچی ہی ایک آن مین باب قبول تک

سوئی مژہ بنینگے مری چشم تر کے پانو
پھرتے ہی پھرتی لوٹ گئی سارے گھر کے پانو
کیا لڑکھڑائے جاتے ہین باد سحر کے پانو
فتنے بھی اوڑ کی چوم لین اوس فتنہ گر کے پانو
اوٹھتے ہین دیر دیر مری نامہ بر کے پانو
آب بقا سے دہو کی پیوئین خضر کے پانو
کس کام کی ہین طائر بی بال و پر کے پانو
رکھا جو بیٹھے محفل اعدا مین ڈر کے پانو
اللہ نے بنائے نہین ہین اثر کے پانو
لوہے کے تو نہین ہین الٰہی بشر کے پانو
ہین میری دل کے پانو نہ تیری نظر کے پانو
گویا تمہاری تیر تھے میری جگر کے پانو
پھیلائے کیا دعا نے مری ہاتھ بھر کے پانو

۱۴۲
ای داغ آدمی کی رسائی تو دیکھنا
سر پر دھرے ہین عرش نی خیر البشر کے پانو
۱۴۳

جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوائے جہان کیون ہو
خلش کیون ہو تپش کیون ہو قلق کیون ہو فغان کیون ہو
مزا اتنا نہین کچھ کم کہ ہمکو رنج و راحت کا
خوشی ہو غم ہو جو کچھ ہو الٰہی ناگہان کیون ہو

یہ مصرع لکھدیا ظالم نے میری لوح تربت پر
جو ہو فرقت کی بیتابی تو یون خواب گران کیون ہو

ہمیشہ آدمی کا آدمی غمخوار ہوتا ہے
یہی بے اعتباری ہو تو کوئی رازدان کیون ہو

غضب آیا ستم ٹوٹا قیامت ہو گئی برپا
یہ پوچھا تھا کہ تم آزردہ مجھسے میری جان کیون ہو

بہت نکلینگے روز حشر تیرے جور کے خواہان
ستم کا حوصلہ دنیا مین صرف امتحان کیون ہو

اونہین گو رنجش بیجا ہے لیکن ہی تو ہمسے ہے
محبت گر نہو باہم شکایت درمیان کیون ہو

گرے ٹھکرا کے مجھکو اور پھر کہتے گئے یہ بھی
نصیب دشمنان تو پائمال آسمان کیون ہو

نئی تاکید ہے ضبط محبت کی وہ کہتے ہین
جگر ہو تو فغان کیون ہو دہن ہو تو زبان کیون ہو

شریک دور ہے بزم عدو مین خاک ہوتے ہم
کسی نے رات بھر اتنا نہ پوچھا تم یہان کیون ہو

تحمل کر سکے کیا حسن نازک ان نگاہون کا
وہ سینے مین چھپایا ہے وگرنہ وہ نہان کیون ہو

خدا شاہد خدا شاہد ہے کیون کہتے ہو وعدون پر

خدا کو کیا غرض میرے تمہارے درمیان کیون ہو
جگر سے کم نہین اے چارہ گر داغ جگر مجکو
جو پیدا کی ہو مر کر وہ دولت رایگان کیون ہو

۲۴۳
نوید جان فزا ہے کیا خبر قاتل کی آئی ہی
بتاؤ تو سہی تم داغ ایسے شادمان کیون ہو
۱۱

ردیف ہاے ہوز

لڑگئی یار گلعذار سے آنکھ
اب نہین جھپتی ہزار سے آنکھ
کچھ وہ حیرت ہی کچھ وہ حسرت ہے
خوب بنتی ہی انتظار سے آنکھ
دید کا بھی ہے کیا برا اپکا
نہین رہتی ذرا قرار سے آنکھ
اونکو دیکھا ہے جو بکدورت آج
بھر گئی سرمۂ غبار سے آنکھ
تو وہ ناوک نظر سے کیجیے
کیون چرائی مرے مزار سے آنکھ
وہ بدویون ہی سیکشی کا مزا
جام سے لب ملی تو یار سے آنکھ
اشک خونی نے گل کھلائے ہین
آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ
کیا بچے ناوک نظر سے دل
چوکتی ہی نہین شکار سے آنکھ
بولے وہ شکوۂ تغافل پر
ملی کس کس امیدوار سے آنکھ
یار سے آنکھ کیا ملاؤن مین
نہین ملتی ہے رازدار سے آنکھ

۲۴۴
نشہ تیرا اوتر گیا اے داغ
کھل گئی غفلت خمار سے آنکھ
۲۱

یون شب وعدہ رہی طالب دیدار کی آنکھ
جسطرح سوے چمن مرغ گرفتار کی آنکھ

کبھی لگتی ہی نہین نرگس بیمار کی آنکھ
اوسنے دیکھی ہی جو پہچان کسی ہشیار کی آنکھ

ہم دکھا لائین تجھے نرگس بیمار کی آنکھ
ڈورے ڈالے گی مگر بلبل گلزار کی آنکھ

آنکھ تقدیر نہ پھیری نہ پھری یار کی آنکھ
کیا ہوا ہمسے اگر پھر گئی اغیار کی آنکھ

نیند آئی ہی سر شام شب وصل وہ نہین
کیا برے وقت لگی طالع بیدار کی آنکھ

شوق نظارہ گلشن ہو تو پیچل صیاد
سیر گلزار کو اوس مرغ گرفتار کی آنکھ

رقص بسمل کی تماشے کا ہوا شوق ایسا
بنگیا حلقہ جوہر تری تلوار کی آنکھ

زلف دیتی ہی تری ابروے پرخم کا جواب
داد دیتی ہی تری شوخی رفتار کی آنکھ

طور بیطور ہوئی دل کی خدا خیر کرے
بیطرح گھات مین ہی اوس بت عیار کی آنکھ

وہ تھے موسی ہی جنہین تاب نظارہ نہوئی
یان نہ جھپکے گی تری طالب دیدار کی آنکھ

ای دل صاف صفائی کی تو یہ معنی ہین
کبھی میلی نہو اوس آئینہ رخسار کی آنکھ

اشک خون دیکھ کے آنکھین نکال اے ظالم
دیکھنے آئی ہی تری طالب دیدار کی آنکھ

کیون نہ پرخون ہو ازل ہی کہ ملا ہی مجکو
شیشہ بادہ کا دل ساغر سرشار کی آنکھ

جلوہ یار نے دو رنگ دکھائے اپنے
ایک ظاہر مین تو ہی کافر و دیندار کی آنکھ

اللہ اللہ کشش حسن کہ ہمراہ نگاہ
کھنچی جاتی ہی تری طالب دیدار کی آنکھ

ہوتی جاتی ہی سوا بوسہ لب کی قیمت
دیکھتے جاتی ہین وہ اپنے خریدار کی آنکھ

آگ عشق دل فرہاد کی بجھنے کی نہین
نیچے دیا بھی اگر چشمہ کہسار کی آنکھ

گفتگو سی جو تھی بات اشارہ سی بڑھی
جب تھکی اونکی زبان اٹھنیکو طیار کی آنکھ

اسے صبا اوسکی گلی مین اڑا خاک مری
کہین میلی نہو اوس زلف لیدار کی آنکھ

دل چرایا ہے وہ اب آنکھ ملائیں کیونکر
سامنے ہوتی ہے مشکل سے گنہگار کی آنکھ

۲۴۵
ٹپکی پڑتی ہے نگہ سے تری الفت اے داغ
کوئی چھپتی ہے محبت کی منتظر پیار کی آنکھ
۱۴

یاں تو نباہ جائے ہیں عشق بتاں کے ساتھ
زاہد بہشت لینگے وہاں کی ہوا کے ساتھ

پھونکا وہ ہم کو نہ جلایا قفس مرا
بجلی کی تیز پائیں فقط آشیاں کے ساتھ

سیرِ غبار ہم نے بھی کیا شجر اور سطر
تجلی کو کہہ دو رہتیں جو ہیں آسمان کے ساتھ

آ جائے خوب نازو نزاکت کی تم کو چال
تم دو قدم چلو اگر اس ناتوان کے ساتھ

مانا کہ وہ ہیں گھر ہی میں اپنے مگر یہاں
سو الجھتیں ہیں نہ وہ گماں کے ساتھ

واماندگی نے ایک جگہ تو بٹھا دیا
پھر تو تری تلاش میں کیا کارواں کے ساتھ

اے عشق باز آئے رفاقت سے تیری ہم
تو بھی کہیں روانہ ہو عمرِ رواں کے ساتھ

سبکو ہے تیری یاد کی لذت جدا جدا
دل کی ہے اور لگی ساتھ زباں کی زباں کے ساتھ

زاہد کو ایک قطرۂ زمزم پہ ناز ہے
یاں خم کے خم اڑائیں ہیں پیرِ مغاں کے ساتھ

مٹتی نہیں ہے خانہ خرابی کسی طرح
کیا میری بیکسی بھی نئی ہے مکاں کے ساتھ

ہم ایک کہکے سنتے ہیں دو چار گالیاں
اک چھیڑ ہو گئی ہے تری پاسباں کے ساتھ

اقرار حشر اے دل مضطر غلط نہ جان
تھوڑا یقین بھی چاہیے وہم و گماں کے ساتھ

۳۴۶
اللہ کرے کہ بند نہ ہو داغ کی زبان
تعریف آپ کی ہے ادا سی خوش بیان کے ساتھ
۹

دل اک ادا سے لے گئے ہمسے صد آفت کے ساتھ
وہ عزیز رات کو ناداں کہیں رات کے ساتھ

حضرت تسلیم ووفا خلق تواضع تعظیم
کتنی تکلیف ہے اس شوق ملاقات کے ساتھ

بیقراری تو ٹھہرتی ہی ٹھہر جاتی
آگیا صبر مگر مرگ مفاجات کے ساتھ

چار دل بیٹھے جہان پھر ہی نہ اٹھے تا رنگ
کچھ عجب لطف ہے رندان خرابات کے ساتھ

لب تری ذکر مسی پہ مجھے یاد آتی ہین
چشمۂ خضر کا مذکور ہی ظلمات کے ساتھ

رہنما بادیہ گردی کو ہوی جیب دری
پانون چلتے ہین اشارے پہ مرے ہاتھ کے ساتھ

جلوہ دیکھے جو بت ہوش ربا کا صوفی
روح کیا سلب ہو جائے کرامات کے ساتھ

اپنے مذہب مین ہے برسونکی عبادت سے فزون
گذری جو کوئی گھڑی رند خوش اوقات کے ساتھ

دست نواب گہر بار فلک دریا بار
داغ برسات نئی آئی ہے برسات کے ساتھ

۲۴۷ — ۴۷

یارب ہمین دے عشق صنم اور زیادہ
کچھ تجھسے نہین مانگتے ہم اور زیادہ

دل لیکے نہ کچھ مانگ صنم اور زیادہ
مقدور نہین تیری قسم اور زیادہ

ہستی سے ہوئی فکر عدم اور زیادہ
غم اور زیادہ ہے الم اور زیادہ

بھرتا نہین جب زخم کسی شکل سے قاتل
بھرتا ہون تری تیغ کا دم اور زیادہ

تھی بخت زلیخا مین خریداری یوسف
اور دونے لگائے نہ درم اور زیادہ

تلوار جو ہو جائے کمان خوب نہین ہے
ابرو مین نہ دو تان سے خم اور زیادہ

انسان کی خواہش کو بڑھاتی ہے سخاوت
کرتے ہین ستم اہل کرم اور زیادہ

یارب ہین مرے ساتھ بہت حسرت و ارمان
ہو وسعت صحرائے عدم اور زیادہ

زندان ہی بیابان مین تو اضعف ہوئی ہے بیکر
کانٹون نے لیے میرے قدم اور زیادہ

ہے دلمین کسی عالم تصویر کے تصویر
بس چھیڑ نکر ناخن غم اور زیادہ

دشمن کی طرف ہے وہ ادھر بھول کے آجا
تاریک ہو تو اے شب غم اور زیادہ

القاب ہی پر ختم ہوا نامہ کرون کیا
چلتا نہین مطلب پہ قلم اور زیادہ

گھر بیٹھے کرے دل سے طواف اوسکی گلی کا
جھگڑا ہے بس اب اہل حرم اور زیادہ

پہونچا ہون اودھر عرش سے اے ہمت عالی
اچھا ہے پڑے تیرے قدم اور زیادہ

لے اے دل بیمار تمنای شفا کر
درمان سے ہوا درد والم اور زیادہ

جبتک وہ تماشے کو کھڑے تہے لب ساحل
بیتاب تہی موج لب یم اور زیادہ

دل پیچ مین تقدیر کے پابند اور اسیر
طرہ ہے تری زلف کا خم اور زیادہ

رہبر نے ترا کوچہ دکھاکر مجھے چھوڑا
آگے نہ بڑہا چار قدم اور زیادہ

پہونچا ہون لب گور تو مین اے غم الفت
اب چھوڑ کہ مجہہ مین نہین دم اور زیادہ

بگڑی تہی ہوا آہ کی آخر شب وعدہ
نکلا مرے نالون کا بھرم اور زیادہ

کیا صلح کرین دلکی تری تیر نظر سے
حیفتی ہے صفائی مین ستم اور زیادہ

دل بوسے پہ ٹھہرا تہا جگر چھین لیا کیون
کیا مفت مین لی ایک رقم اور زیادہ

پائی ہے اماں کسنے تری تیغ نظر سے
قربان ہوے صید حرم اور زیادہ

وہ جان ہے میرا کہ عدو کہتے ہین اپنے
کرتا نہ خبردار ستم اور زیادہ

خط اوسکا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ

قاصد مگر اغیار کا لکھا ہے جہان حال
پایا ہون وہان بند و قلم اور زیادہ

۲۸۹

صد شکر کہ نواب کے الطاف سے اے داغ
چند اہل سخن جمع ہین کم اور زیادہ

۱۱

نہین ہوتی ہے بندے سے طاعت زیادہ
بس اب خانہ آباد دولت زیادہ

محبت مین سو لطف دیکھے ہین لیکن
مزا دے گئی ہے شکایت زیادہ

مریض محبت کی اچھی دوا کی
اوسے کل سے ہی آج غفلت زیادہ

وہ تشریف لاتے ہی بولے کہ رخصت
نہیں ہمکو ملنے کی فرصت زیادہ

الٰہی زمانے کو کیا ہو گیا ہے
محبت تو کم ہے عداوت زیادہ

عدم سے سب آئی ہین یان چار ناچار
نہیں ہوتی منظور رخصت زیادہ

سبو حوض مے صحن میخانہ بھر کر
زیادہ برس ابر رحمت زیادہ

تم آئینہ دیکھو تو ہم بھی یہ دیکھین
کہ ہے کون کس سے خوبصورت زیادہ

مری بندگی سے مرے جرم افزون
ترے قہر سے تیری رحمت زیادہ

حیا اوسکی آنکھون مین کیونکر ہو یارب
کہ شوخی سے بھی ہے شرارت زیادہ

۲۴۶
بہکتے نہ تھے داغ یون گفتگو مین
مگر پی گئے آج حضرت زیادہ
۹

ردیف یاے تحتانی

مجکو جنت مین نہ راحت ہوگی
گر یہی دل یہی قسمت ہوگی

اس برے حال پہ وہ کہتے ہین
رنج و غم کی یہی صورت ہوگی

جان دیدون تجھی پہ ڈرتا ہون
کہ امانت مین خیانت ہوگی

تیری ہاتھون مجھے اے رنج فراق
کبھی مرنیکی بھی فرصت ہوگی

یا مری داد ملے روز جزا
یا قیامت پہ قیامت ہوگی

کوچۂ یار کہین چھٹتا ہے
یہین ہوگا مری تربت ہوگی

جسکو کہتے ہین جہنم کی آگ
غیر کی گرمیِ صحبت ہوگی

اپنے مطلب کی تو سن تو مجھسے | یہ نہ جانو کہ شکایت ہوگی

۲۵۰ ابھی میخانے سے اوٹھکر ای داغ
کعبے جائینگے جو وحشت ہوگی ے

جب وہ بت ہمکلام ہوتا ہے | ذلت دین کا پیام ہوتا ہے
اونسے ہوتا ہے سامنا جسدن | دور ہی سے سلام ہوتا ہے
دلکو روکون کہ چشم گریانکو | ایک ہی خوب کام ہوتا ہے
آپ ہین اور مجمع اغیار | روز دربار عام ہوتا ہے
زیست سے تنگ ہین تجھپر ہین | دیکھہ غصہ حرام ہوتا ہے
سبجیے ہوتی ہے لن ترانی کی | اب تو ہمسے کلام ہوتا ہے

۲۵۱ داغ کا نام سنکے وہ بولے
آدمی کا یہ نام ہوتا ہے ۱۱

اللہ اللہ رے پریشانی مری | زلف...
کیا ٹھکانا مجھسے نازک طبع کا
تیز ہے خنجر تو قاتل نازنید...
رو برو طاوس بدگمان کے بن...
آجکل ہے اونکو تقو...
روسیاہی کا م...
بنگیا کعبہ و...
ہاے دل ل...

تر سوا دامن مئے گلرنگ سے
رنگ لائی پاک دامانی مری
اس گرفتاری پہ ہین اپنی نثار
یو وہ کرتے ہین نگہبانی مری

۲۵۲

آگیا داغ اونکے دل مین یہ غرور
مشکل ہے دنیا مین لاثانی مری

۱۳

بے لاگ ہے تیغ جنگجو کی
رکھتی ہے حسین تلی گلو کی
جب پانو تھکے تو جستجو کی
جب دل نہ رہا تو آرزو کی
رستے پہ تری چلی قیامت
پیچ ہے کہ بڑی ہی چال چوکی
جب تم نہ ملے تو درد دل نے
اوٹھ اوٹھکے اجل کی جستجو کی
مطالب کی کہی ایک ظالم
کیا بات ہے تیری گفتگو کی
اونکو ہے عدو سے وہ تمنا
جس بات کی ہمنے آرزو کی
پھر وحشت دل ہے اور صحرا
لین خار نے دھجیان رفو کی
...امیدی
ہے یہ بھی ہزار آرزو کی
آئیگی صدا سبو سبو کی
...دت ہے تو کسی گفتگو کی
...م ہماری آبرو کی
...تلاش کینہ جو کی

۱۳

...بنائی نہین جاتی

دل لیکے وہ اب جان طلب کرتے ہیں مجھسے
یہ ایسی دہری ہے کہ اوٹھائی نہیں جاتی

مُونپی تو بہی توبہ ہی ہوجائیگی زاہد
کمبخت قیامت ابھی آئی نہیں جاتی

آنسو نہ پیے جائینگے اے ناصح ناداں
ہیرے کی کنی جانکے کھائی نہیں جاتی

پیسا ہے یہانتک تری رفتار نے ظالم
آندھی سی مری خاک اُڑائی نہیں جاتی

دل میرا مرا ہے کہ تہ تیغ نہ اُف کی
اک پھانس کی تکلیف اُٹھائی نہیں جاتی

گرتی ہے نشیمن پہ مری کوند کے بجلی
صیاد کے گھر آگ لگائی نہیں جاتی

ہرچند ہے افشاے محبت میں خرابی
یاروں سے مگر آنکھ چرائی نہیں جاتی

دیکھے یہاں دلمیں ہے کیا ایک تمنا
وہ تا بزبان خوشی لائی نہیں جاتی

اللہ رے تنگی دہن و نازکی لب
زہمدہ پہ قسم آپکی کھائی نہیں جاتی

شد مرے ذبح پہ تکبیر تو پڑھ لو
اتنی بھی زبان تمسے ہلائی نہیں جاتی

یارب کوئی آفت تھا محبت کا پتنگا
وہ آگ لگی ہے کہ بجھائی نہیں جاتی

۳۷۴
اے داغ کہا حال دل دشمن جان سے
ناداں ترے دل کی صفائی نہیں جاتی
11

اشک رنگ لائے جاتا ہے
داغ اپنی جلائے جاتا ہے

کس صفائی سے ترے دل کا غبار
مٹتے مٹتے ستائے جاتا ہے

کتنا با وضع ہے خیال اوسکا
بیکسی میں ہنسی آئے جاتا ہے

دیکھنا رشک اوسکی محفل میں
ایک کو ایک کھائے جاتا ہے

ناامیدی ستائے جاتی ہے
شوق نقشہ جمائے جاتا ہے

ہمت اٹھاک ان مدد اے ضعف
کوئی دامن بچائے جاتا ہے

وہ جدھر کو گئے اوٹھا یہ شور
وہ قیامت اوٹھائے جاتا ہی

دل وہ نعمت ہی تجھسا شیریں لب
نظروں نظروں میں کھائے جاتا ہی

آتش شوق کیا بجھے ناصح
تو یہ پنکھے لگائے جاتا ہی

غم نے اوسکے کھلا دیا دیکھو
مجکو مہمان کھائے جاتا ہی

۲۵۵ اوسکا آنا تو درکنار اے داغ ۹
دل ہی قابو سے ہاے جاتا ہے

ہر بات میں کافر کی کیا آن نکلتی ہی
واں آن نکلتی ہی یاں جان نکلتی ہی

سو حسن اوبلتے ہیں سو ناز برستے ہیں
اے صلِ علیٰ تجھمیں کیا شان نکلتی ہی

قسمت پہ مری کیا کیا رمال کو حیرت ہی
جو شکل نکلتی ہی حیران نکلتی ہی

وعدہ نہ وفا کرنا پھر اوسپہ یہ تاکیدیں
تا حشر ٹھہر جاؤ کیوں جان نکلتی ہی

یہ خانۂ دل جیسا سنسان نظر آیا
بستی کوئی کم ایسی ویران نکلتی ہی

آبادی دل کا ہی اسدرجہ خیال اتو
حسرت ہی نکلتی ہی تو جان نکلتی ہی

چتون کی مٹینگے بل ابرو کی کھلینگے خم
پر دل کی گرہ کوئی آسان نکلتی ہی

دلبر میں ادائیں ہی دلکش میں جفائیں ہی
اک آن ستمگر میں ہر آن نکلتی ہی

۲۵۶ [illegible] طرح کبھی جی میں اے داغ پلٹ اوسکی ۹
یہ پھانس کوئی دل سے نادان نکلتی ہی

داغ ہر چند جہاں گرو ہی سودائی ہی
آپکے سر کی قسم آپکا شیدائی ہی

صورت وصل نہ تھی کوئی بجز رنجش غیر
وہ جو بگڑی ہوئی آئی ہیں تو بن آئی ہی

اور کیا خاک ملیگی دل بسمل کی مراد
جو تماشا ہی جہاں کا وہ تماشائی ہی

شکوۂ ظلم پہ دل تو وہ خاموش ہوئے
پھر یہ جھنجھلا کے کہا کیا مری رسوائی ہے

جب کبھی بیٹھ کے بٹھا دی خفقان اوچھلا ہے
ہمنے جا کر اوسی کوچہ کی ہوا کھائی ہے

نہیں معلوم کہ ہیت کون بلا حضرت عشق
یوں تو اپنی بھی زمانے سے شناسائی ہے

مژدہ اوسکو ہو جو ناکام ازل ہے تجھسی
حسرت اوس پر ہے جو کمبخت تمنائی ہے

نہ سنی ایک بھی ہمنے دم بوسہ اونکی
وہ یہ کہتے ہی رہے موت تری آئی ہے

۲۵۷
داغ کو اب کسی گلرو سے ملاقات نہیں
ہمنے برسوں اسی گلشن کی ہوا کھائی ہے
۹

ہماری قتل کی تدبیر روز واں ٹھہری
یہ زندگی تو نہ ٹھہری بلاے جان ٹھہری

ہزاروں دفن ہوئے مجھسے مضطرب یاں آ
یہ کسطرح سے زمین زیر آسمان ٹھہری

ہماری خاک کی بربادیاں ذرا دیکھو
کہاں کہاں سے اوڑی اور کہاں کہاں ٹھہری

مرے تڑپنے سے شبکو تمہیں تو چین آیا
چلو تمہاری طبیعت تو مہربان ٹھہری

سر نیاز ہوا اٹھکے گردوں میں پامال
جبین عجز مری سنگ آستان ٹھہری

پڑھا دیے جو اوسے چند حرف بیتابی
پیامبر کے دہن میں بہر زبان ٹھہری

جب آیا چین ہمیں اوسنے کر دیا بیچین
تری نگاہ ہماری مزاجدان ٹھہری

یہاں یہ غم کہ چکا دل کا مول اک بوسہ
وہاں یہ فکر کہ قیمت بہت گران ٹھہری

۲۵۸
ہزار رنگ دکھائیگا داغ داغ جگر
مری بہار نہ ٹھہری کوئی خزان ٹھہری
۹

تجھسے دل خاک ملے دل سے ہی تو ملتا ہے
کوئی ملتے ہی ترا اے عربدہ جو ملتا ہے

اسطرح دشمن جاں سے نہیں ملتا کوئی
کیا لپٹ کر ترے خنجر سے گلا ملتا ہے

کیجیے ای قسمت برگشتہ تلاش دشمن
دوست کو ڈہونڈھتے ہین ہم تو عدو ملتا ہی

لگیا دل سے یکا یک تری سوفار کا رنگ
ورنہ بیگانی سے برسون مین لہو ملتا ہی

چرخ کم مایہ سے کچہ ہمکو ملے یا نہ ملے
یہ بڑی دولت دنیا ہی کہ تو ملتا ہی

دیکہہ چلکر مرے ساقی کی سخاوت زاہد
ایک ساغر کوئی مانگے تو سبو ملتا ہی

گل کہلائیگی عجب رنگ کی شاخ مژہ
اسکو پانی کی جگہ روز لہو ملتا ہی

ارمغان دیتے ہین ہم پیر مغانکو چلکر
کوئی اچہا جو ہمین ظرف وضو ملتا ہی

۲۵۹

خاک مین داغ ملاتے ہین جو عزت تیری
مر بہی کمبخت کہ ایسون ہی سے تو ملتا ہی

۹

چہوٹے ہزار مرتبہ قاتل کے ہاتھ سے
نکلے نہ ایکبار بہی ہم دل کے ہاتھ سے

ای قیس گر صبا نے اوڑایا تو لطف کیا
اوٹھا نہ پردہ صاحب محمل کے ہاتھ سے

ای اضطراب شوق یہ کیسا اثر کیا
تلوار چہوٹی پڑتی ہی قاتل کے ہاتھ سے

ہی خط جادہ راہ محبت مین تیغ تیز
کٹتے ہین پانون ہر روز منزل کے ہاتھ سے

بدلے شراب کے ہی مجھے زہر بہی قبول
اوس انجمن مین ساقی محفل کے ہاتھ سے

ٹھہرو ذرا الگ ہی الگ وار کر چلے
دامن بچائی جاتی ہو بسمل کے ہاتھ سے

کوئی سمجھ کی بات کہے تو جواب دین
دم ناک مین ہی ناصح جاہل کے ہاتھ سے

پونچی نہ اہل فیض سے نوبت سوال کی
خود ہاتھ وہ ملاتے ہین سائل کے ہاتھ سے

۲۶۰

ای داغ دستگیر ہو وہ پیر دستگیر
ملجائے ہاتھ مرشد کامل کے ہاتھ سے

۹

بے وجہ اجتناب نے رسوا کیا مجھے
ظالم تری حجاب نے رسوا کیا مجھے

میرے جو آہ کی تو کہا اوس نے غیر سے
اس خانماں خراب نے رسوا کیا مجھے

کہدی ہے اوس نے نشے میں سب دل کی آرزو
اک ساغر شراب نے رسوا کیا مجھے

یاروں پہ کھل گیا اثر الفت نہاں
اوس بت کی اضطراب نے رسوا کیا مجھے

اوس بدگمان سے پوچھ کی تعبیر ہوں خجل
میرے بیان خواب نے رسوا کیا مجھے

محشر میں حال دل دم پرسش کہے بنا
کیا کیا مرے جواب نے رسوا کیا مجھے

کچھ اونکی مہر و لطف نے مشہور کر دیا
کچھ رنجش عتاب نے رسوا کیا مجھے

اس زلف خم بخم نے کیا شہرہ آپکا
اس دل کے پیچ و تاب نے رسوا کیا مجھے

۲۶۱
اے داغ سب یہ حضرت دلکی سلوک ہیں
جو کچھ کیا جناب نے رسوا کیا مجھے
۱۱

آئینہ منہ پہ برا اور بھلا کہتا ہے
سچ ہے یہ صاف جو ہوتا ہے صفا کہتا ہے

دم اعجاز مسیحا کو برا کہتا ہے
لب ترا سحر کچھ ایسا ہے ہوش ربا کہتا ہے

میرے افسانے پہ وہ ہو کے خفا کہتا ہے
کوئی سنتا بھی ہے اسکی کہ یہ کیا کہتا ہے

حق ہے اس بات میں ناصح کا طرفدار ہوں میں
دلکی کہتا ہے جو اس دل کو برا کہتا ہے

ہر دم اپنا دم آخر کی سناتا ہے خبر
ہر نفس ہر نفس احوال فنا کہتا ہے

چل چکی خوب ستمگر تری خنجر کی زبان
دہن زخم کی سن تو کہ یہ کیا کہتا ہے

غیر اچھے جو زمانے کے برے کہلاتے ہیں
میں برا ہوں کہ یہاں مجھکو بھلا کہتا ہے

ہے تری شربت دیدار کی تاثیر عجب
زہر کہتا ہے کوئی کوئی دوا کہتا ہے

دیکھنا میرے بت ہوش ربا کا جلوہ
دیکھکر شیخ جسے صل علا کہتا ہے

شور محشر تری مستوں پہ بہت چلایا
یہی جانا نہ کسی نے کہ یہ کیا کہتا ہے

۲۶۳ — ۱۴

ہند سے تا بہ دکن داغ ہے شہرت تیری
اب تو کچھ اور ترا بخت رسا کہتا ہے

اس انجمن سے بہت بیوقار ہو کے چلے
سرور ہو کے ہم آئے خمار ہو کے چلے

بتوں کے کوچے سے ہم دلفگار ہو کے چلے
شکار کرنیکو آئے شکار ہو کے چلے

بچا لی میری مرے رشک واں میں اے قاتل
کہ خوب تیغ تری آبدار ہو کے چلے

تری نگاہ بہت مست ہے سنبھل کے ذرا
سمند ناز و ادا پر سوار ہو کے چلے

ٹھہر گئے وہ جہاں سرو باغ تھے گویا
اگر چلے تو نسیم و بہار ہو کے چلے

نہیں ہے بادۂ ساغر تو اتنی اے ساقی
نگاہ مست ہی خوشگوار ہو کے چلے

الٰہی جائینگے کس گھر یہ ہمیشہ وحشتناک
بہشت سے بھی اگر بیقرار ہو کے چلے

پیامبر بھی تو انسان ہے فرشتہ نہیں
الٰہی صبر دل بیقرار ہو کے چلے

وہ تفتہ دل ہوں جو دریا میں ہاتھ ڈالوں نہیں
تو موج بحر یقیں ہے غبار ہو کے چلے

کسیکی آنکھ میں وہ انتظار ہو کے رہے
کسیکے دل سے شکیب و قرار ہو کے چلے

خبر نہو مجھے وہ کشتۂ تغافل ہوں
جو حشر بھی مری سوئے مزار ہو کے چلے

گلے لگا کے اونھیں عذر پھر کیا یعنی
مری گلی سے وہ جب شرمسار ہو کے چلے

۲۶۳ — ۱۵

نگاہ یار کی پھرتی ہے بزم سے اے داغ
رقیب بھی مرے یاروں کے یار ہو کے چلے

طبیعت کوئی دن میں بھر جائیگی
چڑھی ہے یہ آندھی اتر جائیگی

رہینگی دم مرگ تک خواہشیں
یہ نیت کوئی آج بھر جائیگی

رہے پیروی ہجر ہو یا وصال
کہ اک بات آخر ٹھہر جائیگی

نہ تھی یہ خبر ہمکو اپنی بہار — ادہر آئیگی اور اُدہر جائیگی
محبت مین ایدل یہ ڈر ہی کہ کھیل — وہ بازی نہین ہی کہ ہر جائیگی
کہون گو نہ مین حشر کو تیرے ظلم — یہ خلق خدا کیا نکر جائیگی
خدا کے لیے آج اقرار کر — کہ پھر بات کل حشر پر جائیگی
نہ گذری شب ہجر سمجھی تھی ہم — تڑپتے پھڑکتے گذر جائیگی
مرا حال بہتر ہی اوس نے کہو — ڈرینگے جو یہ بھی خبر جائیگی
نہ جائی کوئی میری میت کے ساتھ — مری بیکسی نوحہ گر جائیگی
رہیگا ترا جلوہ مد نظر — جہانتک ہماری نظر جائیگی
شب وعدہ آجاؤ ورنہ قضا — مری سر پہ احسان دہر جائیگی
نچھوڑیگی دامن کبھی مشت خاک — صبا ہمسے اوڑکر کدہر جائیگی
صبا اوس گلی سے مری خاک کو — جب آئیگی برباد کر جائیگی

٢٦٤ — دیا دل تو اے داغ اندیشہ کیا — ١٣
گذرنی جو ہوگی گذر جائیگی

دشمنوں سے دوستی غیرون سے یاری چاہیے — خاک کے پتلے ہو تو خاکساری چاہیے
عشق مین کچھ یاس کچھ امیدواری چاہیے — کچھ تحمل چاہیے کچھ بیقراری چاہیے
جنکو عشق و حسن کے دعوی ہین انکو واسطے — دل ہمارا چاہیے صورت تمہاری چاہیے
وعدہ تو کر لو زبان سے پھر وفا کرنا نہ تم — نا امیدون کو لیے امیدواری چاہیے
اس تغافل اس حیا سے کب چھپا راز نہان — اب نرالی کوئی طرز پردہ داری چاہیے
چار حرف آرزو ہی سن لیے ساری رات مین — اور قصے کے لیے تو عمر ساری چاہیے

دیکھ ہنس ہنس کر نہ کہو اپنی وفا کا اعتبار
مرگ عاشق پر ستمگر اشکباری چاہیے

کھل گیا جب راز تو اخفا کیے سے فایدہ
اوٹھ گیا پردہ تو پھر کیا پردہ داری چاہیے

مست و بیخود اسقدر اپنی نہین تجکو خبر
او تغافل کیش کچھ تو ہوشیاری چاہیے

چارہ گر مشکل ہے میری داغ سودا کا علاج
چاک پنبہ دامن باد بہاری چاہیے

اے فلک مٹ کر ہی کچھ رہجائین ہم انجام کار
اس مرقع مین کوئی صورت ہماری چاہیے

مل گیا ہمکو وفا و عشق الفت کا صلہ
بندہ پرور آپکی بس یادگاری چاہیے

۲۶۵ دل پہ گر قابو نہین ای داغ تو ہی جائے شکر
عاشقون کیواسطے بے اختیاری چاہیے ۹

حسرتین لیکئے اس بزم سے چلنے والے
ہاتھ ملتے ہی اوٹھے عطر کے ملنے والے

وہ گئے گور غریبان پہ تو آئی یہ صدا
تھم ذرا او روش ناز سے چلنے والے

دیکھیے کیا ہو الٰہی مری نامے کا جواب
پاس اونکے ہین بہت زہر اوگلنے والے

ان جفاؤن پہ وفا کوئی نہ کرتا لیکن
دل بدلتا نہین او آنکھ بدلنے والے

شرم آلودہ نگاہین تو گرینگی بسمل
اب کوئی آن مین یہ تیر ہین چلنے والے

دل نے حسرت سے کہا تیر جو اوسکا نکلا
دیکھ اسطرح نکلتے ہین نکلنے والے

دل بیتاب وہ آتے ہین خبر آئی ہے
صبر کر صبر ذرا میرے مچلنے والے

امتحان تیغ جفا کا جو اوسے نہین منظور
بچ بچا کر ابھی ٹلجاتے ہین ٹلنے والے

۲۶۶ گرمی صحبت اغیار کے شکوے پہ کہا
آپ ای داغ ہمیشہ کے ہین جلنے والے ۹

جفا کرتا ہی تو بدلے وفا کے
خدا کو مان ای بندی خدا کے

کسی کی عشق نے کی دلمین گرمی
کہلے جاتے ہین بند اونکی قبا کے

پریشان کر دیا دل نے اولجھکر
کہلے جاتے ہین بل زلف دوتا کے

ہوا ہون کشتہ پائے نگارین
مرا خون سر ہوا رنگ حنا کے

نہ خوش ہوا ہے تو ہمکو ستا کر
ڈرو سو کارخانے ہین خدا کے

ہوئی جاتی ہین کیون نیچی نگاہین
لہو تو کیا ہے قربان اس حیا کے

وہ روئے دیکھکر میت کو میری
ٹپکے آنسو ذرا اہل عزا کے

اولجھنا زلف سے لڑنا نگہ سے
بنے ہین حضرت دل بھی بلا کے

۲۶۷ مری مشکل ہوئی اے داغ آسان
تصدق اپنے ہین مشکلکشا کے ۱۸

جنون مین تن پہ لباس غبار باقی ہے
کب اپنے پاس کفن کو بھی تار باقی ہے

ابھی نزاکت رفتار یار باقی ہے
ابھی زمانہ ناپاے دار باقی ہے

خزان ہی دیکھکے وحشت سے جا گئی ولیکن
ابھی نظارۂ فصل بہار باقی ہے

نہ دیکھی عیش گذشتہ کی پھر کبھی صورت
غلط کہ گردش لیل و نہار باقی ہے

وہ چشم زار کا سنتے ہی ماجرا گھبرائے
ابھی تو شرح دل بیقرار باقی ہے

خرام ناز نے تھوڑی قیامتین کین ہین
وہ دیکھیے تو کسیکا مزار باقی ہے

رہے پھر عدو دلمین کینہ جوکی جگہ
جو ہم نہین تو ہمارا غبار باقی ہے

جو یہ نہین ہے تو کچھ بھی خلش نہین باقی
جو عشق ہے تو غم بیشمار باقی ہے

امید وصل چلی جاتی ہان دل ناداں
بہت ابھی تو شب انتظار باقی ہے

جنون کے ہاتھ سے تار نفس بچائے خدا
رہا سہا یہی لے دیکے تار باقی ہے

صبا اڑا نہ سکی آسمان مٹا نہ سکا
کہ دلمین اونکے ہمارا غبار باقی ہے

کرونگا مین بہی ترا ایک دن لہو پانی
جو دم مین دم ہے اے تیغ یار باقی ہے

صفائی ہو لنسے مجھے خاک مین ملائی ہو
صفائی ہونہ پہ بہی اتنا غبار باقی ہے

بیان سوز جگر پہ یہ آپ گھبرا کے
نکال لینا ابھی دل کا غبار باقی ہے

مریض عشق کی کیا پوچھتے ہو یہ پوچھو
کہ زندہ کوئی بہی تیمار دار باقی ہے

رکھینگے عمر بہر اوس دل کو بس مین آے ظالم
اگر بقا ہو تو کل اختیار باقی ہے

پھر ا کی لوٹ لے ظالم نگاہ ناز سے تو
کہ دلمین مایۂ صبر و قرار باقی ہے

۲۶۸
دم آخر ہے اے داغ توبہ کر توبہ
کہ روسیاہ ابھی اختیار باقی ہے
۱۰

کچھ بہی الفت نے تری دلمین نہ چھوڑا باقی
رہ گئی ایک تمنا ہی تمنا باقی

دم اولجھتا ہے جو سینے مین تو دلمین شاید
رہگیا اوسکی مژہ کا کوئی کانٹا باقی

کوئی دل اونکا نہین کرتی ہین ظاہر داری
پر غنیمت ہے کہ اتنا ہے سہارا باقی

سنگ مین لعل بنا عشق کی نیرنگی ہے
خون فرہاد کا تہا کوئی جو قطرا باقی

صبح اون مست نگاہون کا نہ پوچھو عالم
جنمین تہا رات کا کچھ نشۂ صہبا باقی

دیکھکر تیرگی گیسو کو مین چونک پڑا
سینے جا نا کہ ابھی ہے شب یلدا باقی

بیسلون کو جو تری مل گئی راہ ظلمت
چشمۂ خضر مین پانی نہ رہیگا باقی

عاقبت کثرت عصیان سے مری گھبرا کر
رہگیا کاتب اعمال کو لکھنا باقی

میری تحریر کے انداز تو دیکھو گویا
کوئی مطلب نہ رہا ہے نہ رہیگا باقی

۲۶۹
جیتے جی عشق محبت کو نشاد و اے داغ
کیون ہے بعد فنا مفت کا جھگڑا باقی
۹

کبھی کچھ درد رہتا ہی کبھی کچھ سوز رہتا ہی
نگاہین انکی جادو ہی قیامت ہوتی جاتی ہین
دل اپنا چین سے رہتا نہین اک آن پہلو مین
جو مین ہون عشق مین مضطر وہ ہین میرے لئے مضطر
خوشی ہی عید سے اغیار مین جلسے ہین یا غم مین
مصاحب ہی سبھی اک ہجر مین اسکو خدا رکھی
رقیب روسیہ بھی رات بھر پھرتا ہی سرگردان
کبھی کچھ غم اُٹھایا ہو تو جانین آپ کیا جانین

ہمارے دلپہ صدمہ اک نہ اک ہر روز رہتا ہی
الٰہی کونسا فتنہ سبق آموز رہتا ہی
مگر دلمین تمہارا ناوک دلدوز رہتا ہی
زیادہ مجھسے آشفتہ مرا دلسوز رہتا ہی
وہان تو رات دن نو روز ہی نوروز رہتا ہی
مرا ہمدم مرا مونس غم جانسوز رہتا ہی
خدا جانی کہان وہ شمع شب افروز رہتا ہی
کہ کس کس غم مین آلودہ یہ غم اندوز رہتا ہی

۲۷۰

تصور مین کیسکے داغ نیند آتی نہین مجکو
عجب بیدار اپنا طالع فیروز رہتا ہے

۱۲

کیا صبا کوچہ دلدار سے تو آتی ہے
مجکو اپنے دل گم گشتہ کی بو آتی ہی

صاف ہی سینہ ہمارا کہ نہ دل ہی نہ جگر
کیا صفائی تجھے ای آئنہ رو آتی ہی

نہ کیا تونے کبھی غیر کا شکوہ ہمسے
بات کہنی ہی مین ای عربدہ جو آتی ہی

ہو رسا آہ تو کیا جانی کہان تک پونہچے
نارسائی مین تو یہ عرش کو چھو آتی ہی

تیری تلوار نے بھی چال اُڑائی تیری
کھینچ کی آتی ہی یہ جب تا بہ گلو آتی ہی

دشمنی ختم ہوئی ایک وفا دشمن پر
دوستی تجکو تو ای میری عدو آتی ہی

تیشے موت کو فرہاد کی وہ کیا جانے
منہ سی شیرین کے ابھی دودھ کی بو آتی ہی

یاد آجاتی ہی وہ چین جبین دیکھ کی موج
لہر سی دلمین ہمارے لب جو آتی ہی

شجر خشک تو ہر سال ہرے ہوتے ہین
جاکر اے عمر جوانی کہین تو آتی ہی

دل اگر صاف نہو پاک نہوگا انسان | یون تو ابلیس کو بھی شرط وضو آتی ہی
جانتا ہون کہ یہی دشمن جان ہو میرا | اُسکے خنجر سے مجھے خون کی بو آتی ہی

۲۷۱ — ۹

محفل یار مین ای داغ سوا حسرت کی
کب ہمین کیفیت جام وسبو آتی ہے

طلب ہی چاہنے والونسے امتحانون کی | بری بنی ہی خدا خیر کرے جانون کی
خدا کرے ابھی ای باغبان گرے بجلی | ترے چمن کو لگے آگ آشیانون کی
تڑپ تڑپ کی یہ کمبخت صبر کر نہ سکین | خراب یان ہین محبت مین نوجوانون کی
قدم قدم ہی تری چال کا نیا انداز | وگرنہ ایک روش ہی سب آسمانون کی
اُنھین [illegible] کھیل تلون مزاج ان لیکن | یہان تو روز ہی شامت مزاجدانون کی
کسی لحاظ سے نالہ نہین کیا ہمنے | وگرنہ کون ہی بنیاد آسمانون کی
عجب نہین ہی کہ ہنگامہ قیامت کو | ملے نہ قبر اگر ہمسے بےنشانون کی
سدھارتا نہین جنت کو کسلیے صیاد | کہ باغ خلد مین کثرت ہی آشیانون کی

۲۷۲ — ۹

یہ زہد آپکا ای داغ سب ہے مکر و فریب
ہزار پھیرنے تسبیح لاکھ دانون کی

دل مرا لیکے مری جان دغا تمنے تو کی | تھی مجھے چشم وفا تمسے جفا تمنے تو کی
بیگناہون کو سزا دیتے ہو اللہ اللہ | بےخطا کہتے ہو ہان ہان کہ خطا تمنے تو کی
کوئی بیچارہ بلا سے ہو پریشان خاطر | رخ پر نور پہ وا زلف دوتا تمنے تو کی
ہمنے جو کی وہ بری کی یہ تو سچ ہی لیکن | تم تو اچھے ہو چلو ہمسے وفا تمنے تو کی
غم دیا رنج دیا داغ دیا زہر دیا | خوب بیمار محبت کی دوا تمنے تو کی

جانتی ہی نہین دشنام کا انجام ہی کیا
بات اک پہلے پہل نام خدا تمنی تو کی

ہمنے جانا تھا کہ وہ پھول چڑھائی آئی
قبر عاشق پہ قیامت ہی بپا تمنی تو کی

رشک دشمن نہ اٹھا ہمسے ہمین تھے نادان
دوستی ورنہ حقیقت مین ادا تمنی تو کی

۲۷۳ چار دن بھی کہین آرام نپایا اے داغ
بیوفاؤن پہ یونہین جان فدا تمنی تو کی ۱۴

جفا کی ان بتون نے یا وفا کی
دیا دل اب تو جو مرضی خدا کی

نئی شوخی ہے چشم فتنہ زا کی
تغافل یون کیا گویا حیا کی

ہمارا اور دو دیکھا جاے کس سی
ہمیشہ روح کھنچتی ہی دوا کی

شب اندوہ و غم کا پوچھنا کیا
بنا کی جو مرے دم پر بنا کی

تم اتنے ہو کہ دوگے ہمکو تعزیر
نہین کی تو بھی ہان ہمنے خطا کی

مٹاؤن داغ ہجران دلسے کیونکر
وہ پوچھینگے نشانی میری کیا کی

جواب قتل کیا قاتل نے سوچا
کہ اسکو عید ہے روز جزا کی

کھلا انکی جفا کا کچھ نہ باعث
مگر اتنا کہ ہمسے کیون وفا کی

لگی ہے سینے سے دشمن کی تصویر
وہ کھولین کیا گرہ بند قبا کی

لڑے ہین غیر سے غصہ ہے مجھ پر
کوئی پوچھے تو مین نے کیا خطا کی

الٰہی وصل کی ہی رات دی ڈال
مجھے کوئی گھڑی ہی روز جزا کی

رہی یان صلح پر بھی جنگ باہم
طبیعت انسے مل مل کر لڑا کی

ابھی اقرار اسکا ہو چکا تھا
ادھر دیکھو تو پھر ہمسے حیا کی

۲۷۴ پھر اس بت پر فدا ہین حضرت داغ
قسم کھائی تھی کعبہ مین خدا کی ۱۳

منصفی دنیا سے ساری اُٹھگئی
اے بتو ایمان داری اُٹھگئی

دل سے وہ بے اختیاری اُٹھگئی
اب تمنا ہی تمہاری اُٹھگئی

وہ سموم مین میرے کب آئی کہ جب
بیٹھکر مخلوق ساری اُٹھگئی

وائے دشمن ہوگیا سارا جہان
ہاے رسم دوستداری اُٹھگئی

بیطرح پھیلا ہے اُن زلفونکا جال
اب امید رستگاری اُٹھگئی

رہگئے لاکھون کلیجا تھام کر
آنکھ جس جانب تمہاری اُٹھگئی

جب ہوا سجدے مین اُس بت کا خیال
خود بخود گردن ہماری اُٹھگئی

آئے بن ٹھن کر مرے ماتم مین وہ
جبکہ رسم سوگواری اُٹھگئی

عشق نے بیباک آخر کر دیا
اب وہ شرم آہ و زاری اُٹھگئی

دور ہین اُس چشم مست ناز کے
لذت پرہیزگاری اُٹھگئی

ہے عجب اس نازکی پر بار ناز
تجھسے یہ تلوار بھاری اُٹھگئی

ہم کھنچے ایسے کہ آخر انکو بھی
اب توقع ہی ہماری اُٹھگئی

۲۷۵

کس سے رکھیے داغ چشم دوستی
اُٹھگئی یارون سے یاری اُٹھگئی

۱۷

اے فلک دے ہمکو پورا غم تو کھانیکے لیئے
وہ بھی حصہ کردیا سارے زمانیکے لیئے

باغ مین جاتی ہین وہ تو گل کھلانیکے لیئے
سیدھیان سرو و صنوبر کی سنانیکے لیئے

سرگذشت اپنی فسانہ ہے زمانیکے لیئے
گم ہوئے تھے ہم جہان سے یاد آنیکے لیئے

ماجرائے دل ہے کیا یارب کہ جسکا شوق ہے
لب مرے مشتاق ہین میری فسانیکے لیئے

غنچۂ دلکی عوض تازہ ہوے داغ جنون
کیا بہار آئی تھی دیوانہ بنانیکے لیئے

پاس اپنے دلکو رہنے دیجئے میرا بھی دل
بس رہا ہی جی مین تو وہ نازنین نازک مزاج

بعد محشر کیا یہ بت بیکار ہی رہجائینگے
زاہد صد سالہ آیا میکدے مین بھولکر

قتل دشمن کا نہین مشکل بہت آسان ہے
چاہتے ہین آرزوئے دل مین یون تو مختصر

تمسے بچکر اک وفا حصے مین اپنے آگئی
آگیا کچھ یاد دل بھر آیا آنسو گر پڑے

کثرت غم سے مرے دلمین جگہ ملتی نہین
مرگئے تو مر گئے ہم عشق مین ناصح کو کیا

انکی چتون سے عیان ہے چاہتا ہے انکا دل

اک خوشی کو چاہئے اک غم اُٹھانیکے لیے
اب کہان سے لائیے دل چوٹ کھانیکے لیے

اک اک فتنہ ہے لازم ہر زمانیکے لیے
لا شراب کہنہ ساقی اس پرانیکے لیے

چاہئے اک دوست مجھسا دل بڑھانیکے لیے
گر بڑھاؤ نہین تو قصہ ہے بڑھانیکے لیے

تمنے خوبی کونسی چھوڑی زمانیکے لیے
ہم نہ روئے تھے تمہارے مسکرانیکے لیے

عیش رستہ ڈھونڈھتا پھرتا ہے آنیکے لیے
موت آنیکے لیے ہے جان جانیکے لیے

رشک لیلیٰ ہم بنین مجنون بنانیکے لیے

۲۷۶

داغ جنت کو سدھار اب اسی کو چہ مین ہے
دور جائے پانون اپنے کیون تھکانیکے لیے

۹

بے مثل کیا اُس بت کافر کو خدا نے
مایوس ہوے ہم تو ہوئے غیر بھی ناکام

اے حشر کچھ انصاف بھی ہوگا کہ نہ ہوگا
اُس باغ مین ہے رنگ شہادت ہی کی رونق

جب دلمین تمہارے ہی نہین گھر تو کہان گھر
انداز کہے دیتے ہین کشتی کی تمہارے

سمجھے کہ نہ سمجھے کوئی مانے کہ نہ مانے
مسدود کیا باب قبول اپنی دعا نے

بیفائدہ آیا ہے جو سوتون کو جگانے
جو گل نے رکھا منہ پہ وہی دلمین حنا نے

کیا پوچھتے ہو خانہ خرابونکے ٹھکانے
لوٹا ہے اسی ناز نے مارا ہے ادا نے

مرتی ہین تری کوچے مین پامال محبت | گھر دیکھ لیا گلشن جنت مین قضا نی
اُڑتی تری ٹکڑی مری دامن کیطرح سی | ای چرخ تجھے چھوڑ دیا دست دعا نی

۲۷۷

میخانہ ہی اور داغ ہی اور نشہ مے ہے
سوتا ہی رکھے خشت خم بادہ سرہانے

۱۱

یہ شیشہ نہین وہ کہ جسمین پری ہی | فقط دلمین حسرت ہی حسرت بھری ہے
کہا تجکو سودا اے زلف پری ہے | یہ اُٹھتی نہین ایسی تہمت دھری ہے
اشارہ اُن آنکھونکے جان بخش ٹھہری | یہ اعجاز ہے یا کہ افسون گری ہے
نہ آگے گئی اس سی وہ چشم خود بین | نگر آئینہ سدا اسکندری ہے
اُسے دیکھکر دلمین قائل ہی ناصح | مگر بات کیا ہے سخن پروری ہے
ہوئی طور بیطور الفت مین دل کے | قضا اک نہ اک روز آگے دھری ہے
گوارا نہین دل کی شرکت بھی ہمکو | محبت مین یان تک طبیعت بری ہے
کہان اسمین تیری سی محشر خرامی | لٹا اڑا ہوا تیر اکیک دری ہے
صبا بن گئی چور بادی چمن مین | کہ غنچے کی مٹھی جو زر سی بھری ہے
دلاسا بھی دیتی نہین عاشقون کو | یہ کیا دلدہی ہی یہ کیا دلبری ہے

۲۷۸

ملا داغ سے آج وہ ماہ پیکر
مبارک قران مہ و مشتری ہے

۱۱

سر وہ سر کہ جو دلدار کی در تک پونہچی | دل وہ آئینہ ہی جو اُسکی نظر تک پونہچی
ناتوانی نے رکھا اُنسے شب وعدہ جدا | ہم چلے شام سی رستہ تو سحر تک پونہچی
دلکو تھامون کہ تری بزم مین آنسو پونچھون | ہاتھ جب دلسی اُٹھے دیدہ تر تک پونہچی

شعبدے چال نے تیری تری آنکھونکو سکھائے
فتنۂ رفتار سے اُٹھ اُٹھ کے نظر تک پونچے

دونون ہاتھون سے کیا ذبح مجھے قاتل نے
جب بھی کہتا ہے دیکھے دو دو پہر تک پونچے

اُسکے ہمراہ گیا ہے دل پر رنج و ملال
یا الٰہی وہ سلامت کہین گھر تک پونچے

زلف آہستہ جھٹکیے مرا جی ڈرتا ہے
دیکھیے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پونچے

پس دیوار چمن رکھدے قفس اے صیاد
مین نہ پونچون مرا نالہ گل تر تک پونچے

کسطرح لیگا بلائین کوئی آسودۂ خاک
کچھ نہ پونچے تری گیسو جو کمر تک پونچے

آلپٹ جامہ سے سینے سے کہ اے بحر جمال
کبھی ٹھنڈک بھی تو عاشق کے جگر تک پونچے

۲۷۹ ۱۸

شوق ہے داد خدا ذوق ہے امداد خدا
داغ کیونکر نہ شہ جن و بشر تک پونچے

جاتا تھا کہ ہے موت ہے آرام جدائی
وان تیرگی گور رہی شام جدائی

حسرت ہے کہ جو شخص پہ وصل ہو مشتاق
دے نامہ بر آکر اُسے پیغام جدائی

پاس اپنے جو سرمایۂ الفت ہے تو یہ ہے
اک درہم داغ جگر انعام جدائی

ہے عالم دوری مین بڑا لطف تصور
اسواسطے ہون بندۂ بیدام جدائی

ملجائے کوئی عاشق دیرینہ تو پوچھون
کسطرح بسر کرتے ہین ایام جدائی

معشوق تو کیا تجھسے خدا کرے نہ عاشق
اے داغ ترا نام ہے پیغام جدائی

قطعہ

کل داغ سے پوچھا یہ کسی نے کہ بتا تو
کیا حال ہے اے بسمل صمصام جدائی

سرشار ہے کیون بادۂ اندوہ مین غافل
گردون نے پلایا تجھے کیا جام جدائی

آنکھون سے برستے ہین دُر اشک تمنا
سینہ ہے ترا مخزن [illegible]

کیون دلپہ ترا ہاتھ ہی کیون چشم ہی پرنم
ہے تجھسے جدا کون سا آرام جدائی

آغاز جدائی کو جدائی نہ سمجھہ تو
ہوتا ہی وصال ایکدن انجام جدائی

ہان صبر ہی درکار کہ اُس عربدہ جو پہ
حسرت نہ نکلی وصل کی ہنگام جدائی

یہ سنکے کہا ہائی نہ پوچھو یہ نہ پوچھو
کچھہ اور کرو ذکر نہ لو نام جدائی

کیا صدمہ قلق کیا ہی کہان کا غم ہجران
ہے رنج کا مذکور نہ یان نام جدائی

احباب کہ تھے واقف اسرار محبت
جھنجھلائی کہ او مورد الزام جدائی

ہم پوچھکے احوال خطاوار ہی ٹھہری
گویا کہ دیا ہمنے یہ پیغام جدائی

اک نالہ کیا مرغ گرفتار کیصورت
مطلع یہ پڑھا اُسنے تہ دام جدائی

۲۸۰

اللہ نہ دے گردش ایام جدائی
کم صبح قیامت سے نہین شام جدائی

۹

گھٹتے یون خواہش دل شام و سحر بڑھتی ہے
جسطرح ہوکی قلم شاخ شجر بڑھتی ہی

قطع امید سے امید مگر بڑھتی ہے
کہ اُدھر گھٹتی ہی الفت تو ادھر بڑھتی ہی

تول میزان نظر مین نظر دشمن و دوست
کسطرف کم ہی تری چاہ کدھر بڑھتی ہی

جلوۂ تابش خورشید سے گھٹتی ہی نگاہ
اُس مہ حسن کو دیکھے سے نظر بڑھتی ہی

دیکھئے خوب گھٹا کر جو شب ہجران کو
روز محشر سے یہ دو چار پہر بڑھتی ہی

چشم قاتل کو مگر سنگ فسان ہی سرمہ
اور بھی برش شمشیر نظر بڑھتی ہی

یہ نہوگا کہ تجھے اسکے عوض دن نہ بھی
دل فقط بوسے کی قیمت ہی جگر بڑھتی ہی

اسقدر بھی جو نہوتی تو نہوتی ثابت
زلف کی تار سے کچھہ اُنکی کمر بڑھتی ہی

اللہ ... سفاک مین بیخوف چلا ہی دیکھو
گھر سے یہ داغ کی منحت مگر بڑھتی ہی

۱۱

صبر آنا تو محبت میں بہت مشکل ہے
ہجر ہے آفت جان اور بلائے دل ہے
شمع چپ آئینہ حیران ہے عاشق ششدر
ہم سے جو راز کہ خلوت میں کہا تھا اوس سے
تجکو اے قیس ہے کیون ناقہ و محمل کی تلاش
حشر کے دن تو ملوگے یہ کیا میں نے سوال
جمع ہیں کسقدر آشفتہ خدا خیر کرے
وہ زمانہ ہی گیا آپ کی دلجوئی کا
صفحۂ دہر پہ یہ ہستی موہوم مگر
اے غم یار کوئی اپنا ٹھکانا کر لے

موت ہی تو نہیں اسکو یہ وہ کافر دل ہے
آدمی کے لیے ہر طرح غرض مشکل ہے
واہ کیا عالم تصویر تری محفل ہے
آج افشا وہ رقیبوں میں سر محفل ہے
دلمیں لیلی ہے تری دل ہی ترا محمل ہے
سوچکر دیر میں ظالم نے کہا مشکل ہے
اوسکے ہر ہر شکن زلف میں اک اک دل ہے
کتنا شیں تجھ میں زمانے میں کہیں بھی دل ہے
حرف ہے تو ہے غلط نقش ہے تو باطل ہے
دل تو ہے ذرہ تو ہے درد کی کیون شامل ہے

۲۸۲

ہمکو قسمت نے دیا داغ تمنا اے داغ
وہ ہی ملتا ہے جسے انعام کے جو قابل ہے

۱۵

ہون تو دیوانہ مگر خالی نہیں تدبیر سے
مجرمان عشق کو کیا خوف ہے تعزیر سے
مجکو کیون جلتا ہے خاک عاشق دلگیر سے
گر تری وحشت نے وہ کچھ بھی ہلائیں تھے پاون
جب ہٹا وان شست سے ناوک چلا پہلو سے دل
سنف سنون گیا کان ہر گرہ و اعظو
مر گئے احسان کا مارا مر گیا

میں جو باندھا ہے جنون کو حلقۂ زنجیر سے
کٹ سکا کب رشتۂ الفت تری شمشیر سے
آدمی اکسیر کا بنتا ہے اپنی اکسیر سے
شور محشر چیخ اٹھے نالۂ زنجیر سے
یہ شکار آ کر لپٹ جاتا ہے نوک تیر سے
کان اونسے بھر دیے ہیں لذت
عفو کرنا جرم ہے

بندی مقصود بھی | کتنا پیچ بچگر گیا نالہ مرا تاثیر سے
مری کاتب وہ فرط قہر مین | کچھ عجب انداز کی تقریر تھی تحریر سے
ی پہنا مین جنون نے بیڑیان | پڑگئے تار گریبان پاؤنین زنجیر سے
پچھ بس نہین تیری لیے ای روز وصل | عمر تھوڑی مانگ لیتے آسمان پیر سے
رک مین تلون اسقدر کا ہمکو تھا | یہ اوڑا یا رنگ میری رنگ کی تغییر سے
بسمل اس قاتل بھی کو جنبش ہوگئی | آگیا دم مجھ مین گویا برش شمشیر سے
ہے ایدل کہ اونکو غصہ آکر رہگیا | آلیا تھا موت نے پر بچگئے تقدیر سے

۲۸۳ کسقدر رہی داغ مہر و لطف کا دنیا مین گل
مرگئے عشاق تو اس قحط عالمگیر سے ۱۲

چارہ گر ہم ہوش مین آئینگے کیا تدبیر سے | عقل دیوانی نہین پابند ہین جسنے زنجیر سے
بڑھ گئی وحشت زیادہ چارہ و تدبیر سے | اور دو پانون اپنے کھل گئے زنجیر سے
جب لڑی ہین وہ نگاہ عاشق دلگیر سے | جبھ گئی ہین برچھیا ایسی کھپ گئے ہین تیر سے
فکر ہی لکھینگے کس نے نامۂ اعمال خلق | کون سا کاغذ بچا پایان شوق کی تحریر سے
تو نے رکھا ہی کہان کا ہمکو اجوش جنون | جائینگے کس گھر نکل کر خانۂ زنجیر سے
کچھ توقع کچھ یقین کچھ یاس کچھ وہم گمان | انتظار یار کی ہی کیفیت تاخیر سے
ہمکلام لطف مین بھی اک طرح کی ہے نوک جھونک | میٹھی چھریان چلتی ہین شیرینی تقریر سے
را ہو منفعل قاتل سے ہون | اک جگہہ ٹھہرا نہین بچ بچگیا ہر تیر سے
دلمین اوس گی گرہ | بچ رہا تھا کونسا عقدہ مری
ہر وقت ذبح | جان آجاتی ہی ہر دم لغـ